حضرت خلیفہ مہدیؒ
احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں
مفتی ابو بکر جابر قاسمی
مفتی رفیع الدین حنیف قاسمی
Faisal International

حضرت خلیفہ مہدی

احادیث صحیحہ کی روشنی میں

مفتی محمد ابوبکر جابر قاسمی

مفتی رفیع الدین حنیف قاسمی

قیامت کے قریب ظاہر ہونے والی عظیم الشان، انقلابی، فاطمی النسب، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے میدان ہموار کرنے والی، امت مسلمہ کی متفق علیہ انقلابی شخصیت کا مفصل تعارف، جن کا نام محمد بن عبداللہ، اور لقب ''مَہْدِی'' ہوگا۔

حضرت محمد بن عبداللہ

المقلّب بہ ''المہدی''

احادیث صحیحہ کی روشنی میں

اس کتاب میں ۴۵ صحیح احادیث اور ۱۸ وہ احادیث و آثار جن کی سند پر محدثین نے کچھ کلام کیا ہے، گہری تحقیق و چھان بین کے بعد جمع کیا گیا ہے، مضامین احادیث و آثار کا نکتہ اور خلاصہ، عقیدہ ظہور مہدی کے منکرین کے شبہات و جوابات، حضرت خلیفہ مہدی کا ذکر متقدمین و متاخرین کی کتابوں میں، اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا اجمالی تعارف، احادیث مہدی کے متواتر ہونے پر علماء امت کی تصریحات، حضرت خلیفہ مہدی کا شیعی تصور جیسے موضوعات پر سیر حاصل، جامع و علمی انداز میں باحوالہ گفتگو کی گئی ہے۔

مفتی محمد ابوبکر جابر قاسمی

مفتی رفیع الدین حنیف قاسمی

پہلا ایڈیشن: ۱۴۳۸ھ = ۲۰۱۷ء

نام کتاب : حضرت محمد بن عبداللہ المہدی - احادیث صحیحہ کی روشنی میں

ترتیب : مفتی ابوبکر جابر قاسمی، 09885052592

مفتی رفیع الدین حنیف قاسمی، 09550081116

صفحات : ۱۳۶

کمپوزنگ : مفتی محمد عبداللہ سلیمان مظاہری، قبا گرافکس، حیدرآباد

فون: 09704172672, 8801198133

ناشر : دارالدعوہ والارشاد، یوسف گوڑہ، حیدرآباد

- مدرسہ خیر المدارس، بورابنڈہ، حیدرآباد، فون: 23836868 - 040
- دکن ٹریڈرس، پانی کی ٹانکی، مغلپورہ، حیدرآباد، فون: 66710230 - 040

فہرست مضامین

اس دنیا کی جیسے ابتداء ہے ایسے انتہا بھی ہے، یہاں امتحان کے بعد نتیجہ کا دن قیامت کا ہے، حضرت نبی پاک ﷺ قیامت کے قریب پیش آنے والی چھوٹی، بڑی علامتیں تفصیل سے بیان فرمائی ہیں، فتنوں سے آگاہ بھی فرمایا، حل اور پناہ گاہ سے واقف بھی کروایا ہے، دجال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام قابلہ کریں گے، انہیں کے ہاتھوں وہ قتل ہوگا، چھنائی اور چھٹائی کے بعد پختہ اور منجھے ہوئے اہل ایمان ہی ان کے معاون اور لشکر کے شریک بن سکیں گے، ان سے پہلے نہایت صبر آزما، پرفتن احوال میں حضرت محمد بن عبداللہ (جن کا لقب متواتر احادیث شریفہ میں **"مَہدِی"** آیا ہے)، میدان اور فوج تیار کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے خدوخال، علامات، وپس منظر، کارنامے اور کمالات، عمر وایام یہاں تک کہ ان کی دفن کئے جانے کی جگہ تک کا تعین احادیث صحیحہ میں وارد ہے، جس کو علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے **"التصریح فیما تواتر عن المسیح"** میں زیادہ بہتر انداز میں جمع کیا، حضرت خلیفہ مہدی پر ہر زمانہ میں تفصیلا لکھا گیا، جس کا تذکرہ اس کتابچہ کے اخیر میں ہے، آخری زمانے میں عبد العلیم عبد العظیم بستوی کی عربی زبان میں دو معیاری محقق کتابیں، راقم الحروف کی نظر سے گذریں، اس کتاب میں بنیادی طور پر یہی دو کتابیں پیش نظر رہیں، ان کے علاوہ اردو زبان میں اپنے اپنے ذوق ورجحان کے مطابق ایک کتب خانہ تیار ہو چکا ہے، کسی نے فرقہ مہدویت کا رد کیا، کسی نے خاص مدعی مہدویت کا رد کیا، مہدی کو بجائے شخصیت کے خاص فکر کا عنوان قرار دینے والوں کا بھی رد کیا۔

بگڑے ہوئے حالاتِ عالم کو دیکھ کر انتظارِ مہدی میں اور بھی شدت پیدا ہوگئی،

اس لئے مثبت اور جامع انداز میں متعلقہ احادیث کو بھی جمع کرنے کی کوشش کی گئی، مہتمم دار العلوم مولانا رفیع الدین صاحب نے تو کعبۃ اللہ کی چابی رکھنے والے خاندان کو (جن کے پاس سے صرف ظالم ہی چابی چھین سکتا ہے، یہ پیشن گوئی کی وجہ سے کلید بردار خاندان کے محفوظ رہنے کا انہیں یقین تھا) مصحف پیش کیا کہ یہ حضرت مہدی کو بطور ہدیہ میری طرف سے پیش کیا جائے اور ایک تلوار دی کہ ان کے لشکر کے کسی ساتھی کو بطور استعمال پہنچائی جائے، انہوں نے یہ سونچا کہ شاید عمر بھی وفا نہ کرے، کچھ نہ سہی اس طرح تو کم از کم ہمارا حصہ لگ جائے۔

ان سے پہلے محمد طاہر بن علی پٹنی (۹۱۰۔۹۸۶ھ/ ۱۵۰۴۔۱۵۷۸م) نے اپنے زمانہ میں بوہری مہدوی کے فتنہ کی سرکوبی اور قلع قمع کرنے کا جذبہ اس قدر غالب ہوا کہ دستار سر سے اتار دی، اس تہیہ کیساتھ کہ جت تک اس کا استیصال نہ ہو، یہ فضیلت کا عمامہ نہیں پہنوں گا، شیخ اسی حال میں تھے کہ اکبر نے ۹۸۰ھ میں گجرات پر حملہ کیا، اکبر کو شیخ اور شیخ کے اس مقدس عزم کا علم ہوا، وہ شیخ کے آستانہ پر حاضر ہوا، اپنے ہاتھ سے سر پر پگڑی باندھا اور کہتا گیا کہ پگڑی اتارنے کا جو سبب میرے کان تک بھی اس کی خبر پہنچی ہے، دین متین کی امداد و نصرت آپ کے ارادہ کے مطابق میرے جذبۂ عمل پر واجب ہے" (ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت : ۱۲۳) پھر اکبر نے وہاں کی ذمہ داری اپنے رضاعی بھائی مرزا عزیز خان اعظم کو دی، جس نے شیخ کا کافی تعاون کیا، پھر عبد الرحیم خان خانان کو مقرر کیا گیا جو شیعی تھا، اب مہدویوں نے بال و پر نکالے، سازشیں رچائیں، حضرت نے آگرہ کا سفر خفیہ طور پر اکبر کے پاس جانے کے لئے شروع کیا، لیکن مہدویوں نے پیچھا کر کے بالآخر اجین میں شہید کر دیا۔

اللہ کرے کہ ہماری حمیت بھی مشتعل ہو، اور اس زمانے میں عقیدۂ مہدویت کے بارے پیدا کئے جانے والے مغالطوں اور غلط فہمیوں کو ختم کرنے کے لئے کمر بستہ ہونے کی توفیق مل جائے۔

ہمارا مقصد اس موضوع کے سارے تشنہ گوشوں کو اختصار و استیعاب، تخریج و تحقیق، مثبت و معروضی انداز میں جمع کرنا ہے، اپنی کسی ذاتی رائے، شخصی اجتہاد کے بجائے اتفاقی رائے کو لکھا گیا ہے، اس اہم متواتر عقیدہ کے خلاف کئے جانے والے علمی و بنیادی اعتراضات کے جوابات طالب صادق کے لئے پیش کرنا ہمارے سامنے رہا، کوشش کی گئی کہ منتخب احادیث تمام مکاتبِ فکر کے نزدیک اتفاقی ہو اور محدثین کرام کے نزدیک احسن یا صحیح سے کم درجہ نہ ہو اور چند ایک محدثین کی آراء کو نقل کیا جائے۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری دامت برکاتہم، نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت نے نظر ثانی فرمائی، پروردگار عالم قبول فرما کر حضرت خلیفہ مہدی کی خدمت و تعاون کا ہمیں بھی حصہ نصیب فرمائے۔ آمین

ابوبکر جابر قاسمی

۱۲/ذیقعدہ، ۱۴۳۷ھ

۱۷/اگست ۲۰۱۶ء

حضرت شاہ عالم گورکھپوری صاحب دامت برکاتہم
نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت، دار العلوم دیو بند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایمان وعقائد کے خلاف طرح طرح کے فتنوں نے ہر علاقے میں یلغار مچا رکھی ہے، انہی میں سے ایک فتنہ جھوٹے مدعیان مہدویت ومسیحیت کا بھی ہے، اس وقت حال یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی ایک جھوٹے مدعیان مہدویت میدان میں سرگرم عمل ہیں اوران سب کی حریصانہ نگاہیں صرف اورصرف مسلمانوں پر ٹکی ہوئی ہیں، کمال کی بات یہ ہے کہ مدعی مہدویت مرزا قادیانی کے پیروکار شکیل بن حنیف کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں بولتے کہ مرزا قادیانی کے مہدی ہوتے ہوئے شکیل بن حنیف کیسے مہدی ہوسکتا ہے؟ اسی طرح شکیل بن حنیف کے پیروکاروں کو مرزائیوں سے کوئی سروکار نہیں، ۲۳ فروری ۲۰۱۶ روزنامہ امت کراچی کی خبروں کے مطابق ''شہباز احمد عرف بھولو'' کو دعویٰ مہدویت کے پاداش میں لاہور ہائی کورٹ اورسپریم کورٹ کی طرف سے عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے، ایران میں ساڑھے چار ہزار مہدی جیلوں میں بند ہیں، اس کے باوجود موجودہ ایرانی لیڈر آیت اللہ علی خامنہ روزانہ ایران میں ایک مشہور امام باڑہ ''جمکران'' میں حضرت مہدی سے ملاقات کرتے اور مسلسل رابطے میں ہیں، ایک شیعہ ایرانی لیڈر آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی نے ''قم'' شہر میں ایک کانفرس میں اس کا دعوی کیا ہے (ملاحظہ کیجئے روزنامہ جنگ لاہور ایڈیشن ۲۲ مئی ۲۰۱۶ء صفحہ ۲۳) یادرہے کہ ماضی

میں حضرت ''مہدی'' سے ملاقات اور رابطہ رکھنے کی بات کرنے ہی کی سزا میں علی محمد باب اور بہائی فرقہ کو ایران میں کافر قرار دیا گیا تھا؛ لیکن موجودہ لیڈر چونکہ ملک کے صدر ہیں، اس لئے شاید حکم میں تخفیف ہے، یعنی ایک عجیب ماحول ہے کہ ہر طرف مدعیان مہدویت کی بہتات ہے۔

دوسری طرف اہل حق علماء بھی خاموش نہیں بیٹھے، علمی، عملی، سیاسی، سماجی میدانوں میں ان مدعیان مہدویت و مسیحیت کا ناطقہ بند کرنے میں انہوں نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے جس سے جس حد تک ہوسکتا ہے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنے میں مصروف عمل ہے، اسی مبارک کڑی کا ایک زرین سلسلہ زیر نظر رسالہ بھی ہے، جس کو جناب مولانا مفتی ابوبکر جابر قاسمی اور مفتی رفیع الدین حنیف قاسمی صاحبان نے ترتیب دیا ہے، ان دوستوں میں ماشاء اللہ تصنیف و تالیف کا اچھا ذوق ہے جیسا کہ ان کی کئی ایک کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں؛ اسی لئے اس عنوان پر قلم اٹھایا ہے، حالات حاضرہ کے لحاظ سے اس موضوع کے رسائل کی اہمیت و افادیت مسلم ہے، راقم سطور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول عام بخشے اور ملت و امت کے لئے نفع بخش بنائے آمین۔

(حضرت) شاہ عالم گورکھپوری (دامت برکاتہم)
نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت، دارالعلوم دیوبند

۲۹؍شعبان ۱۴۳۷ھ

۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللهُ فِيْ لَيْلَةٍ" مہدی ہم اہل بیت میں سے ہیں، اللہ عزوجل ایک ہی رات میں ان میں امارت کی صلاحیت پیدا کردیں گے، یعنی انہیں راہیاب کریں گے۔(۱)

۲- حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا:

"إِذَا أَقْبَلَتْ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا، فَإِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللهِ الْمَهْدِيَّ" (۲)

"اگر خراسان سے کالے جھنڈے برآمد ہوں تو اس کے

---

(۱) **سنن ابن ماجہ: باب خروج المهدی،** حدیث: ۴۰۸۵، مسند ابی یعلی، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث: ۴۶۵، شیخ البانی نے سنن ابن ماجہ میں اور حسین سلیم اسد نے مسند ابی یعلی میں اس کی سند کو **حسن** کہا ہے، بوصیری نے مصباح الزجاجۃ میں فرمایا ہے کہ اس سند کے ایک راوی ابراہیم بن محمد ہیں، جن کی اکثر حضرات نے توثیق کی ہے، امام بخاری ان پر نقد کرتے ہیں۔

(۲) **کنز العمال، الفصل الثانی: فی متفرقات الفتن،** حدیث: ۳۴۲۲۱ اس روایت پر نظر کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے رجال سوائے حنان بن سدیر کے تمام کے تمام صالح ہیں، اور حنان بن سدیر قوی نہیں ہیں، اس کو ابن الجوزی نے "**الموضوعات: ۲/۳۸**" موضوعات میں شمار کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ: اس حدیث کی کوئی اصل نہیں، علامہ ابن حجر نے القول المسدد: ۹۵ میں اور علامہ سیوطی نے "**اللآلی المصنوعة:** ۱/۴۱۱ میں ان کا اس بارے میں تعاقب کیا ہے اس روایت کو حضرت ثوبان کی حسن درجے کی روایت اور دوسرے شواہد سے لایا ہے، اگرچہ یہ سند بذاتِ خود موضوع نہیں، کیوں کہ وضع سے متہم کوئی راوی اس میں نہیں، بلکہ تمام راوی سوائے حنان بن سدیر کے سب ثقہ ہیں اور ان کی ابن حبان نے توثیق کی ہے، اس طرح یہ روایت **حسن لغیرہ** بن جاتی ہے۔

پاس آجاؤ کیوں کہ اس میں اللہ کے خلیفہ حضرت مہدی ہیں"

۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وتَعْظُمُ الْأُمَّةُ، يَعِيشُ سَبْعًا أو ثَمَانِيًا يعني حِجَاجًا" (۱)

"میری امت کے اخیر میں مہدی رونما ہوں گے، ان کی وجہ سے اللہ عزوجل بارش برسائیں گے، زمین اپنے پودے اگائے گی، وہ لوگوں کو برابر مال عطا کریں گے، مویشی بڑھ جائیں گے، امت کثیر ہوجائے گی، وہ سات یا آٹھ سال تک زندہ رہیں گے"

۴- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وعَدْلًا، كما مُلِئتْ ظُلْمًا وجَوْرًا، وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ" (۲)

(۱) **المستدرک: کتاب الفتن والملاحم،** حدیث: ۸۶۷۳ اس حدیث کے روایوں پر غور وخوض کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس کی سند کے تمام راوی قابل احتجاج واستدلال ہیں اور اس کی سند صحیح ہے، حاکم نے اس روایت کو **صحیح الاسناد** کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے، علامہ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے اور البانی نے بھی "**سلسلة الأحاديث الصحيحة:** ۲/۳۳۶، حدیث: ۷۱۱ میں اس کی سند کو صحیح اور اس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے)۔

(۲) **ابوداؤد: کتاب المہدی،** حدیث: ۴۲۸۵۔ شیخ البانی نے اس روایت کو حسن کہا ہے، **المستدرک:** ۴/۵۵۷، حاکم نے اس حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے اور علامہ ذہبی نے فرمایا: عمران ضعیف ہے اور مسلم نے ان سے روایت کی تخریج نہیں ہے، علامہ ابن القیم نے "**الإذاعة:** ۱۲۱" میں فرمایا کہ اس کو ابوداؤد نے سند جید کے ساتھ ذکر کیا ہے، سیوطی نے **جامع الصغیر:** ۶/۶۶۱۲، میں اس پر صحت کا نشان لگایا ہے، بہر حال یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے **حسن** درجے کی ہے۔

"مہدی مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک سیدھی اور بلند ہوگی، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی" (۱)

اس حدیث میں آنکھوں سے نظر آنے والی حضرت مہدی کی دو جسمانی نشانیوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے، ایک یہ کہ وہ روشن اور کشادہ پیشانی ہوں گے اور دوسرے یہ کہ وہ بلند بینی (کھڑی ناک والے) ہوں گے، ان دونوں چیزوں کی خوبصورتی اور حسن وجمال میں خاص دخل ہوتا ہے۔

۵- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ طَالَ عُمُرُهُ أَوْ قَصُرَ عَاشَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ أَو تِسْعَ سِنِينَ، يَمْلَأُ الأَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا، تُخْرِجُ الأَرْضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا" (۲)

میری امت میں مہدی ہوں گے، ان کی عمر لمبی ہو یا کم ہو یہ سات یا آٹھ سال حیات رہیں گے، یہ روئے زمین کو عدل وانصاف سے معمور کریں گے، زمین اپنا غلہ اگائے گی اور آسمان اپنا پانی برسائے گا۔

(۱) مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم وزیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل وانصاف کا نام ونشان تک نہ ہوگا۔

(۲) مسند احمد: مسند أبی سعید الخدری، حدیث: ۱۱۲۲۸، شیخ شعیب الارنوط نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے، اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے زید عمی کے، ان کو جمہور ائمہ نے ضعیف کہا ہے، لیکن ان کا شدید ضعف نہ تھا؛ اس لئے یہ صالح اور قابلِ اعتبار ہیں، اس حدیث کے شواہد بھی ہیں، جس میں ابن ابی شیبہ کی روایت بھی شامل ہے، اس لئے یہ روایت **حسن** درجے کی ہے۔

اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے:

"**وَتَعِيْشُ أُمَّتِيْ فِيْ زَمَانِهِ عَيْشًا لَمْ تَعِشْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ**"(۱)

ان کے زمانے میں میری امت ایسی خوش حالی کے ساتھ زندگی گذارے گی کہ اس سے پہلے اس نے اس طرح کی زندگی گذاری نہ ہوگی۔

۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"**يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ الْمَهْدِيُّ: تَعَالَ: صَلِّ بِنَا، فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَهُمْ أَمِيْرُ بَعْضٍ، تَكْرِمَةً لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ**"(۲)

---

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، ما ذکر فی فتنۃ الدجال، حدیث: ۳۷۶۳۸

(۲) **المنار المنيف لابن قيم**: ۱/۱۴۷، **مكتبة المطبوعات الإسلامية، حلب**، اس روایت کو علامہ ابن القیم نے المنار المنیف میں مسند الحارث کی جانب منسوب کیا ہے اور پھر فرمایا ہے کہ: اس کی **سند جید** ہے، شیخ البانی نے **الأحاديث الصحيحة**، حدیث: ۲۲۳۶، میں فرماتے ہیں کہ یہ روایت ابن قیم کے قول کے مطابق ہے، کیوں کہ اس کے رجال ثقہ ہیں ابوداؤد کے رجال ہیں، پھر وہب بن منبہ اور جابر رضی اللہ عنہ کے درمیان عدم سماع کا ذکر کر کے ان کے صحیفہ سے روایت کرنے اور ایک روایت کے ذریعے ان کے سماع کو ثابت کیا ہے، اس طرح یہ سند متصل ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں، اس روایت کی اصل مسلم شریف میں موجود ہے: "**لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -قَالَ- فَيَنْزِلُ عِيسى ابْنُ مَرْيَمَ -عليه السلام- فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ**" (**مسلم: باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بالشريعة، حديث: ۴۱۲**) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ قیامت تک ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا اور غالب رہے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوجائیں گے تو ان کا امیر عرض کرے گا کہ آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھایئے لیکن وہ جواب دیں گے نہیں تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں؛ تاکہ اللہ اس امت کا اعزاز فرما سکے۔

''عیسی ابن مریم علیہما السلام (آسمان سے) اتریں گے تو امت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لایئے اور نماز پڑھایئے تو عیسی علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے، اس فضیلت کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے''۔

۷- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَأْتُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ'' (۱)

''تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے، یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے، پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا، اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان کہتے ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی جس کو یہ نہ سمجھ سکے) پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں

(۱) **ابن ماجة: باب خروج المهدی**، حدیث: ۴۰۸۴، **المستدرک**، وأما حدیث عمران، حدیث: ۸۴۳۲، حاکم نے اس کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے، علامہ ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے، بوصیری نے **مصباح الزجاجة: کتاب الفتن**: ۲/۲۹۷، دار الجنان، بیروت میں اس روایت کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کی سند صحیح اور اس کے رجال ثقہ ہیں، اور علامہ ابن کثیر نے بھی ''**نهاية فی الفتن والملاحم**: ۱/۲۶، دار الکتب العلمیة، بیروت میں کہا ہے کہ اس کی سند **قوی اور صحیح** ہے۔

دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا، اگرچہ اس بیعت کے لئے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے''۔

۸۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ"(۱)

مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوں گے۔

آثار

۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

"اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ"(۲)

''مہدی میرے اہلِ بیت میں سے ہوں گے، اللہ تعالیٰ انہیں ایک ہی رات میں صالح بنادے گا (یعنی اپنی توفیق وہدایت سے ایک

(۱) ابوداد، **کتاب المہدی**، حدیث: ۴۲۸۴، محقق البانی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے، اور سنن ابن ماجۃ: **باب خروج المہدی**، حدیث: ۴۰۸۶ میں ہے: "**اَلْمَهْدِيُّ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ**" (مہدی حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہیں) اور مستدرک حاکم: کتاب الفتن والملاحم، حدیث: ۸۶۷۲ کے الفاظ ہیں: "**هُوَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ**" اس طرح الفاظ کے اختلاف کے ساتھ التاریخ الکبیر، عقیلی نے ضعفاء، طبرانی نے کبیر، ابن عدی نے کامل میں، ذہبی نے تذکرہ میں، ابن الجوزی نے العلل المتناہیۃ وغیرہ میں اس حدیث کا ذکر کیا ہے، علامہ سیوطی نے الجامع الصغیر: ۱۸۷ میں اس حدیث پر صحت کا نشان لگایا ہے، عزیزی نے سراج المنیر شرح جامع الصغیر: ۴/۵۳۰ میں اس کی سند کو حسن کہا ہے، البانی نے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ میں کہا ہے: یہ سند جید ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں، اس کے بے شمار شواہد ہیں، اس طرح یہ روایت **حسن** درجے کی ہے۔

(۲) **مصنف ابن ابی شیبہ: ما ذکر فی فتنۃ الدجال**، حدیث: ۳۷۶۴۴، یہ روایت کم از کم **حسن** درجے کی ہے، اسی کے مثل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بھی منقول ہے، جیسا کہ پیچھے گذرا، وہاں اس روایت کی تخریج دیکھ لی جائے۔

ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے)''

۱۰- حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا:

"كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ . فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِيِّ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ سَبْعًا . فَقَالَ: ذَا يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: اَللّٰهَ .اَللّٰهَ قُتِلَ . فَيَجْمَعُ اللهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا كَقَزَعِ السَّحَابِ، يُؤَلِّفُ اللهُ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَا يَسْتَوْحِشُوْنَ إِلَى أَحَدٍ، وَلَا يَفْرَحُوْنَ بِأَحَدٍ، يَدْخُلُ فِيهِمْ، عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ . لَمْ يَسْبِقْهُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَلَا يُدْرِكُهُمُ الْآخِرُوْنَ، وَعَلَى عَدَدِ أَصْحَابِ طَالُوْتِ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ، قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: قَالَ اِبْنُ الْحَنَفِيِّ: تُرِيْدُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هٰذَيْنِ الْخَشْبَتَيْنِ . قُلْتُ: لَا جَرَمَ وَاللهِ لَأُ رِيْمُهُمَا(۱) حَتّٰى أَمُوْتَ، فَمَاتَ بِهَا يَعْنِيْ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللهُ تَعَالَى"(۲)

(۱) حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے رسالہ "**الخليفة المهدي في الأحاديث الصحيحة**" میں یہ لفظ "**لا أُدِيمُهُمَا**" کے الفاظ ہیں، جس کا ترجمہ ہے ''بخدا میں تاحیات ان دونوں ستونوں سے جدا نہ ہوں گا''۔

(۲) **المستدرک: كتاب الفتن والملاحم**: حدیث: ۸۶۵۹، حاکم نے اس کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور علامہ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، عبدالعلیم عبدالعظیم بستوی نے اس حدیث کو اپنی کتاب **المهدي المنتظر في ضوء الأحاديث والآثار الصحيحة** میں **حسن** کہا ہے، اور اس روایت کو صرف مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے، اس لئے اس روایت کے راوی یونس اور عمار سے امام بخاری نے روایت نہیں کیا ہے)۔

"کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت نے فرمایا: دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے سات کا عدد بنایا، پھر فرمایا کہ مہدی کا ظہور آخری زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا اتنا غلبہ ہوگا کہ) اللہ تعالی کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے، اور ان میں یگانگت والفت پیدا کر دے گا، یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفۂ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی، اس جماعت کو ایسی فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل نہیں ہوئی ہے، نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی، نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی، جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا، حضرت طفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیۃ نے مجمع سے پوچھا: کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا: ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہیں کے درمیان ہوگا، اس پر حضرت ابوالطفیل نے فرمایا: بخدا میں ان سے تا حیات ان دونوں ستونوں کو دیکھتا رہوں گا (یعنی انتظارِ امام مہدی میں تا حیات ان ستونوں کو دیکھتا رہوں گا) (راوی کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابوالطفیل کی وفات مکہ معظمہ میں ہوئی"

۱۲- امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

"أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ، فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، فَأَتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ، فَزَفُّوهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا ، وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا، وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ" (۱)

"نفسِ زکیہ" کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا، جس وقت نفسِ زکیہ قتل کردیے جائیں گے تو زمین وآسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے، اس کے بعد لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ وپیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل وانصاف سے بھردیں گے (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اگادے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دورِ خلافت میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہیں ملی ہوگی"۔

ضروری تنبیہ: (ایک نفس زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسین بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۱۴۵ھ میں کھڑے ہوئے تھے اور شہید ہوئے تھے، حدیث بالا میں مشہور "نفس زکیہ" سے مراد یہ نہیں ہیں؛ بلکہ یہ ایک دوسرے

(۱) مصنف ابن ابی شیبۃ، ما ذکر فی فتنۃ الدجال، حدیث: ۳۷۶۵۳، عبدالعلیم عبدالعظیم بستوی "المہدی المنتظر فی ضوء الأحادیث والآثار الصحیحۃ" میں فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بزرگ ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا، شیخ محمد بن عبدالرسول الزرنجی نے اپنی مشہور تالیف "الإشاعة لأشراط الساعة:۲۱۱" میں یہ بات بصراحت لکھی ہے۔

۱۳- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

"يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ أَنْتُمْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالْمَهْدِيِّ"(۱)

"اے اہل کوفہ تم لوگوں میں مہدی کی سعادت سے مستفید ہو گے"

۱۴- ابواسامہ ہشام سے اور وہ ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں:

"اَلْمَهْدِيُّ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهُوَ الَّذِيْ يَؤُمُّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ"(۲)

"مہدی اس امت میں ہوں گے اور وہی عیسیٰ بن مریم کی امامت کریں گے"

۱۵- علی بن عبداللہ بن العباس سے روایت ہے:

"لَا يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ حَتّٰى تَطْلُعَ مَعَ الشَّمْسِ آيَةٌ"(۳)

---

(۱) مصنف ابن أبی شیبة: ما ذکر فی فضل الکوفة، حدیث: ۳۲۴۵۴، عبدالعلیم عبدالعظیم بستوی کہتے ہیں: اس کی سند حسن درجے کی ہے۔

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ: ما ذکر فی فتنة الدجال، حدیث: ۳۷۶۴۹، الفتن نعیم بن حماد، نسبة المہدی، حدیث: ۱۱۰۷، عبد العلیم عبد العظیم بستوی "المہدی المنتظر فی ضوء الاحادیث والآثار الصحیحة" میں اس کے رجال پر بحث کے بعد فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

(۳) مصنف عبدالرزاق، باب المہدی، حدیث: ۲۰۷۷۵، جامع معمر بن راشد، لا یخرج المہدی حتی تطلع مع الشمس آیة، حدیث: ۱۹۳۹۳، عبد العلیم عبد العظیم بستوی المہدی المنتظر فی ضوء الاحادیث والآثار الصحیحة میں اس کے رجال پر بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

''مہدی اس وقت تک ظاہر نہ ہوں گے جب تک کہ سورج کے ساتھ کسی نشانی کا طلوع نہ ہو''۔

۱۶- ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے طاؤس سے کہا: کیا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ مہدی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

" كَانَ مَهدِيّاً، وَلَيْسَ بِذَاكَ الْمَهْدِيِّ، إِذَا كَانَ زِيْدَ الْمُحْسِنُ فِيْ إِحْسَانِهِ وَتِيْبَ عَنِ الْمُسِيئِ مِنْ إِسَائَتِهِ، وَهُوَ يَبْذُلُ المَالَ وَيَشْتَدُّ عَلَى الْعُمَّالِ وَيَرْحَمُ الْمَسَاكِيْنَ "(۱)

''وہ مہدی تھے، یہ وہ مہدی نہیں ہیں، جب محسن اپنے احسان اور عطا میں زیادتی کرے، اور گناہ گار اپنے گناہ سے تائب ہو، وہ مال کو خرچ کریں گے، اور حاکموں پر سختی کریں گے اور مسکینوں کے ساتھ رحم کریں گے''

۱۷- نعیم بن حماد نے ابن المبارک سے، انہوں نے ثور سے، انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے وہ قتادۃ سے روایت کرتے ہیں، قتادہؒ فرماتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا:

"الْمَهْدِيُّ حَقٌّ هُوَ؟ قَالَ: حَقٌّ، قَالَ: قُلْتُ: مِمَّنْ هُوَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ؟ قَالَ: مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، قُلْتُ: مِنْ أَيِّ بَنِيْ هَاشِمٍ؟ قَالَ: مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قُلْتُ: مِنْ أَيِّ

---

(۱) مصنف ابن ابی شیبۃ، حدیث: ما ذکر فی فتنۃ الدجال، حدیث: ۳۷۶۵۲، عبد العلیم عبدالعظیم بستوی المہدی المنتظر فی ضوء الاحادیث والآثار الصحیحۃ میں اس کے رجال پر بحث کے بعد فرماتے ہیں: اس کی سند حسن درجے کی ہے۔

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ قَالَ: مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ"(۱)

"کیا مہدی حق ہیں؟ فرمایا: حق ہیں، کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ کس قبیلہ سے ہوں گے؟ فرمایا: وہ بنی ہاشم سے ہوں گے؟ فرمایا: بنی ہاشم کے کس خاندان؟ فرمایا: بنوعبد المطلب سے، فرمایا: بنوعبد المطلب کے کس خاندان سے؟ فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے"۔

۱۸- مطر سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"بَلَغَنَا أَنَّ الْمَهْدِيَّ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ عُمَرُ بن عبدِ العَزِيزِ، قُلْنَا: مَا هُوَ، قَالَ: يَأْتِيهِ رَجُلٌ فَيَسْأَلُهُ، فَيَقُولُ: اُدْخُلْ بَيْتَ الْمَالِ فَخُذْ، فَيَدْخُلُ فَيَأْخُذُ، فَيَخْرُجُ فَيَرَى النَّاسَ شِبَاعًا، فَيَنْدَمُ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ: خُذْ مَا أَعْطَيْتَنِي، فَيَأْبَى وَيَقُولُ: إِنَّا نُعْطِي وَلَا نَأْخُذُ"(۱)

"ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ کچھ کریں گے جس کو حضرت عمر بن

(۱) الفتن لنعیم بن حماد: نسبة المهدی، حدیث: ۱۰۸۲، السنن الواردة فی الفتن: ۵/۱۰۵۷، دار العاصمة، الریاض، یہاں یہ روایت دوسری سند سے مروی ہے، عبد العلیم عبد العظیم بستوی المهدی المنتظر فی ضوء الاحادیث والآثار الصحیحة: ۲۲۵، میں اس کے رجال پر بحث کے بعد فرماتے ہیں: اس روایت کے دونوں سندوں میں کچھ کلام ہے، مگر یہ ایک دوسرے سے تقویت حاصل کرتی ہیں، اس طرح یہ روایت **حسن** درجے کی ہے۔

(۲) الفتن: سیرة المهدی وعدله وخصب زمانه، حدیث: ۱۰۳۳، السنن الواردة فی الفتن: باب ما جاء فی المهدی، حدیث: ۵۸۵، یہاں الفتن کی روایت میں نعیم بن حماد پر کلام ہے، البتہ السنن الواردة فی الفتن کی روایت کے راوی **صحیح** ہیں، اس طرح یہ روایت صحیح ہے، مطر یہ تبع تابعین میں سے ہیں۔

عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بھی انجام نہیں دیا، ہم نے کہا: وہ کیا ہے: تو فرمایا: ان کے پاس ایک شخص آئے گا اور ان سے سوال کرے گا، تو وہ کہیں گے: بیت المال میں جاؤ، تو وہ بیت المال میں جا کر (مال) لے کر باہر آئے گا تو وہ لوگوں کو آسودہ حال دیکھے گا، وہ ندامت اور شرمندگی کا اظہار کرے گا، وہ پھر ان کے پاس واپس آئے گا اور کہے گا، آپ نے جو مجھے دیا ہے وہ واپس لیجئے، تو آپ اس کا انکار کریں گے اور کہیں گے: ہم دیتے ہیں اور لیتے نہیں"۔

۱۹- سمیط سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

"إِسْمُهُ إِسْمُ نَبِيٍّ، وَهُوَ ابْنُ إِحدَى أَوْ اِثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً يَقُومُ عَلَى النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ ، وَرُبَّمَا قَالَ: ثَمَانَ سِنِيْنَ"(۱)

"ان کا نام میرے نبی کے نام پر ہوگا، وہ ۵۱ یا ۵۲ سال کے ہوں گے، وہ لوگوں کے درمیان سات سال رہیں گے، کبھی یوں کہا ہے: آٹھ سال رہیں گے"۔

(۱) **الفتن لنعیم بن حماد، مایکون بعد المہدی،** حدیث: ۱۱۸۱، **السنن الواردۃ فی الفتن للدانی، باب ماجاء فی المہدی،** حدیث: ۵۷۶، عبدالعلیم عبدالعظیم بستوی اس کی سند کے تعلق سے فرماتے ہیں کہ اس کی سند سمیط تک صحیح ہے: **المہدی المنتظر فی ضوء الاحادیث والآثار الصحیحۃ:** ۲۲۸۔

۲۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً" (۱)

''اگر زمانہ کا ایک دن بھی باقی ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک آدمی میرے اہل بیت سے پیدا فرمائیں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی''۔

اس روایت کو ابوداؤد نے اپنے سنن میں کتاب المہدی کے تحت، ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں احادیث مہدی کے تذکرہ، اور ابو عمرو دانی نے **السنن الواردة فی الفتن** میں **باب ما جاء فی المہدی** میں ذکر کیا ہے۔ اس سے پتہ چلا اس روایت میں حضرت مہدی موعود ہی مراد ہیں۔

۲۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَذْهَبُ أَوْ لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِي" (۲)

(۱) اس باب میں ہم نے اُن احادیث کا ذکر کیا ہے جو بظاہر حضرت خلیفہ مہدی کے بارے میں واضح نہیں ہیں، مگر ائمہ محدثین نے ان احادیث میں ذکر کردہ شخصیت سے انہیں کو مراد لیا ہے۔ (سنن ابوداؤد: باب، حدیث: ۴۲۸۵، شیخ البانی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے)۔

(۲) **ابوداؤد: باب**، حدیث: ۴۲۸۴، شیخ البانی نے اس روایت کی سند کو حسن صحیح کہا ہے، ترمذی: المہدی، حدیث: ۲۲۳۱، امام ترمذی نے اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے، مسند احمد، مسند عبداللہ بن عباس، حدیث: ۴۰۹۸، یہ روایت متعدد طرق سے واقع ہوئی ہے، اس لئے **صحیح لغیرہ** کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔

"دنیا جائے گی نہیں یا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ملک عرب کا مالک
میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ہوجائے گا جس کا نام میرے
نام کے مطابق ہوگا"۔

اس روایت کو ابوداد نے کتاب المہدی میں، ترمذی نے باب ما جاء فی المہدی اور ابوعمرو دانی نے باب ما جاء فی المہدی، میں ذکر کیا ہے، اس کو سلف اور خلف تمام علماء نے مہدی پر ہی محمول کیا ہے؛ اس کی کوئی مخالفت نہیں کی ہے، یہاں تک کہ منکرینِ مہدی نے اس روایت کو مہدی موعود پر ہی محمول کیا ہے۔

روایت میں جو عرب پر حکومت کا ذکر کیا گیا ہے، وہ غالبا اس بنیاد پر ہے کہ ان کی حکومت کا اصل مرکز عرب ہی ہوگا، دوسری توجیہ اس کی یہ ہوسکتی ہے کہ ابتداء میں ان کی حکومت عرب پر ہوگی، بعد میں پوری دنیا ان کے دائرہ حکومت میں آجائے گی۔

۲۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَلِيْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِيْ"(۱)

"اہل بیت میں سے میرے نام کا ایک شخص دنیا کا حکمران ہوگا"۔

۲۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا لَيْلَةٌ لَمَلَكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِيْ"(۲)

---

(۱) ترمذی: باب ماجاء فی المہدی، حدث: ۲۲۳۱، امام ترمذی نے اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے، مسند احمد، مسند عبداللہ بن مسعود، حدیث: ۳۵۷۱، شعیب الارنوط نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔

(۲) موارد الظمآن، باب ما جاء فی المہدی، حدیث: ۱۸۷۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، یہ روایت الفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ المعجم الکبیر: عبداللہ بن مسعود الہذلی، حدیث: ۱۰۲۱۶، کے تحت مذکور ہے، حسین سلیم اسد نے اس روایت کو حسن کہا ہے اور ناصر الدین ألبانی نے بھی صحیح موارد الظمآن میں اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے، عبدالعلیم عبدالعظیم بستوی کی رائے بھی یہی ہے۔

"اگر دنیا کی ایک رات بھی باقی رہ جائے تو تو میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حکمراں ہوگا، جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا"۔

۲۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"يَلِيْ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ فِيْ آخِرِ زَمَانِهَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ" (۱)

"اس امت کی زمام اور باگ ڈور آخری زمانے میں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے پاس ہوگی، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا"

۲۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلاً مِنِّيْ أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ وَاسْمُ أَبِيْهِ اسْمَ أَبِيْ" (۲)

"اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ تعالی اس دن کو طویل اور لمبا کردیں گے یہاں تک کہ ان میں مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ایک شخص آئے گا، جس کا نام اور اس کے والد کا نام میرے نام کے

---

(۱) **المعجم الکبیر، عبداللہ بن مسعود**، حدیث: ۱۰۲۲۷، **تاریخ اصبہان، سعید بن الحسن بن سعید الاسکاف**: ۳۸۶/۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، عبد العلیم عبد العظیم بستوی نے اس روایت کے راویوں پر بحث کے بعد اس روایت کو **حسن** قرار دیا ہے۔

(۲) **ابوداؤد: کتاب المہدی**، حدیث: ۴۲۸۲، شیخ البانی نے اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے، المعجم الکبیر، عبد اللہ بن مسعود، حدیث: ۲۰۲۲۲، **تاریخ اصبہان، محمد بن عیسی بن خالد الزجاج، السنن الواردۃ فی الفتن للدانی، باب ما جاء فی المہدی**، ابوداؤد کی روایت کے تمام رواۃ سوائے عاصم کے سب ثقہ ہیں اور عاصم حسن الحدیث ہیں، لیکن ابونعیم کے طریق میں ابواسحاق سبیعی نے عاصم کی موافقت کی ہے، اس طرح یہ روایت **صحیح لغیرہ** ہوجاتی ہے۔

مطابق ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا''۔

۲۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلاً مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا"(۱)

''اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ تعالی اس دن کو طویل اور لمبا کردیں گے یہاں تک کہ ان میں مجھ سے میرے اہل بیت سے ایک شخص آئے گا، جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا، یہ روئے زمین کو عدل وانصاف سے ایسے معمور کردے گا جس طرح وہ ظلم وناانصافی سے بھری پڑی تھی''۔

۲۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ"(۲)

---

(۱) ابوداؤد: کتاب المہدی، حدیث:۴۲۴۸، شیخ البانی نے اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے، السنن الواردۃ فی الفتن للدانی، باب ما جاء فی المہدی، حدیث:۵۵۵، عبدالعلیم عبدالعظیم بستوی اس کی سند کو حسن فرماتے ہیں، البانی نے صحیح الجامع الصغیر میں حرف اللام، حدیث:۵۳۰۴۔

(۲) بخاری، باب نزول عیسی بن مریم، حدیث:۳۲۶۵، مسلم: باب نزول عیسی بن مریم حاکما بشریعۃ نبینا محمد ﷺ، حدیث:۱۱۵، صحیح ابن حبان، باب اخبارہ ﷺ عما یکون، حدیث:۲۸۰۲، السنن الواردۃ فی الفتن للدانی، باب ما جاء فی نزول عیسی علیہ السلام، حدیث:۶۸۳۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا''۔

۲۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا لَيْلَةٌ لَمَلَكَ فِيهَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم "(۱)

''اگر دنیا کی ایک ہی رات باقی رہ جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں سے ایک شخص حکمران ہوگا''۔

۲۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يُبَايَعُ لِرَجُلٍ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحَلُّوهُ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَجِيءُ الْحَبَشَةُ فَيُخَرِّبُونَهُ خَرَابًا لَا يَعْمُرُ بَعْدَهُ أَبَدًا، هُمُ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ"(۲)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) صحیح ابن حبان: باب ما جاء فی الفتن، حدیث: ۵۹۵۳، المعجم الکبیر، عبد اللہ بن مسعود، حدیث: ۱۰۲۱۶، شیخ البانی نے صحیح موارد الظمآن: باب ماجاء فی المہدی، حدیث: ۱۵۷۲، میں اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے، عبد العلیم عبد العظیم بستوی نے اس روایت کو اس کے شواہد کی وجہ سے حسن قرار دیا ہے۔

(۲) مسند احمد، مسند أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، حدیث: ۷۸۹۷، شعیب الارنووط نے اس کی سند کو صحیح اور اسکے رجال کو سوائے سعید بن سمعان کے شیخین کے رجال قرار دیا ہے' علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: اس کو احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں، عبد العلیم عبد العظیم بستی فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے، المستدرک، وأما حدیث عمران بن حصین، حدیث: ۸۳۹۵، حاکم نے اس کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے، لیکن ذہبی کہتے ہیں: شیخین نے ابن سمعان سے کچھ روایت نہیں کیا۔

نے فرمایا حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک آدمی سے بیعت لی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت اسی کے پاسبان پامال کریں گے اور جب لوگ بیت اللہ کی حرمت کو پامال کردیں۔ پھر عرب کی ہلاکت کے متعلق سوال مت پوچھ بلکہ حبشی آئیں گے اور اسے اس طرح ویران کردیں گے کہ دوبارہ وہ کبھی آباد نہ ہو سکے گا اور یہی لوگ اس کا خزانہ نکالنے والے ہوں گے"۔

یہ حدیث مہدی کے تذکرہ کے تعلق سے صریح نہیں ہے، لیکن اس روایت کو ابن حبان نے مہدی سے بیعت کے ذکر میں لایا ہے، علامہ ہیثمی نے باب المہدی میں ذکر کیا ہے اور ساعاتی نے " **ترتیب الطیالسی ، باب ماجاء فی بیعة المہدی ، وخراب الکعبةآخر الزمان**" میں لایا ہے۔

۳۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" **لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، أَجْلَى أَقْنَى، يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ قَبْلَهُ ظُلْمًا، يَكُوْنُ سَبْعَ سِنِيْنَ**" (۱)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک کشادہ پیشانی اور ستواں ناک والا آدمی خلیفہ نہ بن جائے، وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے قبل

(۱) **مسند احمد، مسند ابی سعید خدری**، حدیث: ۱۱۱۴۶، شیخ شعیب الارنوؤط نے کہا ہے کہ: یہ روایت صحیح ہے سوائے اس لفظ کے "**یکون سبع سنین**"، **تاریخ اصبہان لابی نعیم، احمد بن محمد بن الحسین**، ۱/۱۱۵، **دار الکتب العلمیة، بیروت، صحیح ابن حبان، باب إخباره ﷺ عما یکون**، حدیث: ۶۸۲۶، شیخ شعیب الارنوؤط نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔

ازیں وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، اور وہ سات سال تک رہے گا“۔

اس روایت میں اہل بیت میں سے ایک شخص سے مہدی مراد ہیں، اس پر ابن حبان کا اس روایت کو آخری زمانہ میں مہدی کے قیام کی مدت کے ذکر کے دوران لانا، اور ہیثمی کا ”**المقصد العلی : باب ماجاء فی المهدی**، حدیث: ۱۸۲۰ “میں اور **مجمع الزوائد:باب ماجاء فی المهدی**، حدیث: ۱۲۴۰۱ کے تحت ذکر کیا ہے، اور علامہ سیوطی نے **العرف الوردی فی أخبار المهدی** میں اس روایت کا تذکرہ کیا ہے، جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ روایت حضرت مہدی سے متعلق ہے۔

۳۱- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”تُمْلَأُ الْأَرْضُ جَوْراً وَظُلْمًا، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي يَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا“(۱)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا زمین ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی، پھر میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نکلے گا، وہ زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے قبل ازیں وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، اور وہ سات یا نو سال تک رہے گا“۔

۳۲- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

”لَتُمْلَأَنَّ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا ثُمَّ لَيَخْرُجَنَّ مِنْ

---

(۱) **مسند احمد: مسند أبی سعید الخدری**، حدیث: ۱۱۲۸۳، شعیب الارنوؤط نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے، اور دوسری روایت جس میں **”سبعا أو تسعا“** کا لفظ ہے، اس کو اس لفظ کے بغیر صحیح کہا ہے، **المستدرک : کتاب الفتن والملاحم**، حدیث: ۸۶۷۴، حاکم نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور علامہ ذہبی نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔

أَهْلِ بَيْتِي۔ قَالَ عِتْرَتِي۔ مَنْ يَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجُوْرًا"(۱)

''ضرور زمین ظلم وزیادتی سے بھر جائے گی، پھر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص نکلے گا جو اسے عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر ہوئی تھی''۔

۳۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَمْتَلِئَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا۔ قَالَ۔ ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجُوْرًا"(۲)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک وہ ظلم وجور سے بھر نہ جائے، پھر میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نکلے گا، وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے قبل ازیں وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی''۔

---

(۱) **حلیۃ الأولیاء، بکر بن زید:** ۳/۱۰۱، **کنز العمال، خروج المہدی،** حدیث: ۳۸۶۷۰، کنز العمال میں اس روایت کی نسبت حارث بن أبو اسامہ کی طرف کی گئی ہے، **العرف الوردی فی أخبار المہدی للسیوطی:** ۱/۲۰۱، عبد العلیم عبد العظیم بستوی فرماتے ہیں: اس کو سیوطی نے جامع صغیر: حدیث: ۴۹۵۰، اور مناوی نے **فیض القدیر: حرف اللام،** حدیث: ۷۲۲۹ میں اس پر سکوت اختیار کیا ہے اور البانی نے الروض النضیر: حدیث: ۱۵۲۹ میں اس روایت کو صحیح کہا ہے، اس کے رجال بھی ثقہ ہیں، اس لئے یہ روایت **صحیح لغیرہ** ہے۔

(۲) **صحیح ابن حبان: باب إخبار ﷺ عما یکون،** حدیث: ۶۸۲۳، شعیب الارنؤوط نے اس کی سند کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے، **مسند احمد: مسند أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ،** حدیث: ۱۱۳۳۱، یہاں پر اس کی سند کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے، **المستدرک، کتاب الفتن والملاحم:** ۸۶۶۹، حاکم نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر **صحیح** کہا ہے اور علامہ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۳۴- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مِنَّا الَّذِيْ يُصَلِّيْ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ خَلْفَهُ"(۱)

''ہم میں سے ہی ایک شخص ہوگا جس کے پیچھے حضرت عیسی علیہ السلام نماز ادا فرمائیں گے''۔

۳۵- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يُعْطِي الْحَقَّ بِغَيْرِ عَدَدٍ"(۲)

''آخری زمانے میں ایک خلیفہ رونما ہوگا جو بغیر گنے ہوئے استحقاق کے مطابق دے گا''۔

اس حدیث میں اگرچہ مہدی کا ذکر نہیں؛ لیکن نعیم بن حماد نے اس کو "**سیرة المہدی وعدله وخصبة زمانه: كتاب الفتن**، حدیث: ۱۰۳۲، اسی طرح ابن ابی شیبہ نے اس کو احادیث مہدی کے تحت اور علامہ سیوطی نے العرف الوردی فی اخبار المہدی کے تحت اس کا ذکر کیا ہے۔

---

(۱) **کنز العمال، خروج المہدی**، حدیث: ۳۸۶۷۳، **المنار المنیف لابن**: ۱/۱۴۷، البانی صحیح وضعیف جامع الصغیر: حدیث: ۱۰۸۶۴، میں فرماتے ہیں: اس روایت کو ابونعیم نے المہدی میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے، البتہ علامہ ابن القیم نے اس روایت کے بارے میں منار المنیف میں فرمایا ہے: یہ سند قابل حجت واستدلال نہیں، سیوطی نے جامع صغیر میں اور مناوی نے فیض القدیر میں اس کی سند پر ضعف کا نشان لگایا ہے، اس طرح یہ سند **حسن لغیرہ** ہوجاتی ہے۔

(۲) **مصنف ابن ابی شیبہ: ما ذکر فی فتنۃ الدجال**، حدیث: ۳۷۶۴۰، **الفتن لنعیم بن حماد، سیرۃ المہدی وعدلہ وخصب زمانہ**، حدیث: ۱۰۳۲، عبدالعلیم عبدالعظیم بستوی فرماتے ہیں: اس سند کے تمام رجال ثقہ ہیں، لیکن ابومعاویہ کا تدلیس نقصان دہ نہیں، چونکہ یہ طبقہ ثانیہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کی تدلیس کے سلسلہ میں ائمہ نے احتمال کیا ہے، اس کے علاوہ یہ روایت بہت سے طرق سے منقول ہے، اس لئے اس کی سند صحیح ہے، **المہدی المنتظر فی ضوء الأحادیث والآثار الصحیحۃ**: ۳۱۸۔

۳۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيْفَةٌ يَحْثُوا الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا"(۱)

"حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خلفا میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو کہ بغیر شمار کئے لپ بھر بھر کر لوگوں میں مال تقسیم کرے گا"۔

اگرچہ صدیق حسن خان نے ان روایتوں میں خلیفہ سے مہدی موعود مراد ہونے سے انکار کیا ہے، لیکن البانی نے صحیح الجامع الصغیر میں اس روایت کے متعلق فرمایا ہے:

"وهو المهدى المُبَشَّر بخروجه بين يدى نزول عيسى عليه السلاة والسلام، ويصلى عيسى عليه الصلاة والسلام خلفه"(۲)

"اس سے مراد مہدی موعود ہیں جن کا خروج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا، جن کی امامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا کریں گے"

۳۷- حضرت ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يُقَسِّمُ الْمَالَ وَ لَا يَعُدُّهُ"(۳)

---

(۱) مسلم: باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل، حدیث: ۲۹۱۴۔

(۲) صحیح جامع الصغیر، حرف المیم: ۲/۱۰۲۷، حدیث: ۹۵۱۳۔

(۳) مسلم: باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل، حدیث: ۲۹۱۴، اس روایت کو علامہ سیوطی نے العرف الوردی فی أخبار المهدی میں ذکر کیا ہے، الحاوی للفتاوی: ۲/۶۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخرزمانہ میں ایک خلیفہ ہوں گے جو بغیر شمار کئے مال تقسیم کریں گے''۔

۳۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ أُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا"۔(۱)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو بغیر شمار کئے لپ بھر بھر کر لوگوں میں مال تقسیم کرے گا''۔

اس روایت کے متن سے صراحت کے ساتھ تو یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ روایت مہدی موعود کے متعلق وارد ہوئی ہے، لیکن علماء نے اس روایت کو دیگر دوسرے اس مضمون کی احادیث کے پیشِ نظر اس کو مہدی موعود پر محمول کیا ہے، اس کو علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں "باب ما جاء فی المهدی" کے تحت ذکر کیا ہے، اسی طرح علامہ سیوطی نے بھی اس روایت کو "العرف الوردی فی أخبار المهدی" میں لایا ہے۔

۳۹- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - قَالَ - فَيَنْزِلُ عِيسى ابْنُ مَرْيَمَ -صلى الله عليه وسلم- فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ"۔(۲)

(۱) مسلم: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل، حدیث: ۲۹۱۳۔

(۲) مسلم: باب نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ۱۹۲۳۔

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میری امت کا ایک گروہ قیامت تک ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا اور غالب رہے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے تو ان کا امیر عرض کرے گا کہ آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھایئے لیکن وہ جواب دیں گے نہیں تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں تاکہ اللہ اس امت کا اعزاز فرما سکے''۔

صدیق حسن خان بھوپالی کہتے ہیں:

"ليس فيه ذكر المهدى ولكن لا محل له ولأمثاله من الأحاديث إلا المهدى المنتظر. لما دلّت على ذلك الأخبار المتقدمة والآثار الكثيرة"

اس روایت میں مہدی کا ذکر نہیں، لیکن اس جیسی احادیث کا موضوع اور موقع مہدی ہی ہو سکتے ہیں، چونکہ اس پر گذشتہ ذکر کردہ احادیث و آثار بھی دلالت کرتے ہیں۔

اس پر گذشتہ ذکر کردہ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يَنْزِلُ عِيسَى بن مريم فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمُ الْمَهْدِيُّ: تَعَالَ: صَلِّ بِنَا. فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَهُمْ أَمِيْرُ بَعْضٍ، تَكْرِمَةً لِهَذِهِ الْأُمَّةِ" (۱)

''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو امت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لایئے اور نماز پڑھایئے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے، اس فضیلت

(۱) المنار المنیف لابن قیم: ۱/ ۱۴۷، مکتبة المطبوعات الإسلامية، حلب۔

کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے"
بھی دلالت کرتی ہے۔

اس روایت کی روشنی میں پتہ چلا کہ اس روایت سے حضرت مہدی ہی مراد ہیں۔
البانی نے بھی اس حدیث کی توضیح میں فرمایا ہے:

" هو المهدى محمد بن عبد الله كما تظافرت بذلك الأحاديث بأسانيد بعضها صحيح وبعضها حسن، وقد خرجت منها فى الأحاديث الضعيفة" (۱)

"اس سے مہدی محمد بن عبداللہ ہی مراد ہیں، جیسا کہ اس تعلق سے بے شمار احادیث مروی ہیں ان میں سے بعض صحیح اور بعض حسن درجے کی ہیں، میں نے ان میں احادیث ضعیفہ کو علاحدہ کر دیا ہے۔

۴۰- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا" ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِيْ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: "كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ" (۲)

"حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے لوگوں کا معاملہ یعنی خلافت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک ان میں بارہ خلفاء ان کے حاکم

(۱) مختصر صحیح مسلم للمنذری: ۲/۲۴۹، حدیث: ۲۰۶۶۔

(۲) مسلم: باب الناس تبع لقریش والخلافة فی قریش، بخاری: باب الاستخلاف، حدیث: ۶۷۹۶۔

رہیں گے پھر نبی ﷺ نے کوئی ایسی بات فرمائی جو مجھ پر مخفی و پوشیدہ رہی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تو انہوں نے کہا کہ یہ سب خلفاء قریش میں سے ہوں گے"۔

یہ حدیث بالکل صحیح ہے، بعض لوگ مہدی موعود کو ان بارہ خلفاء میں ذکر کرتے ہیں، اس لئے امام ابوداؤد نے اس روایت کو باب المہدی میں ذکر کیا ہے، صاحب عون المعبود فرماتے ہیں: بعض محققین نے کہا ہے: ان میں سے خلفاء اربعہ تو گذر چکے، اس عدد کی تکمیل قیامت سے پہلے تک ہوجائے گی: **"قد مضى منهم الخلفاء الأربعة ولا بد من تمام ہذا العدد قبل قيام الساعة"** (۱) لیکن اس سلسلے میں راجح قول یہ ہے کہ ہشام بن عبد الملک کی خلافت کے اختتام کے ساتھ بارہ خلیفہ ختم ہو چکے، اس میں کوئی شک نہیں کہ دین ان کے زمانے میں قائم ودائم رہا سوائے بعض جزوی اختلافات کے جو ان کے عہد میں رونما ہوتے رہے۔ اس تعلق سے تفصیل سے اقوال ملاحظہ کیجئے عبد العلیم عبد العظیم بستوی کی کتاب **"المهدى المنتظر فى ضوء الأحاديث والآثار الصحيحة"**۔

۴۱- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے لشکر کے دھنس جانے کے قصہ میں مروی ہے:

"قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِهِمْ، وَلٰكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ" (۲)

"ام سلمہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے زمین میں دھنس جانے والے لشکر کا تذکرہ کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بادل

---

(۱) عون المعبود: باب ما يرجى فى القتل: ۱۱/۲۴۴، دار الكتب العلمية، بيروت

(۲) مسلم: باب الخسف بالجيش الذى يؤمّ البيت، حدیث: ۲۸۸۲، ابوداؤد: باب، حدیث: ۴۲۹۱۔

نخواستہ اس لشکر میں شامل ہوا ہو؟ فرمایا کہ سب کے سب زمین میں
دھنس جائیں گے لیکن قیامت کے روز اپنی نیت کے مطابق
اٹھائے جائیں گے"۔

اس حدیث کا ظاہر میں تو مہدی موعود سے کوئی تعلق نہیں، لیکن امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اس روایت کو ابواب المہدی میں ذکر کیا ہے، ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کے ذکر کے بعد یہ صراحت کی ہے کہ جن لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا یہ لوگ حضرت مہدی کی حکومت کے خاتمہ کے لئے ان کا قصد کرنے والے ہوں گے "**بأن القوم الذین یخسف بہم إنما ھم قاصدون إلی المہدی فی زوال الأمر عنہ**" متن کو دیکھنے سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث میں بعض قرائن وشواہد ایسے ہیں جس سے گمان غالب یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث حضرت مہدی سے متعلق ہے، جیسے کہ اس حدیث میں ان کا سات سال تک رہنا، اور شریعت اسلام کے احیاء اور زندہ کرنے کا کام کرنا وغیرہ۔ یہاں اس سلسلے میں دیگر دوسرے اقوال بھی ہیں۔

اس لئے صاف اور واضح طور پر اس روایت میں کوئی دلیل ایسے نہیں ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ یہ لشکر وہی ہے جو حضرت مہدی پر لشکر کشی کے لئے ان کا قصد کرے گا، لیکن اس سے وہی لشکر مراد ہو اس کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اس حدیث کا مہدی کے ذکر کے تحت لانا بھی درست معلوم ہوتا ہے اور ابوداؤد کے یہاں یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے۔

۴۲- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

" سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ يُحَصَّلُ النَّاسُ مِنْهَا مَا يُحَصَّلُ الذَّهَبُ فِيْ الْمَعْدِنِ، فَلَا تَسُبُّوْا أَهْلَ الشَّامِ، وَسُبُّوْا ظَلَمَتَهُمْ، فَإِنَّ فِيْهِمُ الْأَبْدَالَ، وَسَيُرْسِلُ اللهُ إِلَيْهِمْ سَيْبًا مِنَ السَّمَاءِ فَيُغْرِقُهُمْ حَتَّى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ عِنْدَ ذٰلِكَ رَجُلًا مِنْ عِتْرَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا إِنْ قَلُّوْا، وَخَمْسَ عَشَرَ أَلْفًا إِنْ كَثُرُوْا، أَمَارَتُهُمْ وَعَلَامَتُهُمْ أَمِتْ أَمِتْ عَلَى ثَلَاثِ رَايَاتٍ يُقَاتِلُهُمْ أَهْلُ سَبْعِ رَايَاتٍ لَيْسَ مِنْ صَاحِبِ رَأْيٍ إِلَّا وَهُوَ يَطْمَعُ بِالْمُلْكِ، فَيَقْتَتِلُوْنَ وَيُهْزَمُوْنَ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْهَاشِمِيُّ فَيَرُدُّ اللهُ إِلَى النَّاسِ أُلْفَتَهُمْ وَنِعْمَتَهُمْ، فَيَكُوْنُوْنَ عَلَى ذٰلِكَ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ"(۱)

" حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عنقریب فتنہ ہوگا، ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے (یعنی فتنوں کی کثرت وشدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے) تم اہل شام کو گالیاں مت دو، وہاں

(۱) المستدرک، کتاب الفتن والملاحم، حدیث: ۸۶۵۸، حاکم فرماتے ہیں: اس روایت کی سند صحیح ہے، اور شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے، اور علامہ ذہبی نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

کے ظالم لوگوں کو برا کہو، ان میں ابدال ہوں گے، وہاں کے لوگوں پر بارش برسے گی، جو ان کو غرق کردے گی، اگر لومڑی بھی ان سے لڑے تو ان لوگوں پر غالب آئے، پھر اللہ تعالیٰ ہاشمی کو یعنی مہدی کو مبعوث کریں گے جو نبی کریم ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے، ان کے ساتھ بارہ ہزار یا پندرہ ہزار کا لشکر ہوگا، ان کی لڑائی کا نعرہ اَمِت اَمِت کا لفظ ہوگا (اس کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ! دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو)، تین جھنڈوں کے نیچے ان کا لشکر لڑے گا ان کے مقابل سات جھنڈوں کے نیچے ہوں گے یعنی ہر جھنڈے والا کچھ ذی رائے تو نہیں ہوگا؛ لیکن وہ اقتدار کی طمع میں ہوگا، وہ لڑیں گے اور شکست کھائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ہاشمی کو یعنی مہدی کو فتح دے گا، پھر اللہ عز وجل ان کی باہمی یگانگت والفت کو لوٹا دے گا، پھر وہ اسی آسودگی کی حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ دجال کا خروج ہوجائے گا"۔

۴۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

"لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَلِيَ"(۱)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دنیا میں سے ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالی اسے طویل کر دے گا یہاں تک کہ امام مہدی حکمران ہوجائیں"۔

۴۴- حضرت ام معبد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں:

"لَا تَمْضِي الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَلِيَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ

(۱) ترمذی: المہدی، حدیث: ۲۲۳۱، امام ترمذی نے اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے۔

فَتًى لَمْ تُلْبِسْهُ الْفِتَنُ، وَلَمْ يُلْبَسْهَا" قال: قلنا: يا عبَّاس! يَعْجِزُ عَنْهَا مَشِيْخَتُكُمْ وَيَنَالُهَا شُبَّانُكُمْ؟ قال: "هُوَ أَمْرُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ"(۱)

''رات اور دن نہیں گذریں گے یہاں تک کہ ہم اہلِ بیت میں سے ایک نوجوان جو نہ فتنوں کے زد میں آئے گا اور نہ فتنے اس کی زد میں آئیں گے حکومت کرے گا، کہتے ہیں: ہم نے کہا: اے عباس! کیا تمہارے بوڑھے اس سے عاجز آ گئے کہ نوجوان یہ ذمہ داری سنبھالنے لگے؟، فرمایا: یہ اللہ عز وجل کا معاملہ ہے وہ جس کے چاہے سپرد کرتا ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اس روایت میں یہ فرمانا کہ ''منا أهل البيت''مہدی ہم اہلِ بیت میں سے ہوں گے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بنو عباس سے ہوں گے؛ بلکہ اس سے عمومی اہل بیت مراد ہیں، اس طرح اس روایت کا دیگر روایات وآثار سے تعارض نہیں ہوتا جیسا کہ روایتوں میں مہدی کا حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونا وارد ہوا ہے۔

۴۵- محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

"يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الأُمَّةِ خَلِيْفَةٌ لَا يَفْضُلُ عَلَيْهِ أَبُوْبَكْرٍ وَلَا عُمَرُ"(۲)

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، ما ذکر فی فتنة الدجال، حدیث: ۳۷۶۴۱، بیہقی اور دانی اس کی زیادتی کی ہے: "كَمَا فَتَحَ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ بِنَا فَأَرْجُوْا أَنْ يَّخْتِمَهُ اللّٰهُ بِنَا"(السنن الواردة فی الفتن، باب ما جاء فی المہدی، حدیث: ۵۵۹)، عبد العلیم عبد العظیم بستوی فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے اور یہ ابن عباس پر موقوف ہے، اور اس کے دوسرے فقرے کو ابن کثیر نے البداية والنهاية: ۶/ ۲۴۵ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے: اس کی سند جید ہے۔

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ، ما ذکر فی فتنة الدجال، حدیث: ۳۷۶۵۰، علامہ سیوطی نے ''اللآلی المصنوعة: ۲/ ۳۲۹، دار الکتب العلمیة بیروت'' میں مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"اس امت میں ایک خلیفہ ہوں گے جن پر ابو بکر و عمر بھی فضیلت حاصل نہ کریں گے"۔

اس حدیث میں حضرت مہدی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت کا مطلب ان پر ثواب اور درجے میں زیادتی مراد نہیں؛ بلکہ فتنوں کی سختی، روم کے ان پر محاصرہ کرنے اور دجال کے ان کے درپے ہونے کے اعتبار سے ان کو ملنے والے جزوی ثواب کی فضیلت کو بتلانا مقصود ہے۔ ورنہ تو یہ بات طئے ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ مخلوق میں سارے انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل ہیں۔

"تأويل اللفظين على ما أول عليه حديث بل أجر خمسين منكم لشدة الفتن في زمان المهدى وتمالؤ الروم بأسرها عليه ومحاصرة الدجال له. وليس المراد بهذا التفضيل الراجع إلى زيادة الثواب والرفعة عند الله. فالأحاديث الصحيحة والإجماع على أن أبا بكر ، وعمر أفضل الخلق بعد النبيين والمرسلين" (۲)

۴۶- ابوالجلد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

"تَأْتِيْهِ إِمَارَتُهُ هَنِيًّا وَهُوَ فِيْ بَيْتِهِ" (۳)

"ان کو حکومت آسانی سے گھر بیٹھے حاصل ہوگی"۔

---

(۱) الحاوی للفتاوی: ۲/ ۷۳، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الفتن : نعیم بن حماد، اجتماع الناس بمکة وبیعتهم للمهدی فیها، حدیث : ۹۹۵، عبدالعلیم عبدالعظیم اس سند کے رجال پر بحث کے بعد فرماتے ہیں، اس کی سند حسن درجے کی ہے۔

۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، فَلَمَّا رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، قَالَ، فَقُلْتُ: مَا نَزَالُ نَرَى فِيْ وَجهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ، فَقَالَ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اِخْتَارَ اللهُ لَنَا الآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَ إِنَّ أَهْلَ بَيْتِيْ سَيَلْقَوْنَ بَعْدِيْ بَلَاءً وَتَشْرِيْدًا وَتَطْرِيْدًا، حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُوْدٌ، فَيَسْأَلُوْنَ الْخَيْرَ، فَلَا يُعْطَوْنَهُ، فَيُقَاتِلُوْنَ فَيُنْصَرُوْنَ، فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوْا، فَلَا يَقْبَلُوْنَهُ، حَتَّى يَدْفَعُوْهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَيَمْلأُهَا قِسْطًا، كَمَا مَلَؤُهَا جَوْرًا، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ، فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ" (۲)

---

(۱) یہاں ہم نے ان احادیث و آثار کو نقل کیا ہے جس کی سند میں کلام ہے یا محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، صحیح روایات و آثار کی تائید کے طور پر اسے نقل کیا ہے۔

(۲) سنن ابن ماجة: باب خروج المهدي: حدیث: ۴۰۸۲، علامہ بوصیری فرماتے ہیں: اس کی سند یزید بن ابی زیاد کوفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

"ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے چند نوجوان آئے نبی ﷺ نے ان کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور رنگ متغیر ہوگیا۔ میں نے عرض کیا ہم مسلسل آپ ﷺ کے چہرہ انور میں ایسی کیفیت دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پسند نہیں (یعنی ہمارا دل دکھتا ہے) فرمایا ہم اس گھرانے کے افراد ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرمالیا ہے اور میرے اہل بیت میرے بعد عنقریب ہی آزمائش اور سختی و جلاوطنی کا سامنا کریں گے۔ یہاں تک کہ مشرق کیجانب سے ایک قوم آئے گی جس کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ بھلائی (مال) مانگیں گے انہیں مال نہ دیا جائے گا تو وہ قتال کریں گے انہیں مدد ملے گی اور جو (خزانہ) وہ مانگ رہے تھے حاصل ہو جائے گا لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد کے حوالہ کر دیں گے وہ (زمین کو) عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے قبل لوگوں نے زمین کو جور وستم سے بھر رکھا تھا سوتم میں سے جو شخص ان کے زمانہ میں ہوتو ان کے ساتھ ضرور شامل ہو اگر برف پر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے"۔

۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قُصِرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا فَثَمَانٌ، وَإِلَّا فَتِسْعٌ، تَنْعَمُ أُمَّتِي فِيْهِ نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوْا مِثْلَهَا، يُرْسِلُ اللهُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، وَلَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ بِشَيْءٍ مِنَ النَّبَاتِ وَالْمَالُ كُدُوْسٌ يَقُوْمُ الرَّجُلُ،

فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِيْ فَيَقُوْلُ: خُذْهُ" (۱)

"میری امت میں ایک مہدی ہوں گے، ان کی (مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی، میری امت ان کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی، آسمان سے (حسبِ ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی، ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو" (ترجمہ مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ)۔

۳- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"خَشِيْنَا أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ فِيْ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا. زَيْدٌ الشَّاكُّ، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا ذَا؟ قَالَ: سِنِيْنَ. قَالَ: فَيَجِيْئُ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِيْ أَعْطِنِيْ قَالَ: فَيَحْثِيْ لَهُ فِيْ ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ" (۲)

"ہمیں اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی بدعت شروع ہو جائے پس ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی آئے گا جو پانچ سات یا

(۱) **المعجم الأوسط للطبرانی، من اسمه محمد**، حدیث: ۵۴۰۶، علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: اس کو اوسط نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں، اس کی تائید ابن ماجہ کی سابقہ روایت سے بھی ہوتی ہے، جس میں یہ مضمون منقول ہے۔

(۲) **ترمذی: باب**، حدیث: ۲۲۳۲، امام ترمذی نے اس روایت کو **حسن** کہا ہے اور شیخ البانی کی بھی یہی رائے ہے۔

نو سال تک حکومت کرے گا پھر اس کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دیجئے مجھے دیجئے پس وہ اسے اتنے دینار دیں گے جتنے اس میں اٹھانے کی استطاعت ہوگی''۔

۴- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أُبَشِّرُكُمْ بِالْمَهْدِيِّ يُبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، يُقَسِّمُ الْمَالَ صِحَاحًا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا صِحَاحًا؟ قَالَ: بِالسَّوِيِّ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ: وَيَمْلَأُ اللهُ قُلُوبَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِنًى، وَيَسَعُهُمْ عَدْلُهُ، حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ: مَنْ لَهُ فِي مَالٍ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُومُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ فَيَقُولُ: أَنَا، فَيَقُولُ: ائْتِ السَّدَّانَ -يَعْنِي الْخَازِنَ- فَقُلْ لَهُ: إِنَّ الْمَهْدِيَّ يَأْمُرُ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا، فَيَقُولُ لَهُ: احْثُ حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي حِجْرِهِ وَأَبْرَزَهُ نَدِمَ، فَيَقُولُ: أَنْتَ أَجْشَعُ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ نَفْسًا، أَوْعَجَزَ عَنِّي مَا وَسِعَهُمْ؟ قَالَ: فَيَرُدُّهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ، فَيُقَالُ لَهُ: إِنَّا لَا نَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ، فَيَكُونُ ذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ، وَثَمَانِ سِنِينَ، وَتِسْعَ سِنِينَ -ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ بَعْدَهُ، وَقَالَ: ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ"(۱)

---

(۱) مسند احمد، مسند أبی سعید الخدری، حدیث: ۱۱۳۴۴، شعیب الارنوؤط نے علاء بن بشر کے احوال کی جہالت کی وجہ سے اس کی سند کو **ضعیف** کہا ہے، علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: اس کو احمد نے کئی ایک سندوں سے اور ابو یعلی نے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

''میں تمہیں مہدی کی خوشخبری سناتا ہوں، جو میری امت میں اس وقت ظاہر ہوگا جب اختلافات اور زلزلے بکثرت ہوں گے، اور وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے قبل ازیں وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی، اس سے آسمان والے بھی خوش ہوں گے اور زمین والے بھی، وہ مال کو صحیح صحیح تقسیم کرے گا، کسی نے پوچھا صحیح صحیح تقسیم کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا لوگوں کے درمیان برابر برابر تقسیم کرے گا، اور اس کے زمانے میں اللہ امت محمدیہ کے دلوں کو غنا سے بھر دے گا، اور اس کے عدل سے انہیں کشادگی عطا فرمائے گا، حتیٰ کہ وہ ایک منادی کو حکم دے گا اور وہ ندا لگاتا پھرے گا کہ جسے مال کی ضرورت ہو، وہ ہمارے پاس آجائے، تو صرف ایک آدمی اس کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے، وہ اس سے کہے گا کہ تم خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ مجھے مال عطا کرو، خزانچی حسب حکم اس سے کہے گا کہ اپنے ہاتھوں سے بھر بھر کر اٹھالو، جب وہ اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر باندھ لے گا تو اسے شرم آئے گی اور وہ اپنے دل میں کہے گا کہ میں تو امت محمدیہ میں سب سے زیادہ بھوکا نکلا، کیا میرے پاس اتنا نہیں تھا جو لوگوں کے پاس تھا۔ یہ سوچ کر وہ سارا مال واپس لوٹا دے گا، لیکن وہ اس سے واپس نہیں لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ ہم لوگ دے کر واپس نہیں لیتے، سات، یا آٹھ، یا نو سال تک یہی صورتِ حال رہے گی، اس کے بعد زندگی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا''۔

۵- حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت

فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا:

"نَبِيُّنَا خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ وَهُوَ أَبُوكِ، وَشَهِيدُنَا خَيْرُ الشُّهَدَاءِ وَهُوَ عَمُّ أَبِيكِ حَمْزَةُ، وَمِنَّا مَنْ لَهُ جَنَاحَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِيكِ جَعْفَرٌ، وَمِنَّا سِبْطَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَهُمَا ابْنَاكِ، وَمِنَّا الْمَهْدِيُّ" (۱)

"ہمارے نبی بہترین نبی ہیں، اور وہ تمہارے ابو ہیں، اور ہمارے شہید بہترین شہید ہیں، اور وہ تمہارے والد کے چچا حضرت حمزہ ہیں، اور ہم ہی میں سے وہ بھی جن کو دو پر ہوں گے جس سے وہ جنت میں اڑیں گے جہاں چاہیں گے، اور وہ تمہارے والد کے چچا زاد بھائی جعفر ہیں، اور ہم میں اس امت کے سردار حضرت حسن و حسین ہیں، اور وہ تیرے دونوں بیٹے ہیں اور ہم میں ہی سے مہدی ہوں گے"۔

۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"نَحْنُ وُلْدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَنَا، وَحَمْزَةُ، وَعَلِيٌّ، وَجَعْفَرٌ، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، وَالْمَهْدِيُّ" (۲)

(۱) **المعجم الصغير: من اسمه احمد:** حدیث: ۹۴، **المعجم الكبير، علامہ ہیثمی** فرماتے ہیں: اس کو طبرانی نے صغیر میں روایت کیا ہے اور اس میں قیس بن ربیع ہیں اور یہ ضعیف ہیں اور کبھی ان کی توثیق بھی کی جاتی ہیں اور اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں، **مجمع الزوائد: باب فی فضل أہل البیت،** حدیث: ۱۴۹۶۷۔ میں نے کسی کسی کو ان پر جرح کرتے ہوئے یا ان کو ثقہ کہتے ہوئے نہیں دیکھا، اور اس کے باقی رجال ثقہ ہیں۔

(۲) **ابن ماجة : باب خروج المهدی،** حدیث: ۴۰۸۷، **علامہ بوصیری مصباح الزجاجة: کتاب الفتن،** حدیث: ۱۴۵۲، کی تحت فرماتے ہیں، اس کی سند میں علی بن زید کی وجہ سے کلام ہے۔

''ہم عبدالمطلب کی اولاد اور جنتیوں کے سردار ہیں، میں، حمزہ، علی، جعفر، حسین وحسین اور مہدی''۔

۷- حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی ؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ"(۱)

''مشرق سے کچھ لوگ آئیں گے جو مہدی کی حکومت کو مستحکم بنائیں گے''۔

۸- حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"أَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرَى آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ؟ أَوْ كَحَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ"(۲)

''خوش ہوجاؤ، اور خوش ہوجاؤ، بات یہ ہے کہ میری امت اجابت کے افراد کا حال (حصول منفعت کے اعتبار سے) بارش کے حال کی

(۱) ابن ماجة، باب خروج المهدی، حدیث:۴۰۸۸، اس کی سند عمرو بن جابر اور ابن لہیعہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۲) مشکاة المصابیح، باب تسمية من سمی من أهل البدر، حدیث:۸۲۵۷، یہ روایت مرسل ہے اور اس کا ایک ٹکڑا "مثل أمتی مثل المطر لا يدری أوله خير أم آخره" صحیح ہے۔

مانند ہے جس کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا اخیر بہتر ہے یا اس کا اول بہتر ہے، یا میری امت کی مثال ایک باغ کی مانند ہے جس (کے کچھ حصوں سے) ایک سال ایک جماعت نے کھایا یعنی نفع اٹھایا اور اس (کے کچھ حصوں سے) دوسرے سال ایک اور جماعت نے کھایا، ممکن ہے وہ جماعت جس نے آخر میں باغ سے کھایا (پہلی جماعت کے مقابلہ میں) چوڑائی اور گہرائی میں زیادہ ہو اور خوبیوں میں بھی اس سے بہتر ہو، بھلا وہ امت کیونکر ہلاک (یعنی نیست و نابود) ہو جس کا اول میں ہوں جس کے وسط میں مہدی ہوں گے اور جس کے آخر میں مسیح ہوں گے، ہاں ان زمانوں کے درمیان ایک کج رو (یعنی گمراہ) جماعت پیدا ہوگی، اس جماعت کے لوگ میرے راستہ و طریقہ پر چلنے والے اور میرے متبعین میں سے نہیں ہوں گے اور نہ میں ان سے ہوں (یعنی میں ان سے راضی اور ان کا حامی و مددگار نہیں بلکہ ان کی سرکشی اور ان کے فسق کے سبب ان سے اپنی ناراضگی اور بیزاری کا اظہار کرتا ہوں)۔

حضرت مہدی کے متعلق دیگر غیر صریح روایات

۸- حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ، عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُورٌ، يُوَطِّئُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ، أَوْ قَالَ: إِجَابَتُهُ" (۱)

"ماوراالنہر کے کسی شہر میں ایک پاک باز و صالح شخص ظاہر ہوگا جس کا نام حارث حراث ہوگا، اس کے لشکر کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہوگا جس کا نام منصور ہوگا، وہ حارث، محمد ﷺ کی اولاد کو جگہ یا ٹھکانہ دے گا جیسا کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ کو قریش کے لوگوں نے ٹھکانہ دیا تھا پس ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ اس شخص کی مدد تائید کرے یا یہ فرمایا کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس شخص کو قبول کرے"۔

۹- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا، فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللهِ الْمَهْدِيَّ" (۲)

---

(۱) ابوداؤد: باب، حدیث: ۴۲۹۰، البانی نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

(۲) مسند احمد: ومن حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ، حدیث: ۲۲۴۴۱، المستدرک: کتاب الفتن والملاحم، حدیث: ۸۵۳۱، اس روایت کو حاکم نے صحیحین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور علامہ ذہبی نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔

جب تم خراسان کی جانب سے سیاہ نشان آتے دیکھو تو اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ، کیونکہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

۱۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِتْنَةٌ تُحَصَّلُ النَّاسُ كَمَا يُحَصَّلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ، فَلَا تَسُبُّوا أَهْلَ الشَّامِ، وَلٰكِنْ سُبُّوا شِرَارَهُمْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْأَبْدَالَ، يُوشِكُ أَنْ يُرْسَلَ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ سَيْبٌ فَيُفَرِّقُ جَمَاعَتَهُمْ، حَتّٰى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ خَارِجٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي ثَلَاثِ رَايَاتٍ، اَلْمُكْثِرُ يَقُولُ: خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا، وَالْمُقِلُّ يَقُولُ: اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا، أَمَارَتُهُمْ أَمِتْ أَمِتْ، يَلْقَوْنَ سَبْعَ رَايَاتٍ، تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ مِنْهَا رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمُلْكَ، فَيَقْتُلُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا وَيَرُدُّ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أُلْفَتَهُمْ وَنِعْمَتَهُمْ وَقَاصِيَهُمْ وَدَانِيَهُمْ" (۱)

"آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے، ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے، (یعنی فتنوں کی کثرت وشدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے) لہٰذا تم اہل شام کو برا بھلا مت کہو؛ بلکہ ان میں جو بُرے لوگ ہیں ان کو برا بھلا کہو، اس لئے کہ اہلِ شام میں اولیاء بھی ہیں،

(۱) المعجم الأوسط: من اسمہ علی، حدیث: ۳۹۰۵، مجمع الزوائد، حدیث: ۱۲۴۱۰، علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے، اس میں ابن لہیعہ ہے اور یہ لین ہے، اور اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کرلے گی) جو انکی جماعت کو غرق کردے گا، (اس سیلاب کی بناء پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہوجائے گی کہ) اگر ان پر لومڑی حملہ کردے تو وہ بھی غالب ہوجائے گی، اسی (انتہائی فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے، اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا، (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ "**أَمِتْ أَمِتْ**" کہیں گے؟ تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے، ویسے "**أَمِتْ أَمِتْ**" کا معنی ہے اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو) مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے مدمقابل ہوگا، جس میں سے ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک وسلطنت کا طالب ہوگا (یعنی یہ لوگ ملک وسلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے) اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کردے گا، پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یگانگت الفت، نعمت وآسودگی لوٹادے گا اوران کے قریب ودور کو جمع کردے گا"۔

۱۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"**تَجِيءُ رَايَاتٌ سُودٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَتَخُوضُ الْخَيْلُ الدِّمَاءَ إِلَى ثُنَّتِهَا إِلَى أَنْ يُظْهِرُوْنَ الْعَدْلَ، وَيَطْلُبُوْنَ**

فَلَا يُعْطُوْنَهُ، فَيَظْهَرُوْنَ فَيُطْلَبُ مِنْهُمُ الْعَدْلَ. فَلَا يُعْطُوْنَهُ"۔(۱)

"مشرق کی جانب سے کالے جھنڈے آئیں گے، اور گھوڑے خون میں لت پت ہوں گے، یہاں تک کہ وہ عدل و انصاف کو غالب کریں گے، وہ لوگوں سے حق کا مطالبہ کریں گے، تو انہیں حق نہیں دیا جائے گا، وہ ان سے عدل و انصاف کا مطالبہ کریں گے تو وہ نہیں دیں گے"۔

۱۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تَخْرُجُ رَايَاتٌ سُودٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءَ"۔(۲)

"خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے انہیں کوئی نہیں روک سکے گا یہاں تک کہ بیت المقدس میں نصب ہوں گے"۔

۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ له: السُّفْيَانِي فِي عُمْقِ دِمَشْقَ، وَعَامَةُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ كَلْبٍ فَيَقْتُلُ حَتَّى يَبْقَرَ بُطُوْنَ النِّسَاءِ، وَيَقْتُلَ الصِّبْيَانَ، فَتَجْمَعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يُمْنَعُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ، وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَّةِ فَيَبْلُغُ السُّفْيَانِيَّ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ جُنْداً مِنْ جُنْدِهِ فَيَهْزِمُهُمْ، فَيَسِيْرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ

(۱) مسند ابی یعلی: مسند عبداللہ بن مسعود، حدیث: ۵۰۸۴، حسین سلم اسد نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے، علامہ بوصیری فرماتے ہیں: اسکو ابو یعلی موصلی نے روایت کیا ہے اور انہیں کے یہ الفاظ ہیں، ابوبکر بن أبی شیبہ، ابن ماجہ، حاکم نے دوسرے الفاظ میں طویل روایت کیا ہے اور ابن کثیر نے البدایۃ والنہایۃ: ۶/ ۲۴۶، مکتبۃ المعارف، بیروت میں بھی یہ روایت نقل کیا ہے۔

(۲) سنن الترمذی: باب، حدیث: ۲۲۶۹، امام ترمذی نے اس روایت کو غریب کہا ہے۔

بِمَنْ مَعَهُ إِذَا صَارَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ. فَلَا يَنْجُوا مِنْهُمْ إِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ"۔(۱)

"دمشق کی بستی پر ایک سفیانی شخص حملہ آور ہوگا جس کی عام طور اتباع کرنے والے قبیلۂ کلب کے لوگ ہوں گے، وہ عورتوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے گا اور بچوں کو قتل کرے گا، اس کے مقابلہ کے لئے قیس کے قبیلہ کے لوگ جمع ہوں گے، پھر وہ ان کو قتل کرے گا حتی کہ کسی ٹیلے کی گھاٹی ان کو بچا نہ سکے گی اور میرے اہل بیت میں سے سنگستان مدینہ میں ایک شخص ظاہر ہوگا اس سفیانی کو اس کی خبر پہنچے گی تو وہ اپنے لشکر میں سے ایک دستہ ان کے مقابلہ کے لئے روانہ کرے گا، وہ شخص ان کو شکست دے گا، اس پر سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر خود ان کے مقابلہ کے لئے چلے گا، یہاں تک کہ جب بیداء کے میدان پہنچے گا تو سب زمین میں دھنس جائیں گے اور ان میں سے کوئی شخص نہ بچے گا مگر صرف ایک شخص جو ان لوگوں کی خبر اپنی جماعت کو جا کر دے گا"۔

۱۴- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

"يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنْهُ، حَتَّى تَضِيقَ عَنْهُمُ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ، وَحَتَّى يُمْلَأَ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا، لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَأً يَلْتَجِئُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ

(۱) المستدرک: کتاب الفتن والملاحم، حدیث: ۸۵۸۶، حاکم نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور علامہ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ، وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، يَعِيْشُ فِيْهَا سَبْعَ سِنِيْنَ وَ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ، تَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ مِمَّا صَنَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ"(۱)

"ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو سخت مصیبت اور پریشانیوں میں مبتلا کرنے والی ایک بلا وآفت کا ذکر کیا جو اس امت کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی یہاں تک کہ کسی شخص کو کوئی ایسی پناہ گاہ نہیں ملے گی جہاں وہ اس آفت وبلا کی صورت میں رونما ہونے والے ظلم وستم سے پناہ حاصل کر سکے پھر جب ظلم وستم اور ناانصافی کا وہ دور اپنی حد کو پار کر جائے گا تو اللہ تعالی میری اولاد اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو کہ جو عدل وانصاف اور علم ودانائی میں یکتا ہوگا اور جو"مہدی" کے لقب سے ملقب ہوگا، امامت کے منصب سے سرفراز کرکے اس دنیا میں بھیجے گا، وہ شخص زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی ، اس سے آسمان والے بھی خوش ہوں گے یعنی فرشتے اور انبیا کرام کی روحیں اور تمام زمین کے رہنے والے بھی

(۱) **المستدرک: کتاب الفتن والملاحم**، حدیث: ۸۴۳۸، حاکم نے اس روایت کو **صحیح الاسناد** کہا ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی سند کو مظلم کہا ہے، علامہ بوصیری حاکم کے الفاظ میں اس روایت کے نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس روایت کے حاکم کے یہاں دوسرے طرق بھی موجود ہیں، اس روایت کو ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

راضی و مطمئن ہوں گے خواہ وہ کسی جنس اور نوع سے تعلق رکھتے ہوں، یہاں تک کہ جنگل کے جانور اور پانی کی مچھلیاں آسمان اپنی بارش کے قطروں میں سے کچھ باقی رکھے بغیر کثرت سے پانی برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی، یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے، وہ شخص یعنی مہدی اس خوشحال وکامرانی کے ساتھ سات برس یا آٹھ برس یا نو برس زندہ رہیں گے"۔ (ترجمہ از ترجمان السنۃ، الامام المہدی)

۱۵- ابوالوداک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا:

"وَاللهِ مَا يَأْتِي عَلَيْنَا أَمِيْرٌ إِلَّا وَهُوَ شَرٌّ مِنَ الْمَاضِيْ وَلَا عَامٌ إِلَّا وَهُوَ شَرٌّ مِنَ الْمَاضِيْ، قَالَ: لَوْلَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، لَقُلْتُ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: إِنَّ مِنْ أُمَرَائِكُمْ أَمِيْراً يَحْثِيْ الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا، يَأْتِيْهِ الرَّجُلُ فَيَسْأَلُهُ فَيَقُوْلُ خُذْ فَيَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَحْثِيْ فِيْهِ وبَسَطَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مِلْحَفَةً غَلِيْظَةً كَانَتْ عَلَيْهِ يَحْكِيْ صَنِيْعَ الرَّجُلِ ثُمَّ جَمَعَ إِلَيْهِ أَكْنَافَهَا قَالَ: فَيَأْخُذُهُ ثُمَّ يَنْطَلِقُ"(۱)

"بخدا! ہمارا جو بھی حکمران آتا ہے وہ پہلے سے بدتر ہوتا ہے اور ہر

(۱) مسند احمد: مسند أبی سعید الخدری، حدیث: ۱۱۹۵۹، شعیب الارنوؤط فرماتے ہیں کہ: اس کی سند مجالد بن سعید کی وجہ سے **ضعیف** ہے، اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں، اور یہ یہی مضمون **سند صحیح** کے ساتھ گذر چکا ہے۔ شواہد کی وجہ سے یہ روایت حسن لغیرہ ہے۔

آنے والا سال پچھلے سال سے بدتر ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا اگر میں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو میں بھی یہی کہتا لیکن میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے حکمرانوں میں ایک خلیفہ ہوگا، جو لوگوں کو شمار کئے بغیر خوب مال ودولت عطا کیا کرے گا۔ ایک آدمی اس کے پاس آ کر سوال کرے گا وہ اس سے کہے گا کہ اٹھالو، وہ ایک کپڑا بچھائے گا اور خلیفہ اس میں دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر مال ڈالے گا، نبی ﷺ نے اپنی موٹی چادر اتار کر اس کی کیفیت عملی طور پر پیش کر کے دکھائی، پھر اسے اکٹھا کرلیا اور فرمایا کہ وہ آدمی اسے لے کر چلا جائے گا''۔

۱۶- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" يَكُونُ اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ ، فَإِذَا رَاى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ، فَيُقَسِّمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي

عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ"(۱)

"ایک خلیفہ کی موت کے وقت لوگوں میں نئے خلیفہ کے متعلق اختلاف پیدا ہوجائے گا اس موقع پر ایک آدمی مدینہ منورہ سے بھاگ کر مکہ مکرمہ چلا جائے گا، اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اسے اس کی خواہش کے برخلاف اسے باہر نکال کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کرلیں گے، پھر ان سے لڑنے کے لئے شام سے ایک لشکر روانہ ہوگا جسے مقام بیدا میں دھنسا دیا جائے گا جب لوگ یہ دیکھیں گے تو ان کے پاس شام کے ابدال اور عراق کے عصائب (اولیاء کا ایک درجہ) آکر ان سے بیعت کرلیں گے۔ پھر قریش میں سے ایک آدمی نکل کر سامنے آئے گا جس کے اخوال بنوکلب ہوں گے، وہ مکی اس قریشی کی طرف ایک لشکر بھیجے گا جو اس قریشی پر غالب آجائے گا اس لشکر یا جنگ کو بعث کلب کہا جائے گا اور وہ شخص محروم ہوگا جو اس غزوے کے مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر موجود نہ ہوگا وہ مال و دولت تقسیم کرے گا اور نبی ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرے گا اور اسلام زمین پر اپنا خیمہ تن دے گا اور وہ آدمی سات سال تک زمین میں رہے گا ن پھر اس کا انتقال ہوجائے گا تو مسلمان اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے"۔

(۱) سنن ابوداؤد: ، کتاب المهدی، باب، حدیث: ۴۲۸۸، صحیح ابن حبان، باب إخباره ﷺ، حدیث: ۶۷۵۷، علامہ ابن القیم اس روایت کے تعلق سے فرماتے ہیں: اس کو امام احمد نے دولفظوں سے نقل کیا ہے، امام ابوداؤد نے ایک دوسرے طریق سے قتادة، عن أبی الخلیل، عن عبد الله بن الحارث عن ام سلمه اور ابو یعلی موصلی نے اپنی مسند میں قتادة عن صالح أبی الخلیل عن صاحب له، اور کبھی یوں کہا ہے: صالح عن مجاہد عن ام سلمه، یہ حدیث حسن ہے، اور اس جیسی حدیث کو صحیح بھی کہا جاسکتا ہے، المنار المنیف: ۱/ ۱۴۴۔
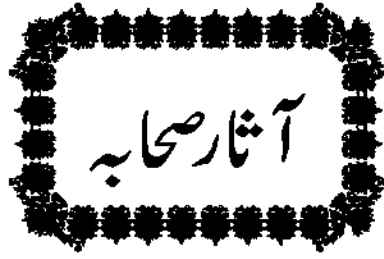
١٧- اور اسحاق کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے صاحبزادے امام حسن ؓ کی طرف دیکھ کر کہا:

"إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ، يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ، وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ، ثم ذكر قصة، يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا" (١)

"میرا بیٹا جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا سردار ہے، عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی ط کے نام پر (محمد) ہوگا، وہ باطنی سیرت یعنی اخلاق وعادات میں حضور ﷺ کے مشابہ ہوگا گو ظاہری شکل وصورت میں آپ کے مشابہ نہیں ہوگا اس کے بعد حضرت علی ؓ نے وہ جملے بیان کئے جن میں فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا"۔

١٨- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں:

(١) سنن ابوداؤد: کتاب المهدی، حدیث: ٤٢٩٠، محمد بن عبدالرحمن مبارکپوری تحفة الأحوذی: ٦/ ٤٠٣ میں فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے، ابواسحاق سبیعی نے حضرت علی ؓ کو دیکھا ہے، امام ابوداؤد نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد اس پر سکوت اختیار کیا ہے، ان کا سکوت اس حدیث کی صحت پر دلالت کرتا ہے۔

"إِنَّ هَذَا الدِّيْنَ قَدْ تَمَّ، وَإِنَّهُ صَائِرٌ إِلَى النُّقْصَانِ، وَإِنَّ أَمَارَةَ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَنْ تُقْطَعَ الْأَرْحَامُ، وَيُؤْخَذُ الْمَالُ بِغَيْرِ وَجْهِهِ، وَتُسْفَكُ الدِّمَاءُ، وَيَشْتَكِيْ ذُوالْقَرَابَةِ قَرَابَتَهُ، لَا يَعُوْدُ عَلَيْهِ بِشَيٍّ، وَيَطُوْفُ السَّائِلُ لَا يُوْضَعُ فِيْ يَدِهِ شَيْءٌ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَالِكَ، إِذْ خَارَتِ الْأَرْضُ خُوَارَ الْبَقَرِ، يَحْسَبُ النَّاسُ كَذَالِكَ كُلُّ أُنَاسٍ أَنَّها خَارَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ، فَبَيْنَمَا النَّاسُ كَذَالِكَ، إِذْ قَذَفَتِ الْأَرْضُ بِأَفْلَاذِ كَبِدِهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَا يَنْفَعُ بَعْدُ شَيْءٌ مِنْهُ لَا ذَهَبٌ وَلَا فِضَّةٌ"(۱)

''یہ دین مکمل ہو چکا اور اب یہ نقصان کی طرف جائے گا، جس کی علامت یہ ہوگی کہ قطع رحمی، لوگوں کا مال ناحق لینا اور خون بہانا عام بات ہو جائے گا، قرابت دار بیمار ہوگا؛ لیکن کوئی اس کی عیادت کرنے نہ جائے گا، سائل بار بار چکر لگائے گا؛ لیکن کوئی اس کے ہاتھ پر کچھ نہ رکھے گا، اس دوران زمین سے گائے کی آواز کی طرح آواز نکلے گی، تمام لوگ اس سوچ میں پڑ جائیں گے کہ اس سے پہلے بھی ایسا ہوا ہے؟ اسی اثناء میں زمین اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی ''سونے چاندی کے ستون'' نکال باہر پھینکے گی؛ لیکن اب یہ سونا چاندی کسی کو کچھ نفع نہ دے گا''۔

(۱) المستدرک علي الصحيحين، وأما حديث عقيل بن خالد، حديث: ۸۶۶۳، حاکم نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور علامہ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

مضامین احادیث کا خلاصہ

حضرت مہدی سے متعلق احادیث اور اس کے سند و متن پر نظر کرنے کے بعد مندرجہ ذیل نتیجہ نکلتا ہے:

۱- آخری زمانے میں حضرت مہدی کی خلافت حق ہے اور ان احادیثِ صحیحہ یا حسنہ کی روشنی میں اسکا انکار ممکن نہیں، اگر چہ اس تعلق سے بے شمار ضعیف احادیث بھی موجود ہیں، لیکن وہ تمام روایتیں بھی ''حضرت مہدی کی خلافت'' کے متعلق صحیح روایات کے ساتھ مفہوم میں شامل ہیں، اس طرح حضرت مہدی کی خلافت تواتر معنوی سے ثابت و محقق ہے۔

۲- ہاں یہ ضرور ہے کہ حضرت مہدی سے متعلق بہت ساری احادیث اور اس موضوع پر وارد شدہ آثار ضعیف یا موضوع ہیں، جن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، اس لئے اس تعلق سے روایتوں کی تحقیق و تفتیش بھی ضروری ہے۔

مرفوع، ثابت شدہ احادیث میں مہدی کی شخصیت کے خدوخال

ہمارے مذکورہ احادیث و آثار کی روشنی میں حضرت مہدی کی شخصیت کے یہ اوصاف اور خدوخال اور نقوش نمایاں نظر آتے ہیں:

۱) ان کا نام نبی کریم ﷺ کے نام کے موافق ہوگا، احادیث: ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶۔

۲) ان کے والد محترم کا نام نبی کریم ﷺ کے والد محترم کے نام کے مطابق ہوگا، احادیث: ۲۵، ۲۶۔

۳) یہ اہل بیت سے ہوں گے احادیث: ۱، ۴، ۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۳۱، ۳۳، ۳۴۔

۴) یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، حدیث: ۸۔

۵) ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک سیدھی اور بلند ہوگی، احادیث: ۴، ۳۰۔

۶) ایک ہی رات میں اللہ عزوجل ان میں امارت کی صلاحیت پیدا کردیں گے، حدیث: ۱۔

۷) ان کی خلافت سے پہلے روئے زمین پر ظلم وزیادتی عام ہوجائے گی، احادیث: ۴، ۲۰، ۲۶، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳۔

۸) وہ اپنی خلافت میں روئے زمین کو عدل وانصاف سے معمور کردیں گے، احادیث: ۴، ۵، ۸، ۲۰، ۲۶، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳۔

۹) ابن حبان کی رائے یہ ہے یہ مہدی وہی ہیں جن سے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی، حدیث: ۲۹۔

۱۰) یہ سات سال حکومت کریں گے، احادیث: ۴، ۶، بعض روایات میں شک کے ساتھ واقع ہوا ہے (سات یا آٹھ یا نو سال) ظاہر یہ ہے کہ یہ شک رواۃ کی وجہ سے واقع ہوا ہے، جس کو یقین پر محمول کریں گے، احادیث: ۳، ۵، ۳۱۔

۱۱) یہ آخری دور میں ان کو ولایت اور حکومت حاصل ہوگی، جب تک یہ بادشاہ نہ بنیں گے قیامت واقع نہ ہوگی، اگر دنیا کا (بالفرض) ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ عزوجل اس دن کو طویل کردیں گے جس میں وہ بادشاہت اور حکومت کریں گے، احادیث: ۳، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۳۰، ۳۳۔

۱۲) خراسان کی سمت سے کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے، احادیث: ۲، ۷۔

۱۳) اللہ عزوجل ان کو بارش سے سیراب کریں گے (آسمان اپنے قطرے برسائے گا) احادیث: ۵، ۸۔

۱۴) زمین (خوب) غلہ اگائے گی، احادیث: ۳، ۵، ۸۔

۱۵) مویشیوں کی کثرت ہوگی، حدیث: ۳۔

۱۶) امت کی کثرت ہوگی، حدیث: ۳۔

۱۷) ان کے دورِ خلافت میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہیں ملی ہوگی، حدیث: ۱۲۔

۱۸) وہ لوگوں کو برابر مال عطا کریں گے، حدیث: ۳۔

۱۹) وہ بغیر شمار کئے لپ بھر بھر کر لوگوں میں مال تقسیم کریں گے۔ احادیث: ۳۶، ۳۸۔

۲۰) وہ بغیر گنے اور شمار کئے مال عطا کریں گے، احادیث: ۳۶۔

۲۱) عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اوران کے پیچھے نماز پڑھیں گے،اس کا مطلب یہ ہے کہ دجال انہیں کے زمانہ میں نکلے گا،چونکہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے نزول کے بعد دجال کو قتل کریں گے،احادیث:۲۷،۳۴،۳۹۔

۲۲) ابوداؤدوغیرہ کی یہ رائے ہے کہ یہ ان بارہ خلفاء میں سے ہوں گے جن کے تعلق سے احادیث وارد ہوئی ہیں،حدیث:۴۰۔

۲۳) ابن حبان وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ جس لشکر کو زمین میں دھنساد یا جائے گا وہ وہی لشکر ہوگا جو حضرت مہدی سے قتال کرے گا،حدیث:۴۱۔

اس موضوع سے متعلق جو احادیث وروایات کسی درجہ میں قابل اعتبار واستناد ہیں،ان کا حاصل یہ ہے کہ اس دنیا کے خاتمہ سے پہلے آخری زمانے میں امت مسلمہ پر اس دور کے اربابِ حکومت کی طرف سے ایسے شدید وسنگین مظالم ہوں گے کہ اللہ کی وسیع زمین ان کے لئے تنگ ہو جائے گی،ہر طرف ظلم وستم کا دور دورہ ہوگا،اس وقت اللہ تعالیٰ اس امت میں سے "بعض روایات کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی نسل سے ایک مرد مجاہد کو کھڑا کرے گا،اس کی جدو جہد کے نتیجہ میں ایسا انقلاب برپا ہوگا کہ دنیا سے ظلم وناانصافی کا خاتمہ ہوجائے گا،ہر طرف عدل وانصاف کا دوردورہ ہوگا،نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت غیر معمولی برکات کا ظہور ہوگا،آسمان سے ضرورت کے مطابق بھر پور بارشیں ہوں گی،اور زمین سے غیر معمولی اور خارق عادت پیداوار ہوگی،جس مرد مجاہد کے ذریعہ اللہ تعالیٰ یہ انقلاب برپا فرمائے گا (بعض روایات کے مطابق اس کا نام محمد اور اسکے والد کا نام عبداللہ ہوگا،مہدی اس کا لقب ہوگا) اللہ تعالیٰ ان سے بندوں کی ہدایت کا کام لے گا۔(معارف الحدیث:۶/۱۶۷)

خلیفہ مہدی کا انکار کرنے والے

خلیفہ مہدی کا بہت سے لوگوں نے انکار کیا ہے، انکار مہدی کی دو وجہ ہیں:

۱- بعض لوگوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کی فکر سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس کے ذریعے بادشاہت اور سلطنت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے، چنانچہ زمانۂ قدیم ہی سے یہ فکر پنپتی رہی ہے، چنانچہ مختار بن ابوعبید ثقفی نے محمد بن حنفیہ کے مہدویت کا دعویٰ کیا تھا، اس کے در پردہ وہ سلطنت اور ریاست کے حصول کا متمنی تھا۔

محمد بن عبداللہ نفس الزکیۃ نے بھی مہدویت کا دعویٰ کیا تھا، اور اس نے اپنے لئے حکومت کا دعویٰ کیا تھا، منصور عباسی نے بذاتِ خود اس سے جنگ کی تھی اور وہ اپنے بیٹے کی مہدویت کا مدعی تھا، اور احادیث سے اسی کو مراد لیتا تھا، اس طرح بے شمار لوگوں نے دنیا کے مختلف گوشوں اور کونوں میں مہدویت کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ اس طرح کے لوگوں نے فکرِ مہدی کے ذریعہ حکومت وسلطنت اور مقاصد ومطامع کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔

۲- اس کے علاوہ فکرِ مہدوی کے ذریعے بہت سے لوگوں نے اپنے مطامع اور مطالب کے حصول کے لئے صحیح روایات کے ساتھ بہت ساری ضعیف اور کمزور موضوع روایتوں کو بھی گڑھ لیا، جس کا حقیقت سے دور دور تک تعلق نہیں جس کی وجہ سے بہت ساروں نے فکر مہدی کا ہی انکار کر دیا۔

بہت سارے لوگوں نے صرف اس وجہ سے کہ فکر مہدویت کی وجہ سے بہت سارے فتنے اور جھگڑے رونما ہو رہے ہیں اور ہر مدعی اپنے کو مہدی ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے تو انہوں نے بجائے اس کے کہ خلیفہ مہدی کے تعلق سے صحیح اور سقیم روایتوں کی تنقیح وتشریح اور تطبیق کرتے انہوں نے سرے سے ان روایات کا ہی انکار کر دیا۔

منکرینِ مہدی کے شبہات

۱) خلیفہ مہدی کے تعلق سے روایات کو امام بخاری و مسلم نے روایت نہیں کیا:

جنہوں نے خلیفہ مہدی کی فکر کا انکار کیا ہے، انہوں نے یہ کہا ہے کہ امام بخاری و مسلم نے حضرت مہدی کے تعلق سے روایتوں کا ذکر نہیں کیا ہے:

چنانچہ رشید رضا مصری کہتے ہیں:

"لم یعتد الشیخان بشيء من روایاتها" (۱)

''حضرت مہدی سے متعلق روایات کا شیخین نے کوئی اعتبار نہیں کیا ہے''۔

اسی طرح سعد محمد حسن نے اپنی کتاب **"المهدية في الإسلام"** میں اسی طرح کی بات کہی ہے اور انہوں نے شیخین کے حضرت مہدی سے متعلق روایات کے نہ ذکر کرنے کو ان روایتوں میں علت پر محمول کیا ہے، لیکن یہ بات درست اور صحیح نہیں، چند ایک امور کی وجہ سے:

۱- شیخین نے تمام صحیح احادیث کا نہ احاطہ کیا ہے اور نہ احاطہ کرنے کا انہوں نے دعوی کیا ہے، چنانچہ امام بخاری فرماتے ہیں: **"ما أدخلت في كتاب الجامع إلّا ما صح وتركتُ من الصحاح لحال الطول"** (۱) ''میں نے جامع میں صحیح روایتوں کو لایا ہے اور بہت ساری صحیح روایتوں کو طوالت کے خوف کی وجہ سے ترک کردیا ہے''۔

---

(۱) تفسیر المنار: ۹/ ۴۹۹

(۲) مقدمة ابن الصلاح مع التقييد والإيضاح: ۲٦

۲- اس کے علاوہ بے شمار احادیث وروایات ہیں جن سے علماء نے استدلال کیا ہے اوراس پر عمل پیرا ہوئے ہیں، حالانکہ وہ روایات صحیحین میں موجود نہیں ہیں، یہاں تک امورعقائد میں بھی غیر صحیحین کی روایتوں پر عمل کیا ہے، چنانچہ عشرہ مبشرہ کے متعلق روایت، اوروہ حدیث جس میں مومن کی جان ایک پرندہ کی شکل میں جنت میں لٹکے ہوئے ہونے کی بات آئی ہے، اور حضرت براء بن عازب کی احوال قبر سے روز محشر تک اٹھائے جانے سے متعلق روایت اور وزن اعمال سے متعلق روایت وغیرہ، یہ بات غلط ہے کہ شیخین کا حضرت مہدی سے متعلق روایات کا اپنی کتابوں میں نہ لانا یہ صرف ان احادیث کے غیر صحیح ہونے پر کیسے دلالت کرے گا؟

۳- ان کا یہ شبہ درست ہی نہیں کہ حضرت مہدی سے متعلق روایات کا شیخین نے تذکرہ ہی نہیں کیا، بلکہ صحیحین میں حضرت مہدی سے متعلق روایات ہیں گرچہ وہ صریح اورواضح نہیں ہیں، لیکن دوسری روایات اس پر دال ہیں کہ صحیحین میں ذکر کردہ روایتوں میں حضرت مہدی ہی مراد ہیں۔

۲) کیا خلیفہ مہدی سے متعلق روایات وجود مہدی کا انکار کرتی ہیں؟

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ بعض روایتیں خلیفہ مہدی سے متعلق روایتوں سے معارض ہیں، مثلا حدیث: "**لا مهدى إلا عيسى بن مريم**" (مہدی تو حضرت عیسی ہیں):

ا۔ لیکن یہ حدیث ہی صحیح نہیں ہے، لہٰذا اس تعلق سے روایت سے انکار ممکن نہیں۔

۲۔ اگر اس حدیث کو صحیح مان بھی لیتے ہیں تو خلیفہ مہدی کے متعلق واردشدہ روایتیں جن میں حضرت مہدی کا حضرت عیسی علیہ السلام کے علاوہ ہونا بتلایا گیا ہے ان کو باطل نہیں قرار دیا جاسکتا ہے، ہاں البتہ روایتوں کے درمیان تطبیق ممکن ہے یوں کہیں گے: "**لا مهدى في الحقيقة سواه، وإن كان غيره مهديا**" یعنی حقیقت میں مہدی (ہدایت یافتہ) حضرت عیسی علیہ السلام ہیں، اگرچہ دوسرے بھی مہدی ہوسکتے ہیں۔ جیسے یوں کہا جاتا ہے: "**لا علم إلا ما نفع، ولا مال إلا ما**

وفی وجه صاحبه" مال تو وہ ہے جو نفع بخش ہو (غیر نفع بخش کو مال نہیں کہیں گے، مال وہ ہے جو صاحب مال کی عزت کو بچائے وغیرہ)۔(۱)

۳۔ اس حدیث کی ایک توجیہ حضرت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بیان فرمائی ہے کہ:
یہ توجیہ القاء ربانی سے لکھتا ہوں کہ اس قسم کے الفاظ جہاں کہیں استعمال ہوں، اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں آپس میں بہت زیادہ متحد ہیں اور یہ اتحاد کبھی حقیقت کے اعتبار سے ہوتا ہے اور کبھی اس اعتبار سے کہ یہ دونوں چیزیں زمانے کے لحاظ سے قریب قریب ہیں، اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ مہدی اور عیسیٰ زمانے کے اعتبار سے قریب قریب ہوں گے، خلاصہ یہ ہے کہ حضرت خلیفہ مہدی کے بعد ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔

۴۔ اس حدیث کی ایک اور توجیہ بیان کرتے ہوئے حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> "میرے نزدیک توجیہ حدیث کی یہ ہے کہ یہ ترکیب مستعمل ہوتی ہے کمال تشابہ کے لئے، پس مطلب یہ ہے کہ ان دونوں بزرگوں میں باعتبار صفات کمال کے ایسا تشابہ ہوگا کہ گویا حضرت خلیفہ مہدی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں"۔(۲)

۳) خلیفہ مہدی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی نسل سے بیک دفعہ کیسے ہوں گے؟

اس کا جواب دیتے ہوئے علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:

> **"ویمکن الجمع بأنه لا مانع من أن یکون ذریته صلی الله علیه وسلم وللعباس فیه ولادة من جهة أن أمهاته عباسیة ، والحاصل أن للحسن فیه الولادة العظمی؛ لأن أحایث کونه من ذریته أکثر وللحسین فیه ولادة أیضا وللعباس فیه ولادة**

(۱) المنار المنیف: ۱۴۸ (۲) اسلام میں امام مہدی کا تصور: ۳۹

أیضا، ولا مانع من اجتماع ولادات المتعددین فی شخص واحد من جہات مختلفۃ"(۱)

"ان مختلف روایت کو اس طرح جمع کرنا ممکن ہے کہ خلیفہ مہدی (اصالۃ) تو حضور اکرم ﷺ کی ذریت میں سے ہوں گے اور (تبعا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے بھی، اس اعتبار سے ہوں گے کہ ان کی مائیں عباسی ہوں گے، خلاصہ یہ ہے کہ ان کے سلسلہ نسب میں زیادہ حضرت حسن کی نسبت نمایاں ہوگی؛ اس لئے اس قسم کی روایات زیادہ ہیں، اس کے بعد حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ولادت بھی اس میں شامل ہوگی اور ایک ہی شخص میں مختلف جہات سے متعدد ولادتوں کا جمع ممکن ہے"۔

علامہ ابن حجر ہیثمی رحمہ اللہ کے جواب کو آسان لفظوں میں یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ ایک آدمی کئی آدمیوں کی اولاد ہوسکتا ہے مثلا ایک شخص کے سلسلۂ نسب میں اس کے آباؤ واجداد میں سے کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا جو مثلا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے خاندان میں سے تھی، اس کے یہاں جو اولاد ہوئی اس نے حضرت حسین کے خاندان میں سے کسی عورت کے ساتھ نکاح کرلیا، پھر اس کے یہاں جو اولاد ہوئی اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خاندان میں سے کسی عورت کے ساتھ نکاح کرلیا، پھر اس کے یہاں جو اولاد ہوئی اس نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ساتھ مناکحت کا تعلق کرلیا اور ظاہر ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اس طرح خلیفہ مہدی کے نسب کی روایات میں کوئی تعارض اور اختلاف باقی نہیں رہتا۔

جب کہ اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

"وأما ما رواہ الدار قطنی فی الأفراد عن عثمان رضی اللہ عنہ

---

(۱) القول المختصر: ۲۳

المهدی من ولد العباس عمی فمع ضعف إسناده محمول على المهدی الذی وجد من الخلفاء العباسية أويكون للمهدی الموعود أيضا نسبة نسبية إلى العباسية"(۱)

"باقی رہی وہ روایت جس کو دارقطنی نے افراد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مہدی میرے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے تو اس کی سند ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ یہ روایت خلفاءِ عباسیہ میں سے خلیفہ مہدی پر محمول ہے یا پھر مہدی موعود کی بھی نسبی طور پر بنوعباس کی طرف نسبت ہوگی"

گویا ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کے تین جواب دیئے ہیں:

۱- اس کی روایت کی سند ضعیف ہے۔

۲- اس کا محمل خلیفہ مہدی عباسی ہے۔

۳- یہ بھی ممکن ہے کہ مہدی موعود کے نسب نامے میں عباسی خاندان کا کوئی فرد ہو۔

۴) کیا حضرت خلیفہ مہدی سے متعلق تمام روایات ضعیف ہیں؟

ابن خلدون نے حضرت خلیفہ مہدی سے متعلق تمام روایتوں کی تضعیف کی کوشش کی ہے (حضرت مہدی سے متعلق احادیث کی تشریح کے سلسلہ میں یہ ذکر کردینا بھی مناسب ہے کہ آٹھویں صدی ہجری کے محقق اور ناقد وبصیر عالم ومصنف ابن خلدون مغربی نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "مقدمہ" میں مہدی سے متعلق قریب قریب ان سبھی روایات کی سندوں پر مفصل کلام کیا ہے جو اہل سنت والجماعت کی کتب حدیث میں روایت کی گئی ہیں اور قریباً سبھی کو مجروح اور ضعیف قرار دیا ہے اگرچہ بعد میں آنے والے محدثین نے ان کی جرح وتنقید سے پورا اتفاق نہیں کیا ہے؛ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ابن خلدون کی اس جرح وتنقید نے مسئلہ کو قابلِ بحث وتحقیق بنادیا ہے، **والمسئول من الله**

(۱) مرقاۃ المفاتیح: ۱۰/ ۱۷۵

تعالی ، هداية الحق و الصواب(۱) اور انہوں نے اپنے کلام کی بنیاد علماء جرح وتعدیل کے اس اصول پر رکھی ہے۔"**إن الجرح مقدم علی التعدیل**" پھر حضرت مہدی سے متعلق بعض روایات پر طعن کو ذکر کیا ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ محدثین یہ کہتے ہیں: جہاں محدثین یہ کہتے ہیں: "**إن الجرح مقدم علی التعدیل**" اس سے وہ علی الاطلاق یہ مراد نہیں لیتے کہ جرح تعدیل پر مقدم ہے، بلکہ جرح اور قدح کے تعلق سے بھی یہ کہتے ہیں کہ وہ واضح ہو؛ کیوں بسا اوقات وہ علت ایک شخص پر جرح کی وجہ بن سکتی ہے اور دوسرے کے پاس نہیں بن سکتی۔

چنانچہ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ھیں:

"الجرح مقدم علی التعدیل و أطلق ذلک جماعة، ولکن محله إن صدر مبینا من عارف بأسبابه، لأنه إن کان غیر مفسر لم یقدح فیمن ثبتت عدالته وإن صدر من غیر عارف بالأسباب لم یعتبر به أیضا، فإن خلا المجروح عن التعدیل قُبل الجرح فیه مجملا غیر مبین السبب إذا صدر عن عارف علی المختار" (۲)

"جرح تعدیل پر مقدم ہوتی ہے، اس بات کو ایک جماعت نے مطلقا کہا ہے، لیکن اس کا محل اور موقع یہ ہے کہ یہ جرح کے اسباب کے جانکار سے صادر ہوئی ہو، اس لئے کہ اگر جرح غیر واضح ہوگی تو جس کی عدالت ثابت ہو اس کے حق میں کسی طرح ردو قدح کی باعث نہیں ہوگی، اگر یہ جرح کسی اسباب کے غیر جانکاری کی طرف سے ہو تو یہ بھی معتبر نہیں ہوگی، اگر مجروح شخص تعدیل سے خالی ہو تو بغیر سبب کے بیان کئے ہوئے اس کے متعلق جرح مقبول ہوگی، جب کہ یہ جرح،

(۱) معارف الحدیث: ۸/۲۱، دارالاشاعت، کراچی پاکستان

(۲) **نزهة النظر**: ۷۵

جرح کے اسباب کے جانکار کی طرف سے ہو، یہ قول مختار ہے''

اسی طرح کسی راوی سے متعلق جرح وارد ہو تو ہر جرح روایت کو ساقط الاعتبار نہیں بناتی، بلکہ بعض جرح شدید ہوتی ہے جس کی وجہ سے روایت کو ترک کرنا ضروری ہوتا ہے، اور بعض جرح اس طرح نہیں ہوتی، بلکہ راوی بعض معتبرین کے یہاں وہ اس جرح سے متصف نہیں ہوتا تو اس کی روایت قابل استدلال ہو جاتی ہے۔

چونکہ جرح شدید جو راوی میں اس کے دین اور عدالت میں تہمت، یا بہت زیادہ سی ءالحفظ ہونے، یا فاحش الخطا ہونے کی وجہ سے ہو تو اس وقت اس کی روایت قابل ترک ہوگی، اس کی روایت سے استدلال نہیں کیا جائیگا اور نہ وہ روایت قابل اعتبار ہوگی۔

چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فكل من كان متهما في الحديث بالكذب أو كان مغفلا يخطئ الكثير فالذي اختار أكثر أهل الحديث من الأئمة أنه لا يشتغل بالرواية عنه" (۱)

"اور جو شخص حدیث کے سلسلے میں دروغ گوئی سے متہم ہو، یا وہ شخص غافل ہو غلطیاں بے شمار کرتا ہو، اکثر محدثین کا اس سلسلے میں قول مختار یہ ہے کہ اس سے روایت کا شغل نہ رکھا جائے''

ہاں اگر جرح شدید نہ ہو، یعنی راوی سی ءالحفظ اور غیر فاحش، یا مدلس ہونے یا آخری عمر میں اختلاط کی وجہ سے اس میں ضعف درآیا ہو، اس کی روایت معتبر اور قابل روایت ہوتی ہے، اگر اس روایت کو اس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص روایت کرے یا کوئی روایت اس کے ہم معنی ہو تو اس سے معلوم ہو جائے گا کہ اس کو اس روایت میں وہم نہیں ہوا ہے۔

چنانچہ علامہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

"ومتى توبع السيء الحفظ بمعتبر كأن يكون فوقه أو مثله لا

---

(۱) العلل للترمذی مع السنن: ۱۰/ ۴۸۳

دونه كذا المختلط الذى لم يتميز والمستور والإسناد المرسل وكذا المدلس إذا لم يعرف المحذوف منه صار حديثهم حسنالا لذاته بل وصفه بذلك باعتبار المجموع من المتابع والمتابَع، لأن مع كل واحد منهم احتمال كون رواياته صوابا أو غير صواب على حد سواء، فإذا جاءت من المعتبرين رواية موافقة لأحدهم رجح أحد الجانبين من الاحتمالين المذكورين، ودلّ ذلك على أن الحديث محفوظ فارتقى من درجة التوقف إلى درجة القبول"(۱)

"اگر سیء الحفظ کا کوئی معتبر متابع مل جائے جو درجے میں اس سے برتر یا اس کے مثل ہو یا اس سے کم تر ہو، اسی طرح وہ مختلط شخص غلط اور صحیح کے مابین تمیز نہ کر سکے، اور مستور الحال، سند مرسل، اسی طرح مدلس جب کہ اس کے حذف کردہ حصہ کا علم نہ ہو تو ان کی حدیث حسن لذاتہ ہو جاتی ہے؛ بلکہ اس کو اس کے متصف کرنا متابع اور متابَع کے مجموعہ سے ہوتا ہے، کیوں کہ ان میں سے ہر ایک کی روایت کے تعلق سے خطاء اور صواب کا احتمال برابر ہے، جب معتبر لوگوں سے روایت ان سے کسی کی موافقت میں آتی ہے تو دونوں احتمالوں میں سے ایک جانب کو راجح قرار دیا جائے گا، اس سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ حدیث محفوظ ہے، یہ درجہ توقف سے درجہ قبول تک پہنچ چکی ہے"

ابن خلدون کی رائے کے متعلق احمد شاکر فرماتے ہیں:

"لم يحسن قول المحدثين، الجرح مقدم على التعديل،

(۱) نزهة النظر:۲۶

ولو اطلع علی أقوالهم و فقهه ما قال شيئا مما قال"(۱)

اس لئے بے شمار علماء نے ابن خلدون کی رائے کا رد کیا ہے جن میں علامہ صدیق حسن خان نے "**الإذاعة لما كان وما يكون بين يدى الساعة**" میں، شیخ الحدیث شمس الحق عظیم آبادی نے "**عون المعبود**" میں، اور شیخ العلامۃ عبدالرحمن المبارکفوری نے "**تحفة الأحوذی**" میں "**باب المهدی**" کے تحت، اور شیخ محدث احمد شاکر نے مسند امام احمد پر اپنی تعلیقات میں، شیخ محمد ناصر الدین الالبانی نے "**فضائل الشام ودمشق**" پر اپنی تخریج میں، اور شیخ عبداللہ بن محمد الصدیق نے کتاب "**إبراز الوهم المكنون**" میں، کیا ہے، حضرت حکیم الامت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے ایک خاص مستقل رسالہ اس عنوان میں تصنیف فرمایا۔

اور ابن خلدون نے حضرت مہدی سے متعلق چند احادیث کا تذکرہ کیا ہے، ان کے تمام روایتوں کی تضعیف کی کوشش کے باوجود بعض روایتوں کی صحت کو تسلیم کرنا پڑا ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں:

" **فهذه جملة الأحاديث التى خرجها الأئمة فى شأن المهدى وخروجه آخر الزمان وهى كما رأيت لم يخلص منها من النقد إلا القليل والأقل منه**"(۲)

۵) کیا خلیفہ مہدی سے متعلق تمام روایات شیعہ کی وضع کردہ ہیں؟

بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفہ مہدی سے متعلق واردشدہ روایات یہ تمام کی تمام شیعہ کی وضع کردہ ہیں، یا کم از کم ان روایات میں شیعیت کی تہمت سے متصف شخص پایا جاتا ہے، اس لئے اس کی روایات قابل قبول نہیں، چونکہ وہ اس کی بدعت کی تائید کرتے ہیں۔

(۱) مسند احمد بتحقيق أحمد شاكر: ۵/۱۹۷

(۲) تاريخ ابن خلدون، المقدمة: ۱/۵۷۴

لیکن شبہ صحیح نہیں۔ چنانچہ علامہ ذہبی نے ابان بن تغلب کے ترجمہ میں فرمایا ہے: **"شيعي جلد لكنه صدوق، فلنا صدقه وعليه بدعته"** یہ پکے شیعہ ہیں، لیکن صدوق ہیں، ہمارے لئے ان کی صداقت ہے اور ان کے لئے ان کی بدعت ہے، پھر ان کی امام احمد سے توثیق نقل کی ہے، پھر فرمایا ہے:

" فلقائل أن يقول: كيف ساغ توثيق مبتدع، وحدّ الثقة: العدالة والإتقان، فكيف يكون عدلا وهو صاحب بدعة، وجوابه أن البدعة على ضربين، فبدعة صغرى كغلو التشيع أو التشيع بلا غلو، فهذا كثير في التابعين وتابعيهم مع الدين والورع والصدق، فلو رد حديث هؤلاء لذهب جملة الآثار النبوية، وهذه مفسدة بينة ثم بدعة كبرى كالرفض الكامل والغلو فيه والحط على أبي بكر وعمر رضى الله عنهما والدعاء إلى ذلک، فهذا النوع لا يحتج بهم ولا كرامة أيضا، فما استحضر الآن في هذا الضرب رجلا صادقا ولا مأمونا، بل الكذب شعارهم والتقية والنفاق دثارهم فكيف يقبل نقل من هذا حاله حاشا وكلا" (۱)

"کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ: بدعتی کی توثیق کیسے کی جاسکتی ہے؟، ثقہ ہونے کی تعریف میں عدالت اور اتقان شامل ہے، تو یہ عادل کیوں کر ہوگا؟ یہ تو بدعتی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں: ایک بدعتِ صغری جیسے شیعیت جو بلا غلو کی تشیع ہو، تو اس طرح کا معاملہ تابعین اور تبع تابعین میں ان کی دینداری اور ورع وتقوی اور صدق وسچائی کے ساتھ بہت زیادہ ہے، اگر ان حضرات

(۱) میزان الاعتدال: ۱/۵

کی احادیث کو رد کیا جاتا ہے تو تمام احادیث نبویہ ختم ہو جائیں گی، یہ بہت بڑا نقصان ہے، دوسری قسم بدعتِ کبری ہے، جیسے رافضیتِ کاملہ اور اس سلسلے میں غلو، حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی شان کو گھٹانا اور اس کی دعوت دینا، تو اس قسم کے لوگوں کی روایتیں قابل احتجاج اور قابل تکریم نہیں ہوں گی، جب اس قسم کے لوگوں میں کوئی شخص صادق اور مامون نہیں رہا، بلکہ دروغ گوئی اور کذب بیانی ان کا اوڑھنا بچھونا ثابت ہوئی تو کیسے ان کی روایتیں قابل نقل ہو سکتی ہیں، یہ نہایت بعید تر بات ہے"۔

علامہ ابن حجر نے تہذیب میں فرمایا ہے:

"فالتشيع في عرف المتقدمين هو اعتقاد تفضيل علي ﷛ على عثمان ﷛ وأن عليا ﷛ كان مصيبا في حروبه وإن مخالفه مخطئ مع تقديم الشيخين وتفضيلهما وربما اعتقد بعضهم أن عليا أفضل الخلق بعد رسول الله ﷺ، وإذا كان معتقد ذلك ورعا دينا صادقا مجتهدا فلا ترد روايته بهذا لا سيما إن كان غير داعية، وأما التشيع في عرف المتأخرين فهو الرفض المحض فلا تقبل رواية الرافضي الغالي، ولا كرامة" (۱)

"متقدمین کے عرف میں شیعیت کا مطلب حضرت علی ﷛ کا حضرت عثمان ﷛ پر فضیلت اور حضرت علی ﷛ کو اپنی جنگوں میں صحیح ٹھہرانا اور ان کے مخالفین کو غلط کہنا، البتہ شیخین کی تقدیم اولیت اور فضیلت ان کو مسلم ہوتی ہے، بلکہ بعض تو یہ عقیدہ رکھتے

(۱) تهذيب التهذيب: ۱/ ۹۳

ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام مخلوق پر فضیلت رکھتے ہیں، اگر اس قسم کا اعتقاد رکھنے والا متورع، دیانت دار، صادق، مجتہد ہو تو اس کی روایت اس کی وجہ سے مردود نہیں ہوگی، خصوصا جب کہ وہ اس کا داعی نہ ہو، متاخرین کے یہاں شیعیت کا مطلب مطلقا رافضیت ہوتا ہے، غالی رافضی کی روایت قابل قبول نہ ہوگی اور نہ وہ تکریم کے قابل ہوگا''

مہدی سے متعلق اکثر راوی تشیع سے خالی ہیں:

گذشتہ بحث سے پتہ چلا کہ جس راوی پر بدعت کی تہمت ہو اگر وہ شخص ثقہ، ضابط ہو ائمہ جرح وتعدیل کے یہاں تو اس کی روایت راجح قول کے مطابق قبول ہوگی، اس کے باوجود حضرت مہدی سے متعلق تمام روایات میں تشیع کی تہمت سے متصف لوگ نہیں ہیں، صحیح اور ثابت روایات جن کی تعداد ۴۵ ہیں، ان میں سے گیارہ روایات میں اس کے رجال تشیع کی تہمت سے متصف ہیں، سات مرفوع روایتیں ہیں اور تین آثار ہیں۔ اور جن روایتوں میں حضرت خلیفہ مہدی کا صریحا تذکرہ ہے ان آٹھ روایتوں میں سے دو روایتوں میں تشیع کی تہمت سے متصف لوگ ہیں۔

روایات

۱) حدیث: ۲، **"إذا أقبلت الرايات السود من خراسان فأتوها من خراسان فأتوها فإن فيها خليفة الله المهدى"** اس روایت میں حنان بن سدیر ہے، ان کے متعلق دارقطنی فرماتے ہیں: **"إنه من شيوخ الشيعة"** لیکن یہ روایت دوسرے طرق سے بھی منقول ہے۔

۲) حدیث: ۷، اس روایت کے بعض طرق میں عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی ہیں، ان پر تشیع کی تہمت ہے؛ لیکن عبدالرزاق یہ وہ جلیل امام ہیں جن کو ان کے روایتوں کے تعلق سے متہم نہیں کیا گیا، محمد بن اسماعیل فرازی نے سنا کہ احمد و یحی

نے عبدالرزاق کی روایت کوترک کیا، ان کی موسم حج میں ابن معین سے ملاقات ہوئی تو اس کا تذکرہ تو انہوں نے فرمایا: "**یاأبا صالح لو ارتد عبد الرزاق ما ترکنا حدیثه**" اس کے باوجود عبدالرزاق غالی نہیں تھے۔

۳) حدیث: ۲۰، اس میں ابونعیم بن الفضل بن دکین ہیں، اور ان کے متعلق علامہ ذہبی نے فرمایا: "**حافظ حجة من غیر غلو ولا سبة**" اس روایت کے اور ایک راوی "**قطر بن خلیفه المخزومی**" ہیں، جن پر شیعیت کی تہمت ہے، لیکن وہ بھی ثقہ ہیں، اور اس روایت کے ہم معنی دوسری روایتیں ابن مسعود اور ابوسعید خدری کی روایتوں میں بھی آچکے ہیں۔ (۲۶، ۳، ۵، ۳۱، ۳۲)

۴) حدیث: ۲۵، اس میں عبیداللہ بن موسیٰ ثقہ شیخین کے رجال میں سے ہیں، ان پر تشیع کی تہمت ہے، لیکن اس روایت کے دوسرے طرق میں جس کو ابونعیم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اس میں عبیداللہ بن موسیٰ نہیں ہیں، لیکن ان روایتوں میں قطر بن خلیفہ ہیں جن پر تشیع کی تہمت ہے، لیکن انہوں نے تن تنہا اس روایت کو نقل نہیں کیا، بلکہ زائدۃ بن قدامۃ نے ان کی متابعت کی ہے۔

۵) حدیث: ۲۶، اس روایت میں عبیداللہ بن موسیٰ اور فطر بن خلیفہ ہیں، اور یہ دونوں ابوداؤد کی سند میں ہیں، لیکن ابن حبان کی سند میں ان دونوں میں کوئی بھی نہیں، اور نہ ان کے علاوہ کوئی تشیع کی تہمت سے متصف ہے۔

۶) حدیث: ۳۲، اس میں عوف بن اعرابی ہیں، اور وہ ثقہ اور شیخین کے رجال میں سے ہیں، ان پر تشیع کی تہمت ہے، اس کے باوجود وہ ثقہ ہیں اور قابل استدلال ہیں، اس کے باوجود وہ تن تنہا نہیں ہیں، بلکہ یہ روایت مختلف طرق سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (حدیث: ۴، ۵، ۳۱ وغیرہ)

۷) حدیث: ۳۳، اس میں بھی عوف الأعرابی ہیں، لیکن اس روایت کے معنی بھی دیگر دوسری روایتوں میں وارد ہوئے ہیں۔

متقدمین ومتاخرین علماء کی کتابوں میں

بہت سارے علماء نے فتن وآ ثار قیامت وغیرہ کے تحت خلیفہ مہدی کا تذکرہ کیا ہے:

۱- عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیر ی

ابوبکر صنعانی نے ۲۱۱ھ میں وفات پائی ،مشہور مصنف ،مصنف عبدالرزاق کے مولف ہیں، انہوں نے اپنے مصنف میں ایک مستقل باب **"باب المہدی"** سے متعلق باندھا ہے، اس میں گیارہ حدیثیں بعض مرفوع اور موقوف ذکر کی ہیں۔

۲- نعیم بن حماد بن معاویہ بن الحارث الخزاعی:

انہوں نے **"کتاب الفتن"** نام سے کتاب لکھی ہے، جس میں انہوں احادیث مہدی میں سے مرفوع، موقوف ، مقطوع ، لوگوں کے اقوال اور اہل کتاب وغیرہ کی روایات بھی جمع کردی ہیں، اس موضوع پر یہ بہت بڑا مرجع ہے، امام سیوطی کی **"العرف الوردی"** بھی تقریبا اسی سے ماخوذ ہے۔

انہوں نے اپنی کتاب میں مختلف ابواب خلیفہ مہدی سے متعلق قائم کئے ہیں، ان کے نام ونسب، ان کی صفت وتعریف، اوران کی سیرت وعدل ، اوران کے زمانے کی سرسبزی وشادابی، اوران کے علامات ونشانیاں، اوران سے بیعت کا ہونا اوران کی جنگ، اوران کی حکومت کی مدت وغیرہ، ہر باب کے تحت احادیث وآ ثار بھی ذکر کئے ہیں۔

اس کتاب پراعتماد کی جہاں تک بات ہے تو مؤلف کتاب سے امام بخاری نے مقرونا روایت کیا ہے، اور امام نسائی کے علاوہ باقی لوگوں نے ان سے روایتیں لی ہیں۔ان کو امام احمد، ابن معین، عجلی نے ثقہ کہا ہے، لیکن یہ کثیر الاوہام ہیں، انہوں نے اپنی اس کتاب خلیفہ مہدی سے متعلق اکثر ضعیف روایتوں کو ذکر کیا ہے، جس کے روایت

کرنے میں وہ منفرد ہیں۔

۳- ابوبکر بن شیبہ:۔

یہ صاحبِ مصنف کبیر ہیں جو ''مصنف ابن ابی شیبہ کے نام سے معروف ہے، انہوں نے اپنی کتاب میں امام مہدی سے متعلق تمام ۱۶ روایتیں ذکر کی ہیں۔

۴- ابن ماجہ

محمد بن یزید الربعی القزوینی متوفی ۲۷۳ھ، جو صاحب سنن معروف ہیں، انہوں نے کتاب الفتن میں ''باب خروج المہدیؑ'' کے نام سے باب باندھا ہے، اور سات حدیثیں ذکر کی ہیں۔

۵- ابوداؤد

سلیمان بن اشعث السجستانی متوفی ۲۷۵ھ، یہ بھی صاحب سنن ہیں، اور انہوں نے اپنے سنن میں کہا ہے: **"أول كتاب المهدى"** پھر اس میں تیرہ حدیثیں ذکر کی ہیں، پھر آخیر میں کہا ہے: **"آخر كتاب المهدى"**۔

۶- ترمذی:

ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورۃ الترمذی متوفی ۲۹۷ھ، یہ صاحب جامع ہیں، اورانہوں نے کتاب الفتن کے تحت کہا ہے: **"باب ما جاء في المهدى"** اس میں انہوں نے تین حدیثیں ذکر کی ہے۔

۷- ابن خزیمۃ:

ابوبکر محمد بن اسحاق النیسابوری متوفی ۳۱۱ھ۔

۸- ابن حبان:

ابوحاتم محمد بن حبان التمیمی البستی، المتوفی سنۃ ۳۵۴ھ، انہوں نے اپنی صحیح میں چند باب قائم کئے ہیں۔

خلیفہ مہدی پر بہت سے ائمہ اور محدثین نے اس سے متعلق جمع احادیث کا کام کیا ہے، اور اس بارے میں مستقل کتابیں لکھی ہیں، جن میں:

۱- عباد بن یعقوب الرواجنی:

صاحب تصنیف "**المھدی المنتظر بین التصور والتصدیق**" نے ذکر کیا ہے کہ ان کی ایک کتاب "**أخبار المھدی**" کے نام سے بھی ہے۔(۱)

صاحب کتاب غلاۃ شیعہ میں سے ہیں، امام بخاری نے ان کی صرف ایک حدیث مقروناً ذکر کی ہے، ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں فرمایا ہے: "**صدوق رافضی**" ہیں۔(۲)

۲- ابن ابی خثیمہ احمد بن زہیر بن حرب (متوفی:۲۷۹)

سہیلی کہتے ہیں:

"**والأحادیث الواردۃ فی أمر المھدی کثیرۃ، وقد جمعھا أبو بکر ابن أبی خیثمہ فأکثر**"(۳)

"حضرت خلیفہ مہدی کے تعلق سے بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں، ابوبکر بن ابی خیثمہ نے اس میں سے اکثر کو یکجا کیا ہے"۔

۳- أبو الحسن أحمد بن جعفر بن المنادی (المتوفی:۳۳۶ھ)

ابن حجر رحمہ اللہ نے "**اثنا عشر خلیفۃ**" والی حدیث میں حضرت ابن الجوزی سے

(۱) **المھدی المنتظر**:۳۰

(۲) **تقریب التھذیب**:۱/۳۹۵، **وتھذیب التھذیب**:۵/۱۰۹

(۳) **الروض الأنلف للسھیلی**:۱/۱۶۰

کشف المشکل کے حوالہ سے نقل کیا ہے:

"قال ابو الحسن ابن المنادی فی الجزء الذی جمعه فی المهدی"(۱)

"ابوالحسن ابن المنادی نے امام مہدی سے متعلق ان کے مجموعہ میں فرمایا ہے"۔

۴- ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی (متوفی:۴۳۰ھ)

ان کی خلیفہ مہدی سے متعلق ایک تصنیف بنام "کتاب المہدی" علامہ ابن القیم نے ذکر کی ہے، اسی طرح امام سیوطی نے بھی جامع الصغیر میں اس کا تذکرہ کیا ہے، لیکن اس کا تذکرہ علامہ سیوطی نے "العرف الوردی" میں بنام "الاربعین" ذکر کیا ہے، پھر اس کی تمام احادیث کو اس کی سندوں کے حذف کرنے کے بعد ذکر کیا ہے۔

۵- محمد بن یوسف الکنحی الشافعی (متوفی:۶۵۸)

ان کی ایک کتاب **"البیان بأخبار صاحب الزمان"** ہے جو نجف سے ۱۳۸۲ھ میں طبع ہوئی ہے۔

۶- یوسف بن یحیی السلمی الشافعی:

ان کی ایک کتاب بنام **"عقد الدرر فی أخبار المهدی المنتظر"** ہے، اس کتاب سے بعض روایتوں کو علی المتقی الہندی نے اپنی کتاب **"البرهان"** میں لیا ہے، الدکتور صلاح الدین المنجد نے اپنی کتاب **"الائمه الاثنی عشر"** کی تعلیقات میں ذکر کیا ہے کہ اس کا ایک نسخہ سوہاج میں ہے، اور ایک تصویری (میکروفلم) نسخہ **معهد المخطوطات بجامعة الدول العربية** میں بھی، اور یہ بیروت سے طبع بھی ہو چکا ہے۔

۷- ابن القیم الجوزی (متوفی:۷۵۱)

"المهدی المنتظر" میں فرمایا ہے، ان کی ایک **"کتاب المهدی"** ہے،

(۱) فتح الباری:۱۳/ ۳۱۲

میں نے اس کو نہیں پہچانا شاید کہ یہ وہی کتاب ہے جس کو انہوں نے "**المنار المنیف**" کے آخر میں لاحق کیا ہے۔(۱)

۸- ابن کثیر، عماد الدین أبو الفداء اسماعیل ابن کثیر القرشی (۷۰۰-۷۷۴ھ)

جنہوں نے حضرت خلیفہ مہدی علیہ السلام سے متعلق احادیث پر ایک جزء جمع کیا ہے، چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب "**الفتن و الملاحم**" میں کہا ہے: "**وقد أفردت فی ذکر المهدی جزء اعلی حدة و لله الحمد**" (میں نے حضرت خلیفہ مہدی سے متعلق ایک علاحدہ رسالہ تیار کیا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) اور "**البداية و النهاية**" میں فرمایا ہے: "**وقد أفردنا للأحاديث الواردة فيه جزء اعلى حدة**" (ہم نے حضرت خلیفہ مہدی سے متعلق احادیث پر مشتمل ایک علاحدہ جزء لکھا ہے)۔(۲)

۹- سخاوی: شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی، متوفی ۹۰۲ھ

انہوں نے اپنی کتاب "المقاصد الحسنۃ" میں فرمایا ہے:

"**حديث المهدی۔۔۔ يروی ذكره فی أحاديث أفردها بعض الحفاظ بالتأليف۔۔۔ بينتها فی ارتقاء الغرف**" (۳)

"حضرت خلیفہ مہدی کی حدیث۔۔۔ اس کا ذکر بعض حفاظ کی جانب سے اس کے سلسلے میں مستقل تالیف کی شکل میں آیا ہے، جس کو میں نے ارتقاء الغرف میں بیان کیا ہے۔

۱۰- السیوطی: جلال الدین عبدالرحمن بن أبی بکر، متوفی ۹۱۱ھ۔

ان کی بھی خلیفہ مہدی کے تعلق سے "**العرف الوردی فی أخبار المهدی**" سے موسوم ایک کتاب ہے، جس کو انہوں نے اپنے مجموعہ فتاوی "**الحاوی فی**

---

(۱) **المهدی المنتظر**: ۳۱

(۲) **البداية و النهاية**: ۶/ ۲۴۸، **الفتن و الملاحم**: ۱/ ۳۲

(۳) **المقاصد الحسنة**

الفتاوی" (۱) میں شامل کیا ہے، جس میں انہوں حضرت خلیفہ مہدی سے متعلق ابونعیم اصبہانی کی کتاب کا خلاصہ پیش کیا ہے۔

اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں اس باب سے متعلق بڑی تعداد میں روایت مذکور ہیں، ساتھ ساتھ ان کے مصادر ومراجع کے ذکر کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، البتہ اسانید کو حذف کردیا گیا ہے، اوران کے صحت وضعف کے درجہ سوائے ایک یا دو جگہوں کے کہیں بیان نہیں کیا گیا، لیکن حق بات تو یہ ہے کہ اس کتاب میں بہت زیادہ ضعیف، واہی، اور موضوع روایات موجود ہیں۔ یہ کتاب عرب کے متعدد مکتبوں سے شائع ہوچکی ہے۔

۱۱- ابن کمال باشا حنفی، متوفی: ۹۴۰ھ

ان کی ایک کتاب بنام "**تلخیص البیان فی علامات مهدی آخر الزمان**" موجود ہے، (۲) صاحب ینابیع مقدمۃ الکتاب میں کہتے ہیں: "**نسخة شائعة فی مکتبات استانبول**" (۳) اس کے نسخے استنبول کے مکتبات میں موجود ہیں اور اس کا ایک نسخہ مکتبہ عاشر آفندی سلیمانیہ میں اس مجموعہ نمبر ۴۴۶ کے تحت موجود ہے۔

۱۲- محمد بن طولون الدمشقی، متوف ۹۵۳ھ

انہوں نے خلیفہ مہدی کے تعلق سے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام انہوں نے "**المَهدی إلي ماورد فی المَهدی**" رکھا ہے، جس کو مؤلف نے اپنی کتاب "**الائمة الاثناعشر: ۱۱۸**" میں ذکر کیا ہے۔

۱۳- احمد بن حجر الھیتمی المکی، متوفی: ۹۷۴

ان کی کتاب بنام "**القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر**" ہے، اس کا ایک نسخہ حرم مکی کے مکتبہ میں موجود ہے۔ اس میں انہوں نے فرمایا ہے:

---

(۱) **الحاوی**: ۲/ ۱۲۳-۱۶۶

(۲) **المهدی المنتظر**، ص: ۳۲

(۳) **ینابیع المودة**: ۹

" دعاني إلى تأليفه ادعاء جماعة في زماننا ، وقبله أنهم المهديون ومادروا أنهم الضالون المضلون"

''میرے اس کتاب کی تالیف کی وجہ یہ بنی کہ ہمارے زمانے میں ایک جماعت نے اوراس سے بھی پہلے کچھ لوگوں نے مہدی موعود کا دعوی کیا، حالانکہ یہ لوگ خود گم کردہ راہ اور گمراہ کرنے والے تھے''۔

اس کتاب کو انہوں نے ایک مقدمہ، تین ابواب اور ایک خاتمہ پر منقسم کیا ہے، بابِ اول میں انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ سے مروی حضرت خلیفہ مہدی موعود کے متعلق علامات اور خصوصیات کا ذکر کیا ہے اور اس باب میں ۶۳ علامتیں ذکر کی ہیں، باب ثانی میں حضرات صحابہ کے آثار نقل کئے ہیں جس میں ۳۹ علامات بیان کئے ہیں، اور تیسرے باب میں تابعین اور تبع تابعین کے اقوال بیان کئے ہیں، اور اس میں انہوں نے اس ۵۶ علامتیں ذکر کی ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب حضرت علامہ سیوطی کی کتاب کی نئی ترتیب وتبویب ہے، صرف اس پر اضافہ یہ ہے کہ مصادر ومراجع اور اسماء رواۃ کو حذف کردیا گیا ہے، ہر روایت کو ایک بطور علامت کے پیش کیا ہے، حالانکہ اس کتاب میں بھی بہت ساری ضعیف اور موضوع روایتیں موجود ہیں۔

۱۴- علی بن حسام الدین المتقی الہندی، متوفی ۹۷۵ھ

یہی مشہور اور متداول کتاب کنز العمال کے مصنف ہیں، ان کی ایک کتاب حضرت خلیفہ مہدی کے تعلق سے **"البرهان في علامات مهدى آخر الزمان"** ہے، انہوں نے مقدمہ کتاب میں صراحت کی ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو **"العرف الوردی"** علامہ سیوطی کی سامنے رکھ کر ترتیب دیا ہے اور اس میں **"عقد الدرر"** للسلمی سے کچھ اضافہ کیا ہے، پھر اس کو انہوں نے ایک مقدمہ اور تیرہ بابوں پر ترتیب دیا ہے، اور آخر کتاب میں ایک خاتمہ شامل ہے، اس میں انہوں نے امام مہدی کی کرامات، ان کا

نسب، ان کا حلیہ، ان کی جائے ولادت، ان سے خروج سے پہلے کی علامتیں اور ان سے بیعت اور ان کی فتوحات کا تذکرہ کیا ہے۔

انہوں نے یہ کتاب اس زمانے کے مدعیان مہدویت کے خلاف لکھا ہے اور آخر کتاب میں مکہ مکرمہ کے چاروں مذاہب کے علماء کے فتاوے ان مدعیانِ مہدویت کے خلاف نقل کئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں بھی ہر قسم کی صحیح، ضعیف، موضوع وغیرہ روایات مروی ہیں، اس کا ایک نسخہ مکتبۃ الحرم المکی میں موجود ہے، اس کا ایک نسخہ جامعۃ الملک عبدالعزیز مکہ میں بھی موجود ہے۔

اس کے علاوہ ان کا ایک اور رسالہ بنام "**الرد علی من حکم وقضی أن المهدی الموعود جاء ومضی**" ہے، اس کتاب کے ذریعے انہوں اپنے شہر کے مدعی مہدویت کے خلاف لکھا ہے۔

۱۵- ملا علی بن سلطان القاری، متوفی: ۱۰۱۴ھ

ملا علی کا ایک رسالہ بنام "**المهدی من آل الرسول**" بھی ہے، اس کا ایک نام "**المشرب الوردی فی مذهب المهدی**" بھی ہے، اس کا ایک نسخہ مکتبہ حرم مکی میں قدیم طباعت کے ساتھ موجود ہے، جو چالیس صفحات پر مشتمل ہے، اس میں ناشر اور تاریخ طباعت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

انہوں نے بھی علامہ سیوطی کی العرف الوردی پر اعتماد کیا ہے، اور اس میں انہوں نے ہر قسم کی صحیح، ضعیف اور موضوع روایات کو لایا ہے۔

۱۶- ابن بریدہ

ابن بریدہ نے بھی بنام "**العواصم من الفتن والقواصم**" ایک کتاب لکھی ہے۔(۱)

۱۷- مرعی بن یوسف الکرمی، المقدسی الحنبلی، المتوفی: ۱۰۳۳ھ

ان کی ایک کتاب بنام "**فرائد الفکر فی الإمام المهدی المنتظر**" ہے،

(۱) فیض القدیر: ۱/ ۳۶۳

جس کا تذکرہ سفارینی نے "**لوامع الأنوار البهية**" میں، صدیق حسن خان نے "**الإذاعة**" میں اور زرکلی نے "**الأعلام**" میں کیا ہے۔(۱)

۱۸- محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی، المتوفی: ۱۱۸۲ھ

صدیق حسن خان نے کہا ہے:

"**وقد جمع السيد العلامة بدر الملة المنير محمد بن اسماعيل الأمير اليمانی الأحاديث القاضية بخروج المهدی وأنه من آل محمد صلی الله عليه وسلم وأنه يظهر فی آخر الزمان۔۔۔**"(۲)

"سید علامہ بدر الملۃ المنیر محمد بن اسماعیل امیر الیمانی نے خروج مہدی کے تعلق سے فیصلہ کن روایات ذکر کی ہیں کہ وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوں گے، اور ان کا ظہور آخری زمانہ میں ہوگا۔۔۔"

۱۹- قاضی محمد بن علی الشوکانی، متوفی: ۱۲۵۰ھ

انہوں نے ایک کتاب بنام "**التوضيح فی تواتر ما جاء فی المهدی المنتظر والدجال والمسيح**" لکھی ہے، جس میں انہوں نے حضرت مہدی، دجال اور حضرت مسیح علیہ السلام کے تعلق سے روایات ذکر کی ہیں، اس کا تذکرہ علامہ صدیق حسن خان نے "**الإذاعة**: ۱۱۴" میں کیا ہے۔

۲۰- شہاب الدین احمد بن احمد بن اسماعیل الحلوانی الشافعی، متوفی: ۱۳۰۸ھ

ان کی ایک کتاب بنام "**القطر الشهدی فی أوصاف المهدی**" ہے، جس کا تذکرہ انہوں نے "ینابیع المودۃ" میں کیا ہے: "**منظومة طبعت ملحقا بكتاب فتح رب الأرباب بمصر سنة ۱۳۴۵ بمطبعة المعاهد**" (۳) یہ کتاب منظوم ہے جو "فتح

(۱) **لوامع الأنوار البهية**: ۲/ ۷۳

(۲) **الإذاعة**: ۱۱۳ (۳) **ينابيع المودة**: ۱۳

رب الأرباب" کے ساتھ ملحق ہے، جو مصر سے سن ۱۳۴۵ میں مطبعہ معاہد سے شائع ہوئی ہے۔

۲۱- محمد بن محمد بن أحمد الحسینی البلبیسی:

ان کی ایک کتاب بنام " **العطر الوردی فی شرح القطر الشهدی فی أوصاف المهدی**" ہے، انہوں نے یہ شرح سنۃ ۱۳۰۸ھ میں لکھی ہے۔

۲۲- أبوالعلا ادریس بن محمد بن ادریس الحسینی العراقی:

ان کی ایک تالیف بنام "**تأليف في المهدی**" ہے۔(۱)

۲۳- الشیخ مصطفی البکری:

ان کی ایک کتاب بنام " **الهداية الندية للأمة المهدية فيما جاء في فضل الذات المهدية**۔(۲)

۲۴- محمد بن عبدالعزیز بن مانع:

یہ چودھویں صدی کے ہیں، ان کی کتاب بنام " **تحديق النظر في أخبار الإمام المنتظر**" ہے۔(۳)

۲۵- الشیخ ولایۃ اللہ صادق پوری:

ان کی کتاب بنام "**الأربعين في أخبار المهدی**" ہے۔

۲۶- حنیف الدین عبدالرحمن المرشدی

ان کی ایک کتاب "**تلخيص البيان في علامات مهدی آخر الزمان**" ہے، اس کتاب کا نام مکتبہ حرم مکی سلسلہ نمبر میں ۵۹ پر آیا ہے۔

۲۷- رشید راشد التاذفی الحلبی:

ان کی کتاب بنام "**تنوير الرجال في ظهور المهدی والدجال**" ہے،

---

(۱) نظم المتناثر: ۱۴۵

(۲) ینابیع المودۃ: ۱۹

(۳) ینابیع المودۃ: ۹

اور یہ کتاب مطبوع ہے۔(۱)

۲۸- رسالۃ فی المہدی:

اس کتاب کا تذکرہ مکتبۃ آفندی سلیمانیہ، ترکیا کے مجموعۃ ارقام میں ۳۷۵۸ میں آیا ہے۔

۲۹- الدکتور احمد امین

ان کی ایک کتاب "**المهدی والمهدوية**" ہے جو قاہرہ سے سن ۱۹۵۱ میں طبع ہو چکی ہے، اس کتاب کے انہیں افکار کو بطور خلاصہ کے انہوں نے "**ضحى الإسلام**" میں ذکر کیا ہے۔

ان کی رائے یہ ہے کہ حضرت مہدی سے متعلق تمام روایتیں موضوع اور گڑھی ہوئی ہیں، اور مہدویت کی یہ فکر شیعہ کی ایجاد ہے، حالانکہ اس طرح کا عقیدہ غیر مستقیم اور بالکل نادرست ہے۔

۳۰- احمد بن محمد بن صدیق:

ان کی کتاب بنام "**إبراز الوهم المكنون من كلام ابن خلدون**" یا "**المرشد المبدى لفساد طعن ابن خلدون فی أحادیث المهدی**" ہے۔

اس کتاب میں انہوں نے ابن خلدون کی تردید کی ہے، کہ انہوں نے مقدمہ ابن خلدون میں احادیث مہدی کو ضعیف قرار دیا ہے، اس کے صحت کو ثابت کیا ہے۔

۳۱- سعد محمد حسن:

ان کی کتاب بنام "**المهدية فی الإسلام منذ أقدم العصور حتى اليوم**" یہ سن ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۳م میں مطبع دار الکتاب العربی مصر سے طبع ہوئی ہے، لیکن انہوں نے اس کتاب میں اپنی فکر کو ٹھیک نہیں رکھا۔

(۱) المہدی المنتظر: ۳۳

احادیث خلیفہ مہدی کے تواتر پر علماء کی تصریحات

۱- حافظ ابوالحسن محمد بن الحسن الآبری السجزی اپنی کتاب "**مناقب الشافعی**" میں فرماتے ہیں:

"**وقد تواترت الأخبار واستفاضت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بذكر المهدى، وأنه من أهل بيته وأنه يملك سبع سنين وأنه يملأ الأرض عدلا وأن عيسى عليه السلام يخرج فيساعده على قتل الدجال وأنه يؤم هذه الأمة ويصلي عيسى خلفه، في طول من قصته وأمره**"

"حضرت مہدی، ان کے اہل بیت میں سے ہونے، ان کے سات سال تک حکومت کرنے، روئے زمین کو عدل وانصاف سے معمور کرنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نکل کر ان کی دجال کے قتل کے سلسلے میں مدد کرنے، ان کی اس امت کی امامت کرنے، عیسیٰ علیہ السلام کی ان کے پیچھے اقتداء کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد شدہ روایتیں تواتر کے ساتھ آئی ہیں"۔

ان کے اس قول کو کئی ایک ائمہ اور علماء نے نقل کیا ہے اور ان کے اس قول کی تائید کی ہے، انہیں میں سے:

۱) امام قرطبی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب "**التذكرة بأحوال الموتى وأحوال الآخرة**"۔

۲) اسی طرح امام أبوالحجاج المزی نے اپنی کتاب "**تهذيب الكمال**" میں۔

۳) امام ابن القیم الجوزیۃ نے اپنی کتاب "**المنار المنیف**" میں۔

۴) حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب "**فتح الباری شرح البخاری**" میں اور "**تہذیب التھذیب**" میں بھی۔

۵) سخاوی نے اپنی کتاب "**فتح المغیث بشرح ألفیۃ الحدیث**" میں۔

۶) سیوطی نے اپنی کتاب "**العرف الوردی فی أخبار المہدی**" کے آخر میں۔

۷) ابن حجر الہیثمی المکی نے اپنی کتاب "**الصواعق المحرقۃ**" اور اپنی کتاب "**القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر**" لیکن انہوں نے ان کے نام کا اظہار نہیں کیا ہے؛ بلکہ یوں کہا ہے: "**قال بعض الأئمۃ**"

۸) ملا علی القاری نے اپنی کتاب "**رسالۃ المہدی من آل الرسول**" میں۔

۹) مرعی بن یوسف الحنبلی نے اپنی کتاب "**فوائد الفکر فی ظہور المہدی المنتظر**"

۱۰) محمد برزنجی نے اپنی کتاب "**الإشاعۃ فی أشراط الساعۃ**" میں، الزرقانی نے "**شرح المواھب**" میں کہا ہے۔

دیگر علماء کی تواتر کی وضاحت:

۱- یہ تو وہ علماء ہیں جنہوں نے آبری کے کلام کے ذکر پر اکتفا کیا ہے، یہاں دوسرے علماء ہیں جنہوں نے حضرت مہدی کے تعلق سے واردشدہ روایات کے تواتر کی صراحت کی ہے۔

۲- محمد بن رسول الحسینی البرزنجی متوفی سن ۱۱۰۳ھ، انہوں نے اپنی کتاب "**الإشاعۃ فی أشراط الساعۃ**" میں کہا ہے:

"**الباب الثالث فی الأشراط العظام والأمارات القریبۃ التی تعقبھا الساعۃ وھی أیضا کثیرۃ، فمنھا المہدی وھو أولھا، وأعلم أن الأحادیث الواردۃ فیہ علی اختلاف روایاتھا لا**

تکاد تنحصر" (۱)

تیسرا باب ان بڑی اور قریبی علامات کے بیان میں ہے جن کے بعد قیامت آجائے گی اور یہ علامات بہت زیادہ ہیں اور منجملہ ان کے ایک امام مہدی کا ظہور ہے جو کہ قیامت کی پہلی بڑی علامت ہے اور یہ بات آپ کو معلوم ہونی چاہئے کہ اس سلسلے میں مختلف روایات اس قدر کثرت سے مروی ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا"۔

وقال أيضا:"قد علمت أن أحاديث وجود المهدى وخروجه آخر الزمان وأنه من عترة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من ولد فاطمة بلغت حد التواتر المعنوى فلا معنى لإنكارها" (۲)

"اور دوسرے مقام پر فرمایا: یہ بات تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ خلیفہ مہدی کے وجود اور آخر زمانے میں ان کے ظہور اور حضور ﷺ کی اولاد میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہونے کی احادیث تواتر معنوی تک پہنچی ہوئی ہیں؛ لہٰذا ان کا انکار کرنے کا کوئی مطلب نہیں"۔

۳- علامہ محمد سفارینی نے بھی احادیث مہدی کے تواتر کی صراحت کی ہے: چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب "لوائح أنوار البہیۃ" میں فرمایا ہے:

"والصواب الذى عليه أهل الحق أن المهدى غير عيسى، وأنه يخرج قبل نزول عيسى عليه السلام، وقد كثرت بخروجه الروايات حتى بلغت حد التواتر المعنوى وشاع ذلک بين علماء السنة حتى عد من معتقداتهم۔۔۔ وقد

(۱) **الإشاعة فى أشراط الساعة:۸۷**

(۲) المصدر السابق:۱۱۲

روی عن من ذکر من الصحابة وغیر من ذکر عنهم رضی الله عنهم بروایات متعددة وعن التابعین من بعدهم ما یفید مجموعه العلم القطعی، فالإیمان بخروج المهدی واجب کما هو مقرر عند أهل العلم، ومدون فی عقائد أهل السنة والجماعة"(۱)

"درست وہی ہے جس پر اہل حق کا اجماع ہے کہ مہدی غیر عیسیٰ ہیں، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے سے پہلے نزول کریں گے، خلیفہ مہدی کے ظہور کی روایات کثرت سے وارد ہوئی ہیں حتیٰ کہ وہ تواتر معنوی کی حد کو پہنچ چکی ہیں اور یہ بات علماء اہل سنت والجماعت کے درمیان مشہور اوران کے عقائد میں سے ہے"۔

(اس کے بعد علامہ سفارینی نے ظہور مہدی سے متعلق احادیث وآثار اوران کے راوی صحابہ کے نام ذکر کئے ہیں) اور فرمایا کہ مذکورہ اور غیر مذکور صحابہ اور تابعین سے اس سلسلے کی اتنی روایات متعددۃ مروی ہیں کہ وہ سب مل کر علم قطعی کا فائدہ دیتی ہیں؛ لہٰذا خلیفہ مہدی کے ظہور پر ایمان لانا واجب ہے، جیسا کہ یہ بات اہل علم کے یہاں ثابت شدہ اور اہل سنت والجماعت کے عقائد میں داخل ہے۔

۴- انہیں میں سے قاضی محمد بن علی الشوکانی ہیں، انہوں نے اپنی کتاب "**التوضیح فی تواتر ماجاء فی المهدی المنتظر والدجال والمسیح**" میں فرمایا ہے:

"والأحادیث الواردة فی المهدی التی أمکن الوقوف علیها منها خمسون حدیثا فیها الصحیح والحسن والضعیف المنجبر، وهی متواترة بلا شک، ولا شبهة بل یصدق وصف التواتر علی ما هو دونها فی جمیع الاصطلاحات

(۱) لوائح الأنوار البهیة: ۲/۸۰

المحررة في الأصول"(۱)

''خلیفہ مہدی کی آمد کے بارے میں جن روایات پر با آسانی مطلع ہونا ممکن ہے، وہ پچاس احادیث ہیں جن میں سے کچھ صحیح، کچھ حسن اور کچھ ایسی ضعیف ہیں کہ ان کے ضعف کی تلافی ہوجاتی ہے؛ لیکن ان روایات سے جو مجموعی بات حاصل ہوتی ہے وہ متواتر ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں؛ کیوں کہ اصول حدیث کی اصطلاح کے مطابق اگر کسی سلسلے میں پچاس سے کم روایات مروی ہوں تو اس سے تواتر حاصل ہوجاتا ہے''۔

باقی رہے صحابہ کرام کے وہ ارشادات جن میں خلیفہ مہدی کے نام کی صراحت آئی ہے وہ تو بہت زیادہ ہیں اور ان کا حکم بھی وہی ہے جو مرفوع روایت کا ہوتا ہے؛ اس لئے اس قسم کے واقعات کے بارے میں اجتہاد کی بنیاد پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا جاسکتا۔

اور یہ بھی فرمایا ہے کہ:

" فتقرر أن الأحاديث في الواردة في المهدى المنتظر متواترة والأحاديث الواردة في الدجال متواترة، والأحاديث الواردة في نزول عيسى بن مريم متواترة"(۲)

''یہ بات ثابت ہوئی کہ مہدی منتظر کے تعلق سے وارد شدہ روایتیں متواتر ہیں، دجال کے تعلق سے وارد شدہ روایتیں متواتر ہیں، عیسی علیہ السلام کے نزول سے متعلق روایات متواتر ہیں''۔

۵- انہیں میں سے نواب صدیق حسن خان قنوجی ہیں، انہوں نے اپنی کتاب **"الإذاعة لما كان ويكون بين يدى الساعة"** میں فرمایا ہے:

---

(۱) **الإذاعة:** ۱۱۴

(۲) **الإذاعة:** ۱۶۰

" الأحاديث الواردة في المهدى على اختلاف رواياتها كثيرة جدا تبلغ حد التواتر المعنوى ، وهى في السنن وغيرهامن دواوين الإسلام من المعاجم والمسانيد" (۱)

خلیفہ مہدی کے بارے میں مختلف روایات بہت کثرت سے وارد ہوئی ہیں، جو تواتر معنوی کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں، اور یہ روایات اسلامی کتب کے مجموعہ جات مثلاً سنن، معاجم اور مسانید وغیرہ میں موجود ہیں۔

اور یہ بھی فرمایا:

"لا شک في أن المهدى يخرج في آخر الزمان من غير تعيين لشهر، وعام لما تواتر من الأخبار في الباب، واتفق عليه جمهور الأمة سلفاعن خلف إلا من لا يعتد بخلافه" (۲)

"یقینا حضرت مہدی آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے تعیین سن و ماہ کے بغیر، چونکہ اس باب میں روایتیں تواتر سے ثابت ہیں۔اسی پر جمہور امت ان کے اگلے پچھلے آخری زمانے میں اتفاق ہوا ہے، سوائے ان لوگوں کے جن کے اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں"۔

اور ایک جگہ علامہ ابن خلدون پر رد کرتے ہوئے فرمایا:

"فلا معنى للريب في أمر ذلك الفاطمي الموعود المنتظر المدلول عليه بالأدلة ؛ بل إنكار ذلك جرأة عظيمة في مقابلة النصوص المستفيضة المشهورة البالغة حد التواتر" (۳)

---

(۱) الإذاعة: ۱۱۲ (۲) المصدر السابق: ۱۴۵

(۳) المصدر السابق: ۱۴۶

''اس فاطمی موعود، منتظر، جس کے متعلق بے شمار ادلہ ہیں اس کے بارے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں، بلکہ اس کا انکار یہ مشہور، مستفیض روایات کا جو کہ حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں انکار ہے''۔

۶- انہیں میں سے الشیخ محمد بن جعفر الکتانی ہیں، چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب ''نظم المتناثر من الأحادیث المتواتر'' میں فرمایا ہے:

''والحاصل أن الأحاديث الواردة فى المهدى المنتظر متواترة ، وكذا الواردة فى الدجال ، وفى نزول سيدنا عيسى بن مريم عليه السلام''(۱)

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہدی منتظر کے بارے میں احادیث متواتر موجود ہیں ، اسی طرح خروج دجال اور نزول مسیح علیہ السلام کے بارے میں بھی متواتر احادیث موجود ہیں''۔

جن علماء نے احادیث مہدی کو قابل احتجاج کہا ہے:

۱- امام حافظ ابوجعفر العقیلی، متوفی ۳۲۳ھ

انہوں نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں علی بن نفیل النہدی کے سوانح میں کہا ہے جہاں انہوں نے امام مہدی سے متعلق روایت کردہ ایک حدیث کے بابت فرمایا ہے:

'' لا يتابع على حديثه فى المهدى ولا يعرف إلا به، وفى المهدى أحاديث جياد من غير هذا الوجه بخلاف هذا اللفظ''(۲)

''خلیفہ مہدی کے بارے میں اس حدیث کے لئے اس کا کوئی

---

(۱) نظم المتناثر: ۲۲۹، طبعة دار الكتب السلفية، القاهرة

(۲) الضعفاء: ۳۰۰

متابع موجود نہیں اور نہ ہی یہ حدیث اس کے علاوہ کسی اور سے مشہور ہے؛ البتہ اس سند کے علاوہ خلیفہ مہدی کے بارے میں بہت سی جید احادیث وارد ہوئی ہیں''۔

اسی طرح زیاد بن بیان الرقی کی سوانح حیات لکھتے ہوئے بھی کہا ہے کہ:

"وفی المھدی أحادیث صالحة الأسانید"(۱)

''خلیفہ مہدی کے بارے میں بہت سی صحیح سند والی روایات موجود ہیں''

۲- انہیں میں سے امام ابو حاتم ابن حبان البستی، متوفی: ۳۵۴ھ ہیں:

"وقد عقد فی صحیحه عدة أبواب فی فکر المھدی واستدل علیھا بأحادیث عدیدة منھا: ذکر البیان بأن خروج المھدی إنما یکون بعد ظھور الظلم والجور من الدنیا وغلبھا علی الحق"(۲)

''امام ابو حاتم ابن حبان البستی نے اپنی صحیح میں متعدد ابواب خلیفہ مہدی کے متعلق ذکر کر کے ان سے استدلال کیا ہے جس سے ان کے نزدیک بھی ان روایات کا صحیح اور قابل استدلال ہونا معلوم ہوتا ہے''

۳- انہیں میں سے امام ابو سلیمان الخطابی، متوفی: ۳۸۸ ہیں:

انہوں نے حضرت انس بن مالک ﷺ کی اس حدیث: "لا تقوم الساعة حتی یتقارب الزمان وتکون السنة کالشھر والشھر کالجمعة" پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

ویکون ذلک فی زمن المھدی أو عیسی علیھما الصلاة

(۱) المرجع السابق: ۱۳۹-۱۴۰

(۲) الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان: ۸/ ۲۹۳ الف

والسلام أو كليهما" (۱)

"سال مہینے کے برابر اور مہینے کا جمعہ کے برابر ہونا خلیفہ مہدی کے زمانے میں ہوگا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں یا پھر دونوں کے زمانے میں ہوگا"۔

۴- انہیں میں سے امام بیہقی ہیں، متوفی سن ۴۵۸ھ

چنانچہ انہوں نے فرمایا:

"والأحاديث في التنصيص على خروج المهدى أصح البتة إسنادا وفيها بيان كونه من عترة النبى ﷺ" (۲)

"خلیفہ مہدی کے ظہور سے متعلق احادیث یقینی طور پر صحت کے ساتھ ثابت ہیں اور یہ صحت سند کے اعتبار سے بھی ہے، نیز ان احادیث میں یہ بھی بیان ہے کہ خلیفہ مہدی حضور اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے"۔

۵- علامہ ابن تیمیہ متوفی سن ۷۲۸ھ نے اپنی کتاب "منہاج السنة" میں فرمایا ہے:

"إن الأحاديث التى يحتج بها على خروج المهدى أحاديث صحيحة رواها أبوداؤد والترمذى وأحمد وغيرهم من حديث ابن مسعود وغيره"

"جن احادیث سے خروج مہدی پر استدلال کیا جاتا ہے وہ صحیح احادیث ہیں جن کو ابوداؤد، ترمذی، احمد وغیرہ نے حضرت ابن مسعود اور دیگر لوگوں نے روایت کیا ہے"۔

۶- انہیں میں سے امام ابن القیم الجوزی متوفی سن ۷۵۱ھ ہیں:

(۱) تحفة الأحوذى: ۶/ ۴۲۵ (۲) المنار المنيف: ۱۴۳

چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب **"إغاثة اللهفان عن مصائد الشيطان"** میں فرمایا ہے:

"والأمم الثلاث تنتظر منتظرا يخرج في آخر الزمان فإنهم وعدوا به في كل ملة والمسلمون ينتظرون نزول المسيح عيسى بن مريم من السماء لكسر الصليب وقتل الخنزير وقتل أعدائه من اليهود وعباده من النصارى، وينتظرون خروج المهدي من أهل بيت النبوة يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا" (۱)

"تینوں امتیں آخری زمانے میں آنے والی شخصیت کے منتظر ہیں، چونکہ ان کا ہر ملت میں وعدہ کیا گیا ہے، چنانچہ مسلمان حضرت عیسی بن مریم کے آسمان سے نزول، ان کے صلیب کو توڑنے، خنزیر کو قتل کرنے، ان کے دشمن یہود اور ان کے عبادت گذار عیسائیوں کے قتل کے منتظر ہیں، اسی طرح اہل بیت نبوت میں سے مہدی کے خروج کے منتظر ہیں جو روئے زمین کو عدل وانصاف سے معمور کریں گے جیسا وہ اس سے قبل ظلم وجور سے معمور تھی"۔

(۱) **المنار المنيف:** ۱۴۵

مہدی کے بارے میں شیعی عقیدہ

شیعوں کا عقیدہ ہے جو ان کے نزدیک جزو ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سے قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ نے بارہ امام نامزد کردیئے ہیں، ان سب کا درجہ رسول اللہ ﷺ کے برابر اور دوسرے تمام نبیوں و رسولوں سے برتر و بالاتر ہے، یہ سب رسول اللہ ﷺ کی طرح معصوم ہیں، اور ان کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہی کی طرح فرض ہے، ان سب کو وہ تمام صفات و کمالات حاصل ہیں، جو رسول اللہ ﷺ

کو اللہ تعالیٰ نے عطاء فرمائے تھے، بس یہ فرق ہے کہ ان کو نبی یا رسول نہ کہا جائے گا، بلکہ امام کہا جائے گا، اور امامت کا درجہ نبوت و رسالت سے بالاتر ہے، ان کی امامت پر ایمان لانا اسی طرح نجات کی شرط ہے، جس طرح رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانا شرط نجات ہے، ان بارہ میں سب سے پہلے امام امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ ان کے بعد ان کے چھوٹے بھائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ ان کے بعد ان کے بیٹے علی بن الحسین (زین العابدین) ان کے بعد اسی طرح ہر امام کا بیٹا امام ہوتا رہا یہاں تک کہ گیارہویں امام امام حسن عسکری تھے، جن کی وفات ۲۶۰ھ میں ہوئی، شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے کہ ان کی وفات سے چار پانچ سال پہلے (باختلاف روایات ۲۵۵ھ ۲۵۶ھ میں) ان کی ایک فرنگی کنیز (نرگس) کے بطن سے ایک بیٹے پیدا ہوئے تھے، جن کو لوگوں کی نگاہوں سے چھپا کر رکھا جاتا تھا، کوئی ان کو دیکھ نہیں پاتا تھا، اس وجہ سے لوگوں کو (خاندان والوں کو بھی ان کی پیدائش اور ان کے وجود کا علم نہیں تھا) یہ صاحبزادے اپنے والد حسن عسکری کی وفات سے صرف دس

دن پہلے (یعنی ۴۔۵ سال کی عمر میں) امامت سے متعلق وہ سارے سامان ساتھ لے کر (جو امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے کر گیارہویں امام ان کے والد حسن عسکری تک ہر امام کے پاس رہے تھے) معجزانہ طور پر غائب اور اپنے شہر **"سُرَّ مَنْ رَأی"** کے ایک غار میں روپوش ہو گئے، اس وقت سے وہ اسی غار میں روپوش ہیں، ان کی غیبوبت اور روپوشی پر اب ساڑھے گیارہ سو برس سے بھی زیادہ زمانہ گذر چکا ہے، شیعہ صاحبان کا عقیدہ اور ایمان ہے کہ وہی بارہویں اور آخری امام مہدی ہیں، وہی کسی وقت غار سے برآمد ہوں گے، اور دوسرے بے شمار معجزانہ اور محیر العقول کارناموں کے علاوہ وہ مردوں کو بھی زندہ کریں گے، اور (معاذ اللہ) (حضرت) ابو بکر رضی اللہ عنہ (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ اور (حضرت) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو (جو شیعوں کے نزدیک ساری دنیا کے کافروں مجرموں فرعون ونمرود وغیرہ سے بھی بدتر درجہ کے کفار و مجرمین ہیں) ان کی قبروں سے نکال کر اور زندہ کر کے ان کو سزا دیں گے، سولی پر چڑھائیں گے، اور ہزاروں بار زندہ کر کے سولی پہ چڑھائیں گے اور اسی طرح ان کا ساتھ دینے والے تمام صحابہ کرام اوران سے محبت وعقیدت رکھنے والے تمام سنیوں کو بھی زندہ کر کے سزا دی جائے گی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مام ائمہ معصومین اور خاص شیعہ محبین بھی زندہ ہوں گے اور امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ اور تمام ائمہ معصومین اور خاص شیعہ محبین بھی زندہ ہوں گے، اور (معاذ اللہ) اپنے ان دشمنوں کی سزا اور تعذیب کا تماشا دیکھیں گے، گویا شیعوں کے یہ جناب امام مہدی قیامت سے پہلے ایک قیامت برپا کریں گے، شیعہ حضرات کی خاص مذہبی اصطلاح میں اس کا نام رجعت ہے، اور اس پر بھی ایمان لانا فرض ہے، رجعت کے سلسلہ میں شیعی روایات میں یہ بھی ہے کہ جب یہ رجعت ہوگی تو ان جناب مہدی کے ہاتھ پر سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کریں گے، اس کے بعد دوسرے نمبر پر امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ بیعت کریں گے، اس کے بعد درجہ بدرجہ دوسرے حضرات بیعت کریں گے، یہ ہیں شیعہ حضرات کے امام

مہدی جن کو وہ "**القائم، الحجة، اور المنتظر**" کے ناموں سے یاد کرتے ہیں، اور غار سے ان کے بر آمد ہونے کے منتظر ہیں اور جب ان کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے اور لکھتے ہیں "**عجل اللہ فرجه**" (اللہ جلدی ان کو باہر لائے)

اہل سنت کے نزدیک اول سے آخر تک یہ صرف خرافاتی داستان ہے، جو اس وجہ سے گھڑی گئی تھی کہ فی الحقیقت شیعوں کے گیارہویں امام حسن عسکری (۲۶۰ھ) میں لاولد فوت ہوئے تھے، ان کا کوئی بیٹا نہیں تھا اور اسے اثنا عشریہ کا یہ عقیدہ باطل ہوتا تھا کہ امام کا بیٹا ہی امام ہوتا ہے، اور بارہواں امام آخری امام ہوگا، اور اس کے بعد دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا، الغرض صرف اس غلط عقیدہ کی مجبوری سے یہ بے تکی داستان گھڑی گئی جو غور وفکر کی صلاحیت رکھنے والے شیعہ حضرات کے لئے آزمائش کا سامان بنی ہوئی ہے۔(۱)

---

(۱) معارف الحدیث، ۸/۱۷۵، الفرقان بک ڈپو، نظیر آباد، لکھنو۔

خلیفہ مہدی کے لئے ''رضی اللہ عنہ'' کا خطاب

اہل سنت والجماعت امام مہدی کو نہ تو مامور من اللہ سمجھتے ہیں اور نہ ان کا درجہ انبیاء کرام علیہم السلام کے برابر مانتے ہیں اور ہمارے یہاں جو ان کو ''امام'' کہا جاتا ہے، اس سے کسی خاص گروہ کا اصطلاحی امام مراد نہیں، چنانچہ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ، امام مہدی کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

> ''حضرت مہدی علیہ الرضوان کے لئے ''رضی اللہ عنہ'' کے پرشکوہ الفاظ کو پہلی بار میں نے استعمال نہیں کئے؛ بلکہ اگر آپ نے مکتوبات امام ربانی کا مطالعہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ مکتوبات شریفہ میں امام ربانی مجدد الف ثانی نے حضرت مہدی کو انہی الفاظ سے یاد کیا ہے الخ'' (۱)

معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدی کو ''رضی اللہ عنہ'' کہنا جائز ہے اور اگر صرف اسی بات کو دیکھ لیا جائے کہ امام مہدی، حضرت عیسی علیہ السلام کے صحابی ہوں گے تو ان کے لئے ''رضی اللہ عنہ'' کا لفظ استعمال کرنے پر کوئی اعتراض ہی نہیں ہوتا۔

حضرت خلیفہ مہدی کے لئے ''امام'' کا خطاب:

اسی طرح حضرت مہدی کے لئے ''امام'' کا لفظ استعمال کرنے میں بھی کوئی قباحت نہیں، چنانچہ حضرت لدھیانوی مذکورہ سائل ہی کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''جناب کو حضرت مہدی کے لئے ''امام'' کا لفظ استعمال کرنے پر

(۱) آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۱/ ۲۷

بھی اعتراض ہے اور آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ''قرآن مقدس اور حدیث مطہرہ سے امامت کا کوئی تصور نہیں ملتا'' اگر اس سے مراد ایک خاص گروہ کا نظریہ امامت ہے تو آپ کی یہ بات صحیح ہے؛ مگر جناب کو یہ بدگمانی نہیں ہونا چاہئے تھی کہ میں نے بھی ''امام'' کا اسی اصطلاحی مفہوم میں استعمال کیا ہوگا، کم سے کم امام مہدی کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' کے الفاظ کا استعمال ہی اس امر کی شہادت کے لئے کافی ہے کہ ''امام'' سے یہاں ایک خاص گروہ کا اصطلاحی امام مراد نہیں'' (۱)

نیز حضرت لدھیانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''امام مہدی علیہ الرضوان نبی نہیں ہوں گے، اس لئے ان کا درجہ پیغمبروں کے برابر ہرگز نہیں ہوسکتا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو حضرت مہدی کے زمانے میں نازل ہوں گے وہ بلا شبہ پہلے ہی سے اولوالعزم نبی ہیں'' (۲)

پھر بھی امام اور رضی اللہ عنہ کے لفظ کا استعمال نہ کرنا ہی بہتر ہے، حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری، شیخ الحدیث دار العلوم دیو بند کو مجلس تحفظ ختم نبوت، تلنگانہ و آندھرا پردیش کے ایک جلسہ میں میں نے براہِ راست سنا (ضیاء علم ۵۲، دسمبر، ۲۰۱۵) نیز حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ نے معارف الحدیث میں صرف ''مہدی'' استعمال فرمایا ہے۔

---

(۱) آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲۷۲

(۲) آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲۶۷/۱

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی قدر حضرات مفتیان کرام دارالافتاء دارالعلوم دیوبند! زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ:

گذشتہ چند سالوں سے امت میں ایک فتنہ پیدا ہوا ہے، جس کے جال میں کالج اور یونیورسٹیوں کے طلبہ پھنستے چلے جارہے ہیں اور روز بروز اس فتنے کی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں، آپ کے سامنے کچھ مختصر تفصیل پیش کی جاتی ہے، آپ اس کی روشنی میں حکم شرعی سے آگاہ فرما کر ممنون فرمائیں:

عثمان پور، ضلع دربھنگہ، صوبہ بہار کے رہنے والے محمد شکیل بن حنیف نامی شخص نے پہلے ظہور مہدی کی روایات میں تاویلات شروع کیں اور اپنے متعلق امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نزول کے متعلق نصوص کی غلط تاویل وتشریح کی اور اپنے متعلق مسیح عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کردیا اور اب وہ صاف طور پر اپنے آپ کو مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور جب قرآن وحدیث کی روشنی میں اس پر اعتراضات کئے جاتے ہیں تو اپنے جھوٹے دعوے کو سچ ثابت کرنے کے لئے نصوص میں مختلف غلط تاویلات اور تحریفات کرتا ہے جیسا کہ اس کی طرف منسوب تحریرات اور اس کے متبعین کے بیانات سے واضح ہے، اور اب وہ اپنے آپ کو امام مہدی اور عیسیٰ بن مریم کی حیثیت سے پیش کررہا ہے اور اپنے متبعین سے اسی پر بیعت لے رہا ہے اور اب اس کا یہ دعویٰ دو دو چار کی طرح واضح ہوگیا جس کے متعدد شواہد ہیں، کچھ تفصیلات پیش خدمت ہے:

۱) حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نزول فرمانے کے عقیدے میں تحریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(الف) عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کئی پیشن گوئیاں صحاح ستہ کی الگ الگ کتابوں میں ہے، بخاری اور مسلم میں تو عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا صاف صاف ذکر ہے ـــــ۔صحاح ستہ کی کسی بھی روایت میں عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے آنے کا کوئی بھی ذکر نہیں ہے تو کیا صحاح ستہ کے تمام محدثین نے آسمان (من السماء) کے لفظ کو غائب کر دیا؟ نہیں! صحیح بات یہی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسیٰ کی پیدائش کا صاف صاف ذکر کیا ہے اور آسمان سے آنے کا صحاح ستہ میں کوئی ذکر نہیں ہے''(۱)

(ب) اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آئیں گے تو وہ صحاح ستہ میں درج عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق کسی ایک روایت میں آسمان (یعنی من السماء) کا لفظ دکھائے، کوئی یہ سمجھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا نہیں ہو سکتے تو وہ بخاری اور مسلم میں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے الفاظ پر غور کرے۔(۲)

(ج) صحاح ستہ میں مہدی اور عیسیٰ کے نام کئی روایتیں ہیں مگر کسی ایک بھی حدیث میں عیسیٰ اور مہدی دونوں ناموں کا کہیں ذکر نہیں ہے، مزید یہ کہ ابن ماجہ میں عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کو صاف صاف ایک ہی شخصیت بتایا گیا ہے۔(۳)

مذکورہ بالا تحریروں سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیٰ نبینا علیہ السلام کے نزول من السماء کا انکار اور دوبارہ پیدائش اور حضرت مہدی اور حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم دونوں کے ایک ہونے کا نظریہ اچھی طرح واضح ہے۔

---

(۱) فتوے کی حیثیت اور اس کا جواب: ۱۸، مؤلفہ محمد شکیل بن حنیف

(۲) فتوے کی حیثیت اور اس کا جواب: ۱۸، مؤلفہ شکیل بن حنیف

(۳) فتوے کی حیثیت اور اس کا جواب: ۲۰، مؤلفہ شکیل بن حنیف

۲) ربیع الاوّل ۱۴۲۴ھ میں علاقہ لکشمی نگر کے باشندگان نے مدرسہ امینیہ دہلی کے مفتی صاحب سے شکیل بن حنیف کے متعلق جب کہ وہ اس وقت علاقہ لکشمی نگر ہی میں رہتا تھا، اس کے دعاوی ذکر کر کے استفتاء کیا، جس میں اس کے دعویٰ مہدویت کا بھی ذکر ہے، ملاحظہ فرمائیں:

> ''ایک شخص جس کا نام محمد شکیل ہے، بہار کا رہنے والا ہے، علاقہ لکشمی نگر میں رہتا ہے، اپنے آپ کو امام مہدی کہتا ہے اور لکشمی نگر کی جامع مسجد کو دمشق کی جامع مسجد کہتا ہے، صحاح ستہ، ائمہ اربعہ اور مدارس اسلامیہ اور تبلیغ کے کام کو غلط بتاتا ہے اپنے ساتھ چار آدمی رکھتا ہے، جن کو خلیفہ بتاتا ہے۔۔۔۔اور لوگوں کو بیعت کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ جو میری بات نہ مانے وہ کافر ہے، کیا اس کے خلاف اگر عوام احتجاج کریں یا اس کو ماریں تو درست ہے اور کیا یہ شخص مرتد ہے یا نہیں؟ اور جو اس کے ہاتھ پر بیعت ہو رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے، مدلل جواب لکھیں؛ تاکہ عوام جو گمراہ ہو چکی ان کو صحیح راستے پر لاسکیں''۔

۳) ۷ جنوری ۲۰۰۵ء میں رمیش پارک کی بڑی مسجد اور لکشمی نگر کی دیگر بعض مساجد کے ائمہ وغیرہ نے دہلی میں صدر جمعیۃ علماء ہند (حضرت مولانا سید اسعد مدنی نور اللہ مرقدہ) کو خط لکھا جس میں وہ لوگ اپنے چشم دید حالات اور مشاہدات؛ بلکہ براہِ راست شکیل بن حنیف سے سنے ہوئے دعاوی کے الفاظ لکھتے ہیں:

> ''وہ کبھی یہ اعلان کرتا ہے کہ میں امام مہدی ہوں اور کبھی یہ کہتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ ہوں، لیکن اب باقاعدہ اس نے ایک ہال لیا ہے اور اس میں اپنے ساتھیوں کو جوڑ کر۔۔۔۔۔۔تلقین (پرچار) کرتا ہے''

یہ چشم دید لوگوں کے بیانات ہیں، شکیل کا خود کو امام مہدی کہنا، عیسیٰ کہنا، اپنے نہ ماننے والوں کی تکفیر کرنا اور اپنے معتقدات کا پرچار کرنا وغیرہ سب کچھ ان حضرات کے تحریری بیان سے واضح ہے۔

۴) حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند کے حسب حکم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی شاخ مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی کی زیر نگرانی جب دہلی کے کئی علاقوں میں جناب مولانا شاہد انور بانکوی اور مولانا محمد جنید رانچوی کارکنان مرکز التراث الاسلامی دیوبند اور خود راقم سطور (شاہ عالم گورکھپوری) نے شکیل کے پیروکاروں کا تعاقب کیا اور اہل علاقہ کی مدد سے ان کو افہام و تفہیم کے لئے آمادہ کرنا چاہا تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ ''ہم بغیر کسی دلیل کے شکیل بن حنیف کو امام مہدی اور مسیح مانتے ہیں ۔۔۔۔ اگر آپ لوگ ہمارے بطلان پر قرآن، وحدیث بھی پیش کریں گے تو ہم اسے بھی نہیں مانتے'' شکیل کے پیروکاروں کا یہ جواب سوشل میڈیا اور اخبارات نے بھی نشر کیا۔(۱)

ذرائع ابلاغ میں نشر ہونے کے باوجود شکیلیوں نے اس کا کوئی تردیدی جواب بھی نہیں دیا جب کہ وہ ہر چھوٹی بڑی بات کا جواب دیتے رہتے ہیں جیسا کہ انہوں نے مفتی محمود حسن صاحب بلندشہری مدظلہ کے ایک فتوے کا اور جناب مولانا انصار اللہ قاسمی صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ آندھرا پردیش کی ایک تحریر کا جواب دیا، اسی طرح اور کئی ایک علماء کے سوالات کے جوابات دیئے ہیں۔:

۵) شکیل بن حنیف کے ایک پیروکار کے بھائی: مولانا معراج الاسلام مظاہری اررياوی (مقیم بٹلہ ہاؤس جامع نگر نئی دہلی) کی طرف سے دفتر تحفظ ختم نبوت کو ایک تحریر موصول ہوئی جس میں انہوں نے شکیل بن حنیف دربھنگوی کے

(۱) ملاحظہ ہو روزنامہ ہندوستان ایکسپریس دہلی جمعہ: ۱۴ فروری ۲۰۱۴ صفحہ: ۸

متعلق یہ ذکر کیا کہ اس نے امام مہدی اور عیسی ہونے کا دعوی کر رکھا ہے، پھر ۲۹ صفر ۱۴۳۵ھ میں یہ مع اپنے بھائی مولانا محمد منہاج الاسلام قاسمی اور ایک صاحب: مرتضی بن مشتاق احمد (دہلی) دار العلوم دیوبند آئے اور حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات کر کے زبانی گفتگو کے علاوہ شکیل بن حنیف کے متعلق ایک تفصیلی تحریر پیش کی جس میں اس فتنہ کی سنگینی کو ذکر کیا، ان حضرات کی تحریر و بیان سے شکیل بن حنیف کے عقائد اور اس کے پیروکاروں کے پر چار کا واضح ثبوت ملتا ہے اور یہ تحریر منسلک استفتاء ہیں۔

۶) جامع مسجد اوکھلا دہلی میں شکیل کے خیالات ونظریات کے خلاف کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند کی زیر نگرانی اور مجلس تحفظ ختم نبوت ساؤتھ دہلی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵/ ۱۶/ ۱۷/ جمادی الاولی ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۷/ ۱۸/ ۱۹/ مارچ ۲۰۱۴ء تربیتی کیمپ اور عمومی اجلاس عام منعقد کیا گیا جس میں راقم سطور (شاہ عالم گورکھپوری) نے تینوں دن شکیل بن حنیف کے باطل خیالات ونظریات کو بالخصوص اس کے امام مہدی اور عیسی ابن مریم (علیہ السلام) ہونے کے دعوے کو پیش کر کے اس کی تردید کی، کئی ایک شکیلی بھی شریک پروگرام ہوئے؛ لیکن کسی نے بھی شکیل کی جانب منسوب عقائد نظریات کا انکار نہیں کیا؛ بلکہ تمام حاضرین کے سامنے جن کی تعداد دوسو سے متجاوز تھی اور اپنے ملحدانہ ومن گھڑت تاویلات کو صحیح قرار دیئے جانے پر مصر رہے۔

۷) جناب محمد سعد علی صاحب ساکن جامعہ نگر دہلی کو شکیل کے پیروکاروں نے بہکانے کی بہت کوشش کی، موصوف نے راقم سطور (شاہ عالم گورکھپوری) کے نام اپنے ایک خط میں جن عقائد کی طرف ان کو دعوت دی جارہی تھی، ان کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

(۱) ملاحظہ ہو روزنامہ ہندوستان ایکسپریس دہلی جمعہ: ۱۴ فروری ۲۰۱۴ صفحہ: ۸

''اس (شکیل کے پیروکار پر چارک) نے یہ بتایا کہ قیامت بہت قریب ہے اور حضرت مہدی اور حضرت عیسی ابن مریم (جن کے متعلق قرآن وحدیث میں پیشن گوئیاں ہیں) جن کا امت انتظار کررہی ہے وہ آچکے ہیں، ہم نے اس سے پوچھا کہ تم کوکس طرح اس بات کا پتہ چلا؟ تو اس نے بتایا کہ وہ بذات خود اس مدعی سے مل کرآیا ہے، اس نے بتایا کہ وہ (مہدی ومسیح ابن مریم) مہاراشٹر میں رہ رہے ہیں، اس نے بتایا کہ حضرت جی (مدعی مہدی ومسیح ابن مریم کالقب) کا نام شکیل بن حنیف ہے، اس کے ماموں اور کئی سارے دوست بھی شکیل بن حنیف سے مل کر آئے ہیں۔۔۔۔ اس نے میرے دوستوں کو ایسے لوگوں سے ملوایا جو کہ ہمارے علاقے میں بلکہ پوری دہلی میں اس نئی دعوت کوعروج وترقی فراہم کر رہے ہیں'' (۱)

۸) جناب قاری محمد عارف جمال امام مسجد اصلاح دہلی کی تفصیلی رپورٹ جو کل ہند مجلس کوموصول ہوئی ہے، جس پر مقامی حاضرین وشاہدین کے دستخط بھی ہیں اس میں شکیل کے خیالات ونظریات واضح طور پر درج ہیں، موصوف کی طویل رپورٹ کے چند اقتباسات پیش ہیں:

''علماء سے۔۔۔۔ گفتگو میں شکیل کے متبعین نے علامات قیامت سے متعلق حدیثوں کی من گھڑت تاویل کی، ان کا کہنا تھا کہ دجال کے متعلق حدیث میں جو ہے کہ ایک دن ایک سال کا ہوگا، اس سے مراد دجال کے نکلنے کی جگہ پر ایک دن ایک سال کے برابر ہونا نہیں ہے؛ بلکہ اس سے مراد زمین کا نورتھ پول اور ساؤتھ پول ہے جہاں

(۱) خط، محمد سعد علی، جامعہ نگر، نئی دہلی، محررہ یکم نومبر ۲۰۱۵

چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے، جب یہ حدیث بیان کی گئی تو صحابہ کو نورتھ ساؤتھ کے لوگوں کا علم ہوگا، اسی طرح انہوں نے بتایا کہ جانوروں کے دودھ میں برکت کے متعلق پیشن گوئی بھی پوری ہوچکی ہے، اس لئے جرسی گائے بہت دودھ دیتی ہے، لہٰذا شکیل بن حنیف مسیح عیسی بن مریم ہے۔

حدیث میں دجال کی پیشانی پر ک ف ر لکھے ہونے کا انہوں نے مطلب بتایا کہ ''ک، ف، ر'' سے مراد امریکہ اور فرانس ہیں، یہ اور ان کے اتحادی ممالک ہی دجال ہیں، دجال کے ایک شخص کو قتل کرنے، اس کے بعد اس کو زندہ کرنے سے متعلق حدیث کا جو مطلب انہوں نے بیان کیا وہ درج ذیل ہے:

حدیث میں **"رجل من المؤمنین"** سے مراد کوئی ایک آدمی نہیں ہے؛ بلکہ ملک کا سربراہ مراد ہے'' دجال سے مراد امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک ہیں، شہید ہونے سے مراد صدام کا پھانسی پر لٹکنا ہے، اور شہید اعظم سے مراد صدام حسین ہے، حدیث میں اس کے دو ٹکڑے کردینے سے مراد ملک کو تقسیم کرکے دو ٹکڑے کردینا ہے، دونوں ٹکڑوں کے بیچ چلنے سے مراد ان دونوں ملکوں پر کنٹرول کرنا ہے اور دوسری حدیث میں دجال کے ماننے والوں پر خوش حالی اور نہ ماننے والوں پر پریشانی کے حالات آنے سے مراد دونوں ملکوں پر کنٹرول کرنے والی حکومت (امریکہ فرانس اور ان کے اتحادی ممالک) کا ان کے اتحادی کے ساتھ نرمی اور سختی کرنا، ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۱ء میں دجال (یعنی امریکہ فرانس اور ان کے اتحادی ممالک) نے عراق اور کویت کو الگ کردیا، کویت نے دجال کا ساتھ دیا تو دجال (امریکہ وغیرہ) نے خوش حالی یعنی نرمی اور مہربانی کا معاملہ کیا اور عراق نے مخالفت کی تو اس کے خلاف دجال نے سختی کی، اس مسلمان آدمی کے دو ٹکڑے کردینے کے بعد پھر سیدھا کھڑا ہونے کا مطلب ہے ان دونوں ملکوں کی لڑائی ختم کردینا، چنانچہ دجال (امریکہ فرانس اور ان کے اتحادیوں) نے آکر عراق اور کویت کی

لڑائی ختم کرادی، ۔۔۔۔حدیث میں دجال کے حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھ کر برف کی طرح پگھلنے سے مراد امریکہ کی اقتصادی حالت کا کمزور ہونا ہے، یہ بھی ہو چکا ہے، امریکہ کے بینک تک دیوالیہ ہو گئے ان سب حالات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ دجال نکل چکا ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام آ گئے، انہوں نے مزید بتایا کہ ابن ماجہ کی حدیث **"لا مهدی إلا عیسی"** میں صاف ہے کہ مہدی ہی عیسی ہیں، یعنی دونوں ایک ہی شخصیت ہیں الگ الگ نہیں ہیں۔۔۔۔پیشن گوئی سمجھنے کا اصول ہے کہ پیشن گوئی میں استعمال کے گئے الفاظ کا مطلب کیا ہے؟ اس کا پتہ جب چلتا ہے جب پیشین گوئی پوری ہوتی ہے، اس سے پہلے نہیں۔

حضرت عیسی علیہ السلام سے متعلق حدیثوں میں آیا ہے کہ شب معراج میں حضرت عیسی علیہ السلام سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات دوسرے آسمان پر ہوئی؛ لیکن حدیث میں کہیں یہ نہیں ہے کہ وہ دنیا میں ماں کے پیٹ سے نہیں آئیں گے، حضرت عیسی علیہ السلام (شکیل بن حنیف) جب ماں کے پیٹ سے آئے تو پتہ چلا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے دوسرے آسمان سے دنیا میں آنے کا راستہ ماں کا پیٹ ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ صحاح ستہ کی کسی حدیث میں السماء کا لفظ نہیں اور صحاح ستہ کے علاوہ کتابوں کا ہم نہیں مانتے ہیں اور جو **"ینزل"** کا لفظ ہے، اس کے معنی اترنے کے ہیں اترنا ہے، چاہے آسمان سے ہو یا مکان کی چھت سے یا ٹرین سے، بس اور رکشا یعنی کسی سواری سے ہو، سب کے لئے **"ینزل"** کا لفظ بولا جاتا ہے تو حدیث میں **"ینزل"** سے مراد کس چیز سے اترنے کے ہیں؟ اس کا پتہ اس وقت چلا جب حضرت عیسی (شکیل بن حنیف) آ گئے اور **"ینزل"** مراد سواری سے اترنے کے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ دمشق کے مشرق میں ایک مینار کی مسجد سے مراد کیا ہے، اس کا پتہ بھی جب چلا جب حضرت عیسی (شکیل بن حنیف) آ گئے کہ لکشمی نگر دہلی کی ایک مینار والی مسجد ہے اور دمشق کے مشرق میں ہے اور ایک مینار والی ہے۔

حضرت مہدی سے متعلق حدیث میں ہے کہ ان کا نام آپ ﷺ کے نام پر اور ان کے والد کا نام آپ ﷺ کے والد کے نام پر ہوگا، اس کے صحیح مطلب کا پتہ جب چلا جب حضرت (حضرت مہدی شکیل بن حنیف) آگئے کہ ان کا پورا نام محمد شکیل بن حنیف ہے تو آپ ﷺ کا نام محمد ہے اور محمد شکیل میں پہلا لفظ محمد ہے اور والد سے مراد حدیث میں عبداللہ نہیں ہیں؛ بلکہ حضرت ابراہیم کا لقب حنیف ہے اور حدیث میں حضرت مہدی کے متعلق ہے کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے تو زمین سے مراد پوری زمین نہیں ہے؛ بلکہ زمین کا وہ حصہ ہے جہاں پر وہ رہتے ہوں گے اور حضرت مہدی (یعنی شکیل بن حنیف) اورنگ آباد میں محلہ میں رہتے ہیں وہاں عدل وانصاف ہے کہیں کوئی ظلم وستم نہیں ہے۔

ان سب کے علاوہ بھی ملک کے مختلف مقامات سے مسلسل یہ خبریں آرہی ہیں کہ شکیل بن حنیف نامی شخص اپنے متعلق امام مہدی اور مسیح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم ہونے کا مدعی ہے اور عام طور پر اسکول وکالجز کے اسٹوڈنٹس اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ تیزی کے ساتھ اس کے فتنے کا شکار ہو رہے ہیں اور نیٹ وغیرہ کے ذریعہ روز بروز اس کی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں، اور درج بالا ثبوت وشواہد اور انکے علاوہ دیگر ثبوت وشواہد سے شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکاروں کا جو دعوی ثابت ہوتا ہے، یعنی: شکیل بن حنیف کا امام مہدی اور مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونا، یہ ان کا واضح عقیدہ ہے، اس میں کسی طرح کا تردد معلوم نہیں ہوتا، نیز آج تک شکیل بن حنیف یا اس کے کسی پیروکاروں کی طرف سے اس کا انکار سامنے نہیں آیا اور نہ ہی سنا گیا، بلکہ شکیل بن حنیف کے تمام پیروکار کھل کر یہ کہتے ہیں کہ شکیل بن حنیف امام مہدی اور عیسیٰ بن مریم ہیں؛ بلکہ بعض پیروکاروں سے یہاں تک سنا گیا کہ: ہم بغیر کسی دلیل کے شکیل بن حنیف کو امام مہدی اور مسیح مانتے ہیں۔۔۔۔اگر آپ لوگ ہمارے بطلان پر قرآن وحدیث بھی پیش کریں گے تو ہم اسے بھی نہیں مانتے'' جیسا کہ ماقبل میں نمبر ۳ میں بھی ذکر کیا گیا۔

اب درج بالا حالات کی روشنی میں حضرات مفتیان کرام سے چند سوالات ہیں:

سوال:(۱) مذکورہ شخص (شکیل بن حنیف در بھنگوی) جو اپنے متعلق امام مہدی اور مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی کرتا ہے اور لوگوں سے اس پر بیعت لیتا ہے اور حضرت مہدی منتظر اور حضرت عیسی بن مریم کو ایک شخصیت مانتا ہے اور حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نزول فرمانے کا انکار کرتا ہے وہ شرعی اعتبار سے مسلمان ہے یا کافر ومرتد:

سوال:(۲) اور جو لوگ ایسے جھوٹے مدعی کو سچا مان کر اس کے امام مہدی اور مسیح عیسی بن مریم ہونے کا ایمان لاتے ہیں اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ان کا کیا حکم شرعی ہوگا؟

سوال (۳) نیز ایسے لوگوں کو مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کی اجازت ہوگی یا نہیں؟

ان تینوں سوالات کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ عنایت فرمائیں۔

المستفتی: شاہ عالم گورکھپوری

نائب ناظم کل ہند مجلس ختم نبوت دار العلوم دیو بند

۱۸ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ مطابق ۳۰ دسمبر ۲۰۱۵ بروز چہار شنبہ

جواب دار الافتاء دار العلوم دیو بند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق، تینوں سوالات کے جواب سے پہلے بطور تمہید اصولی طور پر چند باتیں عرض ہیں:

۱) ۔۔۔تمام علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار بلاشبہ کفر ہے۔

”لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الإسلام وإن کان من أهل القبلة المواظب طول عمره علی الطاعات کما فی شرح التحریر ورد المحتار من الإمامة ومن جحود الوتر“(۱)

”إجماع الأمة علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورة والحکم بردته، إن کان قد دخل فیه قبل خروجه منه، ولو کان الدین مستنبطا بالنظر لم یکن جاحده کافرا، فثبت أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قد جاء بالدین القیم تاما کاملا، وأنه لیس لأحد أن یستدرک علیه ویکمل له دینه من بعده“(۲)

(وما) أی والذی (یوجب التکذیب) هو (جحد کل ماثبت عن النبی) صلی الله علیه وسلم (ادعاؤه ضرورة) أی: بحیث صار العلم بکونه ادعاءه ضروریا کالبعث والجزاء والصلوات الخمس، (ویختلف حال الشاهد للحضرة النبویة و) حال (غیره) ممن لم یشهدها(فی بعض المنقولات دون بعض، فما کان ثبوته ضرورة عن نقل اشتهر وتواتر فاستوی فی معرفته الخاص والعام استویا) ای الشاهد وغیره (فیه) أی فی وجوب الإیمان به (کالإیمان برسالة محمد) صلی الله علیه وسلم (وما جاء به من وجود الله تعالی)۔۔۔ (وانفراده) تعالی باستحقاقه العبودیة علی

(۱) اکفار الملحدین: ۱۷

(۲) حوالہ بالا: ۸۱، ۸۲

العالمین)۔۔۔(وأنه)تعالی(یحی الموتی وأن الساعة آتیة لا ریب فیها وأنه)تعالی(حرم الربا والخمور والقمار وهو المیسر ونحو ذلک مما جاء مجیء هذا) مما تضمنه القرآن أو تواتر من أمور الدین، فکل ذلک لا یختلف حال الشاهد للحضرة النبویة وحال غیره ممن لم یشاهدها"(۱)

۲)۔۔۔ضروریات دین میں کوئی ایسی تاویل کرنا جس سے ان کا اجماعی مفہوم ہی بدل جائے اور صرف لفظی طور پر ماننا پایا جائے یہ انکار ہی کی ایک صورت اور وہ کفر ہے؛ کیوں کہ یہ تاویل نہیں؛ بلکہ تحریف ہے اور اصطلاح میں اس کو کفر زندقہ کہتے ہیں۔(۲)

۳)۔۔۔۔احناف کے نزدیک ضروریات دین کی طرح قطعیات دین کا انکار بھی کفر ہے؛ البتہ اگر قطعی چیز ضرویات دین سے نہ ہو تو اس کی قطعیت جاننے کے بعد انکار کرنا کفر ہوگا ورنہ نہیں اور اگر اہل علم نے اسے بتایا اور عناداً نہیں مانا؛ بلکہ انکار پر ڈٹا رہا تو بھی کافر ہو جائے گا۔

المسامرۃ وشرح المسایرہ:۱۵۱ میں ہے:

(وأما ما ثبت قطعا ولم یبلغ حد الضرورة) أی: لم یصل إلی أن یعلم من الدین ضرورة (کاستحقاق بنت الابن السدس

---

(۱) **المسامرة وشرحه المسایرة:۱۴۹، ۱۵۰**

(۲) امداد الفتاوی:۵/۴۰۴-۴۰۵، جواہر الفقہ:۱/۶۳-۸۶، ۱۱۴ بحوالہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ امام غزالی رحمہ اللہ، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ، علامہ شامی رحمہ اللہ، شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ محدث دہلوی، علام ابن قیم رحمہ اللہ، علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمہ اللہ، شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ، علامہ وزیر یمانی رحمہ اللہ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ، وغیرہ، اکفار الملحدین، آپ کے مسائل اور ان کا حل جدید تخریج شدہ:۱/۵۵-۵۷، تحفہ قادیانیت: ۱/۳۰۹-۳۱۰، عقائد الاسلام مؤلفہ: حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ:۱/۶۳-۱۱۱، فتاوی محمودیہ: ۱/۴۳۴، مطبوعۃ: ادارۂ صدیق ڈابھیل، گجرات، اور "توضیح المرام فی نزول المسیح علیہ السلام:۱۸ وغیرہ۔

مع البنت) الصلبية (بإجماع المسلمين فظاهر كلام الحنفية الإكفار بجحده بأنهم لم يشترطوا) في الإكفاء (سوى القطع في الثبوت) أي ثبوت ذلك الأمر الذي تعلق به الإنكار لا بلوغ العلم به حد الضرورة، (ويجب حمله) أي: حمل الإكفار الذي هو ظاهر كلامهم (على ما إذا علم المنكر ثبوته قطعا) لا على ما يعم علم المنكر ثبوته قطعا وجهله بذلك؛ (لأن مناط التكفير وهو التكذيب أو الاستخفاف بالدين عند ذلك يكون) أي: إنما يكون عند العلم بثبوت ذلك الأمر قطعا، (أما إذا لم يعلم) ثبوت ذلك الأمر الذي أنكره قطعا (فلا) يكفر إذ لم يتحقق من تكذيب ولا إنكار، أللهم (إلا أن يذكر أهل العلم ذلك) أي: أن ذلك الأمر من الدين قطعا (فيلج) ــ أي يتمادى فيما هو فيه عنادا فيحكم في هذه الحالة بكفره لظهور التكذيب۔

نیز شامی: ۳۵۵/۶ جواہر الفقہ: ۷۶/۱، جوہر التوحید از ماتریدیہ، اور آپ کے مسائل اوران کا حل (جدید تخریج شدہ: ۵۵/۱) بھی دیکھیں۔

(۵) ــ ــ ــ ــ جمہور کے نزدیک حدیث متواتر سے حاصل ہونے والا علم، قطعی وضروری ہوتا ہے؛ ظنی یا صرف قطعی نہیں ہوتا؛ اسی لئے حدیث متواتر کا منکر کافر ہے اور بطریق تواتر ثابت ہونے والے تمام امور دین، ضروریات دین میں داخل ہوتے ہیں۔(۱)

---

(۱) أصول البزدوي، باب المتواتر: ۱۵۰، أصول السرخسي: ۲۹۱/۱، الفصول في الأصول للجصاص: ۳۵/۳، حسامی: ۶۸، ۶۹، مسلم الثبوت مع فواتح الرحموت: ۱۳۹/۲، المسامرة وشرحه المسايرة: ۱۴۹، ۱۵۰، آپ کے مسائل اوران کا حل جدید =

۶) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ نے فرمایا:
تین قسم کے امورضرویات دینیہ میں شامل ہوتے ہیں:
۱) جوقرآن کریم میں منصوص ہوں۔
۲) جواحادیث متواترہ سے ثابت ہوں (خواہ تواترلفظی ہو یا معنوی)۔
۳) جوصحابہ کرام سے لے کرآج تک امت کے اجماع اور مسلسل تعامل وتوارث سے ثابت ہوں۔

الغرض ضروریات دین ایسے بنیادی امور ہیں جن کا تسلیم کرنا شرط اسلام ہے اوران میں سے کسی ایک کا انکار کفر وتکذیب ہے، خواہ دانستہ انکار کرے یا نادانستہ اورخواہ واقف ہوکہ یہ مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے یا واقف نہ ہوبہرصورت کافر ہوگا،شرح عقائد نسفی میں ہے:

"الإيمان في الشرع هو التصديق بما جاء به من عند الله تعالى، أي تصديق النبي صلى الله عليه وسلم بالقلب في جميع ماعلم بالضرورة مجيئه به من عند الله تعالى" (۱)

اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ جوشخص ضرویات دین کا منکر ہووہ آنحضرت ﷺ پرایمان نہیں رکھتا الخ۔(۲)

فقہاء کرام نے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کوضروریات دین میں شمار کیا ہے؛ اس لئے اس کا منکر کافر ہے اوراس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے؛

= تخریج شدہ:۱/ ۵۲۔ ۵۳۔ ۲/ ۲۴۹، امدادالفتاوی:۶/ ۱۸۲، بحوالہ: **فتاوی ظهيريه، توضيح المرام في نزول المسيح عليه السلام** : ۳۳، بحوالہ: **توجيه النظر للجزائري، ومقدمه بهاول پور للكشميري** اورعقائد اسلام:۲/ ۱۱۰وغیرہ۔

(۱) **شرح عقائد**: ۱۱۹

(۲) آپ کے مسائل اوران کاحل جدید تخریج شدہ:۱/ ۵۳=۵۵

درمختار مع الشامی: ۲/ ۳۰۰، ۳۰۱، مطبوعہ: مکتبہ زکریا دیوبند) میں ہے:

وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها كقوله: إن الله تعالى جسم كالأجسام وإنكاره صحبة الصديق"

اور شامی میں ہے:

قوله" وإنكاره صحبة الصديق" لما فيه من تكذيب قوله تعالى: "إذ يقول لصاحبه۔ خ، وفي الفتح عن الخلاصة: ومن أنكر خلافة الصديق أو عمر فهو كافر اه، ولعل المراد إنكار استحقاقها فهو مخالف لإجماع الصحابة لا إنكار وجودها لهما۔ بحر، وينبغي تقييد الكفر بإنكار الخلافة بما إذا لم يكن عن شبهة كما مر عن شرح المنية بخلاف إنكار صحبة الصديق تأمل۔

اور علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے فرمایا:

"فالضرورة في الثبوت عن حضرة الرسالة وفي كونه من الدين لا من حيث العمل ولا من حيث الحكم المتضمن الخ"(۱)

۷)۔۔۔قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے آسمان سے نزول سے متعلق جو احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام۔ آئی ہیں وہ حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ متعدد علماء کرام نے اس کی صراحت فرمائی ہے، جیسے حافظ ابن کثیر، ابن جریر طبری، ابن عطیہ غرناطی، ابو حیان الاندلسی، ، ابو الولید ابن رشد المالکی، ابی شارح مسلم، ابو الحسن آبری، حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ سفارینی، علامہ شوکانی، علامہ صدیق غماری، محمد بن جعفر کتانی، علامہ محمد زاہد

(۱) اکفار الملحدین: ۳

کوثری، نواب صدیق خان قنوجی، علامہ قرطبی، علامہ انور شاہ کشمیری، مفتی محمد شفیع صاحب، علامہ محمود آلوسی، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی، حضرت فقیہ الامت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی، حضرت مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحب سابق صدر مفتی دار العلوم دیوبند اور حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہم اللہ وغیرہ۔(۱)

۸)۔۔۔۔جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر بحالت حیات اٹھایا جانا مذہب اسلام میں ایک قطعی ویقینی عقیدہ ہے،،اس پر ایمان لانا فرض وضروری ہے،اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہونا بھی مذہب

(۱) تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورہ مائدہ، آیت ۱۵۹، ۲/ ۴۵۴، ۴۶۴، تفسیر سورۃ زخرف، آیت: ۶۱، جلد: ۷/ ۲۳۶، تفسیر طبری، تفسیر سورہ آل عمران: آیت: ۵۵، جلد: ۵/ ۴۵۱، البحر المحیط، تفسیر سورۃ آل عمران: ۵۵، جلد: ۲/ ۴۹۷، حاشیۃ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح: ۶۳، بحوالہ: النہر الماد من البحر علی حاشیۃ البحر المحیط، شرح أبی: ۱/ ۲۶۵، فتح الباری، کتاب الأنبیاء، باب نزول عیسی ابن مریم: ۶/ ۴۰۳، حاشیۃ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح: ۶۴، بحوالہ: لوامع الأنوار البھیۃ: ۲/ ۹۴-۹۵، التوضیح فی تواتر ما جاء فی المنتظر والدجال والمسیح، عقیدۃ أہل الإسلام فی نزول المسیح علیہ السلام: ۱۱، نظم المتناثر من الحدیث المتواتر: ۱۴۷، نظرۃ عابرۃ فی مزاعم من ینکر نزول عیسی علیہ السلام قبل الآخرۃ: ۶۵-۶۷، توضیح المرام فی نزول المسیح علیہ السلام: ۳۳، بحوالہ حجج الکرامۃ: ۴۳۴، التصریح بما تواتر فی نزول المسیح: ۵۶، ۴۸، نظرۃ عابرۃ فی مزاعم من ینکر نزول عیسی علیہ السلام قبل الآخرۃ: ۴۲، روح المعانی تفسیر سورۃ الأحزاب: آیت: ۴۰، جلد: ۲۲، ص: ۳۴، عقائد الاسلام: ۱/ ۶۳، ۶۶، ۲/ ۱۰۱، تحفۂ قادیانیت، آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲/ ۱۹۶، ۲۱۶، ۲۱۷، فتاوی محمودیہ: ۱/ ۴۳۰، ۴۳۴، ۴۳۴، مطبوعہ ادارہ صدیق ڈابھیل، اور توضیح المرام فی نزول المسیح علیہ السلام: ۱۸۔

اسلام میں ایک قطعی ویقینی عقیدہ ہے، اس پر بھی ایمان لانا فرض وضروری ہے، قرآنی نصوص، احادیث متواترہ اوراجماع امت سے ثابت شدہ ہے، اورحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، فقہاء کرام، مجددین امت اور پوری امت اسلامیہ کا ایک متفقہ، قطعی اوریقینی عقیدہ ہے:

"وخروج الدجال ويأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى عليه السلام من السماء وسائر علامات يوم القيامة على ماوردت به الأخبار الصحيحة حق كائن (فقه اكبر مع شرح فقه أكبر : ١٣٦، مطبوعه، مجتبائى ، دهلى) ونؤمن من أشراط الساعة من خروج الدجال ونزول عيسى بن مريم عليهما السلام من السماء الخ (عقيدة الطحاوى: ٣١) وأشراط الساعة من خروج الدجال ونزول عيسى بن مريم عليه الصلاة والسلام من السماء وخروج يأجوج ومأجوج وخروج الدابة۔۔۔ وطلوع الشمس من مغربها كل منها حق وردت به النصوص الصريحة الصحيحة (المسامرة وشرح المسايرة: ١٦٩)الإجماع الثاني والأربعون: وأجمعوا على أن شفاعة النبى صلى الله عليه وسلم لأهل الكبائر۔۔۔ وعلى أن الإيمان بما جاء من خبر الإسراء بالنبى صلى الله عليه وسلم إلى السماوات واجب، وكذلك ماروى من خبر الدجال ونزول عيسى ابن مريم وقتله الدجال وغير ذلك من سائر الآيات التى تواترت

الروایات بین یدی الساعة من طلوع الشمس من مغربها وخروج الدابة وغیر ذلک مما نقله الثقات (۱)

اس میں کسی طرح کی تاویل یا شک وشبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے، کیوں کہ یہ عقیدہ ضروریات دین سے ہے؛ کیوں کہ یہ قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے، نیز متعدد علماء کرام نے اس کی صراحت بھی فرمائی ہے، چنانچہ شیخ احمد دردیر مالکی نے قیامت کی طرح قیامت کی پانچ علامات کبری کو بھی ضروریات دین میں شمار فرمایا ہے، جن میں قرب قیامت میں حضرت عیسی علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا بھی ہے(۲) نیز مسامرہ میں متواترات دین کو ضروریات دین میں شمار کیا ہے(۱۵۰:) اور علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ (۳) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ (۴) اور حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحبؒ (۵) وغیرہ نے بھی اس کی صراحت فرمائی ہے۔

۹) ۔۔۔نزول عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کے عقیدہ میں باجماع امت نزول سے مراد آسمان سے بحالت حیات نزول فرمانا ہے کسی عورت کے شکم سے پیدا ہونا ہرگز مراد نہیں ہے؛ کیوں کہ اگرچہ صحیح بخاری وغیرہ کی روایات میں نزول کے ساتھ **من السماء** کے الفاظ نہیں آئے؛ لیکن حدیث صحیح سے **من السماء** کی قید ثابت ہے:

"والأحادیث کلها لیست منحصرة فی الصحیحین ولا فی أصول السنة کما هو مقرر عند علماء هذا الشأن، فعند

(۱) رسالة أہل الثغر للإمام الأشعری: ۲۸۸، مطبوعة: العلوم والحکم بالمدینة المنوة۔ مزید بالتفصیل صدی وار حوالجات کے لئے تحفہ قادیانیت: ۱/ ۳۰۸=۵۸۰، اور آپ کے مسائل اوران کا حل جدید تخریج شدہ: ۲/ ۲۶۸۔۲۶۹ دیکھیں۔

(۲) دیکھئے: شرح الخرید البہیة: ۱۵۲

(۳) اکفار الملحدین

(۴) تحفۂ قادیانیت: ۱/ ۳۰۸۔۳۱۱

(۵) **توضیح المرام فی نزول المسیح علیه السلام: ۱۹**

الذکر فیھا "السماء" لیس بمضر إذا ثبت ذکرھا فی دواوین الإسلام وقد ذکر شیخ مشایخنا المحدث الإمام مولانا أنور شاہ الکشمیری فی تصنیفه: عقائد الإسلام: ۴۹ الطبعة الأولی، وأدعی (أی القادیانی الشقی) أن لفظ السماء لم یجیٔ فی حدیث نزوله۔علیه السلام۔والحال أنه ثابت فی کتاب الأسماء والصفات للبیھقی بالإسناد الصحیح: ۳۰۱/۱، وفی کنز العمال: ۲۶۸/۱/۷، و۲۵۹/۱/۷، کذا أفادہ شیخنا المحدث صاحب الفضیلة حبیب الرحمن الأعظمی أحد مشیخة الحدیث بالجامعة الإسلامیة دار العلوم بدیوبند)

نیز حضرت عیسیٰ نبینا علیہ السلام کے نزول سے متعلق جو احادیث آئی ہیں اور وہ تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں، ان کے مضامین کی روشنی میں نزول سے مراد آسمان سے بحالت حیات اترنا ہی ہے (کسی عورت کے بطن سے) پیدا ہونا یا کچھ اور ہرگز مراد نہیں ہے (۱) حضور ﷺ سے لے کر تمام صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، فقہاء ومحدثین عظام اور دیگر تمام علماء امت؛ بلکہ پوری امت مسلمہ نے نزول سے آسمان سے بحالت حیات اترنا ہی مراد لیا ہے (۲) اس لئے اس متواتر و بدیہی عقیدہ کے اجماعی مفہوم میں پیدائش کی تاویل کرنا یا کوئی اور ایسی تاویل کرنا جس سے اس کا اجماعی اور قطعی ویقینی مفہوم یکسر بدل جائے اور ایک دوسرے معنی پیدا ہو جائیں، ایسا ہی ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ میں قرآن کریم کو مانتا ہو، مگر قرآن سے مراد وہ کتاب نہیں جو مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے؛

---

(۱) دیکھئے: التصریح بما تواتر فی نزول المسیح مع تعلیق الشیخ أبو غدہ

(۲) دیکھئے: تحفہ قادیانیت: ۸۰۳/۱ = ۸۵۰، عنوان: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول کا عقیدہ چودہ صدیوں کے مجددین واکابر امت کی نظر میں۔

بلکہ اس سے کچھ اور مراد ہے جسے عام لوگ نہیں سمجھتے، تو یہ شخص باوجودے کہ قرآن کریم کو ماننے کا دعوی کرتا ہے؛ لیکن ہر شخص سمجھتا ہے کہ یہ قرآن کریم کا منکر ہے، یا کوئی شخص یہ کہے کہ ”میں محمد رسول اللہ ﷺ کو مانتا ہوں، مگر محمد رسول اللہ سے مراد وہ شخصیت نہیں جو مسلمان سمجھتے ہیں، بلکہ محمد رسول اللہ سے مراد فلاں شخص ہے جو فلاں بستی میں پیدا ہوا“ تو یہ شخص اگرچہ لفظی طور پر ”محمد رسول اللہ“ کو ماننے کا دعوی کرتا ہے؛ مگر ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ قرآن کریم جس شخصیت کو محمد رسول اللہ ﷺ کی حیثیت سے پیش کرتا ہے اور تمام مسلمان جس کو محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اس کا منکر ہے، پس نزول عیسی علیہ السلام کے عقیدہ میں پیدائش یا سواری سے اترنے وغیرہ کی تاویل تحریف وانکار اور کفر وزندقہ ہے۔

مسوّی شرح موطا میں ہے:

”إن المخالف للدين الحق إن لم يعترف به ولم يذعن له لا ظاهرا ولا باطنا، فهو كافر، وإن اعتراف بلسانه وقلبه على الكفر فهو المنافق، وإن اعترف به ظاهرا، لكنه يفسر بعض ما ثبت من الدين ضرورة بخلاف ما سفره الصحابه والتابعون واجتمعت عليه الأية فهو الزنديق“ (۱۳/۲، مطبوعه مجتبائی) اور **رد المحتار (كتاب الجهاد، باب المرتد، ۳۸۴/۶، مطبوعه مكتبة زكريا ديوبند)** میں ابن کمال کے حوالہ سے ہے: **”فإن الزنديق يموه كفره ويروج عقيدته الفاسدة ويخرجها في الصورة الصحيحة، وهذا معنى إبطانه الكفر الخ (۱)**

۱۰) ــــــحضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں امت مسلمہ کا متواتر اور اجماعی عقیدہ تین حصوں پر مشتمل ہے، ایک یہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے گئے،

(۱) مزید حوالجات تمہید: ۲ر میں گذر چکے۔

دوسرے یہ کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں اور تیسرے یہ کہ وہ قرب قیامت میں قتل دجال کے لئے آسمان سے نزول فرمائیں گے، اس کے بعد ان کی وفات ہوگی، یہ تینوں باتیں لازم وملزوم ہیں، کیوں کہ جب وہ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے تو یقینا نازل بھی ہوں گے، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم، احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام اور اکابرین امت کی تصریحات میں کبھی بمقتضائے مقام ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر کیا گیا اور کبھی ان کے آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہو کر زمین کی طرف تشریف آوری کی خبر دی گئی۔ (تحفہ قادیانیت: ۱/ ۳۱۲) اسی طرح احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام میں دجال اکبر کے نکلنے اور اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کی خبر الگ الگ بھی دی گئی ہے اور دونوں کی ایک ساتھ بھی اور یہ دونوں خبریں متواتر ہیں اور آپس میں لازم وملزوم بھی؛ کیوں کہ جب یہ طئے ہوگیا کہ دجال اکبر کا قتل حضرت عیسی علیہ السلام کے ذریعہ ہوگا تو نزول عیسی سے پہلے دجال اکبر کا خروج لازم ہوا، یہی وجہ ہے کہ بعض احادیث میں صرف نزول مسیح کو ذکر کیا گیا اور بعض میں صرف دجال اکبر کے خروج کو اور بعض میں دونوں کو (حوالہ بالا: ۳۱۳) نیز حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول قیامت کی بڑی علامتوں میں سے ایک اہم ترین علامت بھی ہے جیسا کہ سورہ زخرف آیت: ۶۱ میں اور متعدد صحیح وصریح روایات میں آیا ہے، نیز علمائے کرام نے قیامت کی پانچ اجماعی علامات میں نزول عیسی علیہ السلام کو بھی ذکر کیا ہے؛ اس لئے جس طرح نفس قیامت پر ایمان لانا لازم وضروری ہے، اسی طرح قیامت کی قطعی ویقینی علامات پر بھی ایمان لانا لازم وضروری ہے۔ (۱)

(۱) تحفہ قادیانیت: ۱/ ۳۶۹ بحوالہ ابن حبان: ۴۱۶، ۴۱۷، بحوالہ شیخ ابن عربی ورازی: ۵۵۵، ۵۵۶، سفارینی وغیرہ: ۵۵۹، ۵۶۰، بحوالہ: شیخ ابن دردیر وغیرہ، عقائد الاسلام: ۱/ ۶۳، ۶۶، ۱۰۱ اور توضیح المرام فی نزول المسیح علیہ السلام: ۱۷، ۱۸۔

۱۱)   ـــــ خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی روایات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ دجال اکبر کا خروج پہلے ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول بعد میں، اور حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں صاف طور پر اس کی صراحت بھی آئی ہے(۱) لہٰذا دجال اکبر کے ظہور سے پہلے جو لوگ مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی کریں گے، ان کے جھوٹا ہونے کی ایک قطعی دلیل یہ بھی ہے۔

۱۲)   ـــــ اوپر ذکر کردہ اصول کی روشنی میں یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کا انکار کرنے والا یا اس میں اجماعی ومتواتر مفہوم کے خلاف کسی طرح کی تاویل کرنے والا علماء امت کے نزدیک بلا شبہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، نیز متعدد علمائے کرام نے اس کی صراحت بھی فرمائی ہے جیسے: علامہ سیوطی، علامہ آلوسی، علامہ کشمیری، علامہ زاہد الکوثری، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی، فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی، حضرت مفتی نظام الدین صاحب سابق صدر مفتی دار العلوم دیوبند اور مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہم اللہ وغیرہ۔(۲)

۱۳)   ـــــ مسیح دجال (دجال اکبر) کا خروج بھی قیامت کی متفق علیہ پانچ علامات کبری میں سے ہے، جنہیں شیخ احمد دردیر مالکیؒ ضروریات دین میں سے

---

(۱)   دیکھئے: التصریح بما تواتر فی نزول المسیح: حدیث نمبر: ۳۹، ۴۴، ص: ۲۱۷، ۲۱۸

(۲)   **الحاوی للفتاوی:** ۲/۱۶۶، **روح المعانی تفسیر سورہ احزاب:** آیت: ۴۰، ۲۲، ۳۴، بحوالہ علماء کرام، **التصریح بما تواتر فی نزول المسیح:** ۴۸، **اکفار الملحدین:** ۱۱، **نظرۃ عابرۃ فی مزاعم من ینکر نزول عیسی علیہ السلام قبل الآخرۃ**، تحفہ قادیانیت حصہ اول فتاوی محمودیہ: ۱/۳۴۳، ادارہ صدیق ڈابھیل اور توضیح المرام فی نزول المسیح علیہ السلام وغیرہ۔

شمار کیا ہے (دیکھئے: شرح الخریدۃ البہیۃ: ۱۵۲) اور یہ عقیدہ احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے (عقائد الاسلام، حصہ اول، علامات قیامت کا بیان: ۶۵) پس اس پر بھی تاویل ایمان لانا فرض وضروری ہے، اور اس میں کوئی ایسی تاویل کرنا جس سے اس کا اجماعی مفہوم مکمل طور پر بدل کر کوئی نیا مفہوم پیدا ہوجائے یہ اس عقیدے کو صرف لفظی طور پر ماننا ہوگا، حقیقت میں اس عقیدے کا انکار ہی ہوگا (جیسا کہ تمہید ۲ میں گذرا)۔

۱۴) ۔۔۔۔۔ظہور مہدی کے سلسلے میں جو احادیث آئی ہیں، وہ معنی کے اعتبار سے متواتر ہیں، یعنی: نفس ظہور مہدی امر متواتر ہے جیسا کہ متعدد کبار علمائے کرام نے اس کی صراحت کی ہے اور دیگر متعدد حضرات نے اسے قبول فرمایا ہے: جیسے: حافظ ابو الحسن آجری، علامہ قرطبی، علامہ مزی، حافظ ابن قیم، حافظ ابن حجر عسقلانی، حافظ سخاوی، علامہ ابن حجر مکی، علامہ زرقانی، علامہ سیوطی، صاحب مغانی الوفاء بمعانی الاکتفاء، شیخ محمد برزنجی شافعی، سفارینی، علامہ شوکانی، نواب صدیق خان قنوجی، محمد بن جعفر کتانی، علامہ صدیق غماری، ابو العلاء ادریس بن محمد حسینی عراقی، شیخ جسوس، شیخ حمود بن عبداللہ تویجری، حضرت مجدد الف ثانی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ زاہد الکوثری، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی، حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی (استاذ حدیث دار العلوم دیوبند) رحمہم اللہ وغیرہ۔(۱)

---

(۱) مناقب الشافعی، التذکرۃ للقرطبی: ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، تہذیب الکمال: ترجمہ محمد بن خالد جندی صنعانی: ۲۵:۱۴۹، المنار المنیف، فصل: ۵۰، ص: ۱۴۲، فتح الباری، کتاب الأنبیاء، باب نزول عیسی علیہ السلام: ۶/ ۶۰۳، تہذیب التہذیب، ترجمۃ محمد بن خالد جندی، فتح المغیب بحث متواتر: ۳/ ۴۰۹، الصواعق المحرقۃ: ۲۳۲، ۲۲۳، الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المہدی المنتظر: ۴۳، بحوالہ: =

اور حضرت محمد مہدی کی علامات کے سلسلہ میں صحیح احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے اور اگر بظاہر کہیں کچھ تعارض ہے تو علماء محققین نے صحیح تطبیق کے ذریعہ اسے دور فرمایا دیا ہے ، اور علامہ شوکانی نے فرمایا: مہدی منتظر کے متعلق ہمیں ایسی پچاس احادیث ملی ہیں جو قابل اعتبار ہیں، جن میں بعض صحیح ،بعض حسن اور بعض ضعیف منجبر ہیں، اور یہ بلا شک وشبہ متواتر ہیں جب کہ تواتر کا وصف سب کے نزدیک اس سے کم پر بھی صادق آتا ہے اور صحابہ کرام سے مروی آثار جو حکما مرفوع ہی ہیں، ان کے علاوہ ہیں۔ اور ان کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے (۱) اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد

= شرح مواہب، الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المهدی المنتظر: ۴۳، بحوالہ: أخبار المهدی، الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المهدی المنتظر: ۴۳، ۴۴، بحوالہ: مغانی الوفاء بمعانی الاکتفاء، أشراط الساعة للوابل: ۲۶۰، الإشاعة لأشراط الساعة: ۸۷، ۱۱۲، لوامع الأنوار البهية: ۲/ ۸۴، البحور الزاخرة فی علوم الآخرة: ۴۷۰، أشراط الساعة للوابل: ۲۶۱، الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المهدی المنتظر: ۴۵، حاشية التصريح بما تواتر فی نزول لمسيح: ۶۴، التوضيح فی تواتر ما جاء فی المتظر والدجال والمسيح ، أشراط الساعة للوابل: ۲۶۲ بحوالہ: الإذاعة لما كان وما يكون بين يدی الساعة: ۱۱۲، حاشية التصريح بما تواتر فی نزول المسيح ص: ۲۴، بحوالہ: نظم المتناثر من الحديث المتواتر: ۱۴۷، بحوالہ: عقيدة أہل الإسلام فی نزول المسيح: ۱۱، الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المهدی المنتظر: ۴۳، بحوالہ: أبو العلاء اور شيخ جسوس، الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المهدی المنتظر، آپ کے مسائل اور ان کا حل جدید تخریج شدہ: ۵۸۲، بحوالہ: مکتوبات مجدد الف ثانی، دفتر دوم، مکتوب: ۶۷، فتاوی حقانیہ: ۱/ ۳۰۳، بحوالہ: اشعة اللمعات، التصريح بما تواتر فی نزول المسيح: ۶۵، بحوالہ: نظرة عابرة فی مزاعم من ينکر نزول عيسى عليه السلام قبل الآخرة: ۴۹، التعليق الصبيح: ۶/ ۱۹۸، عقائد الاسلام: ۱/ ۲۶۴: ۱۰۱، ترجمان السنة: ۴/ ۳۵۰۔۳۵۲، آپ کے مسائل اور ان کا حل جدید تخریج شدہ: ۱/ ۴۷، ۵۷، ۲/ ۳۵۶، ۳۶۴، ۳۶۶، امداد الفتاوی: ۶/ ۲۴۸، ۲۴۹، تلخیص مؤخرة الظنون، اور "اسلام امام مہدی کا تصور": ۲۲۷ اور مقدمہ: الأحاديث الصحيحة فی الخليفة المهدی: ۷ وغیرہ۔

(۱) اشراط الساعة للوابل: ۲۶۱

مدنی نور اللہ مرقدہ نے اپنے ایک رسالہ میں ظہور مہدی کی صرف صحیح احادیث جمع فرمائیں تو ان کی تعداد: ۳۷ تک پہنچ گئی، اور ان پر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند نے ۹/احادیث کا اضافہ فرمایا، جس سے یہ کل ۴۶/احادیث ہوگئیں (۱) اور علامہ سفارینیؒ اور حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے ظہور مہدی کو قیامت کی علامات کبری میں شمار فرمایا ہے (۲) اور متعدد علماء کرام نے اس کی بھی صراحت فرمائی ہے کہ یہ مذہب اسلام کا قطعی ویقینی عقیدہ ہے اور اس پر ایمان لانا لازم وضروری ہے۔ (۳)

نیز ظہور مہدی اور نزول عیسی علیہ السلام کی متواتر احادیث سے بھی ثابت ہے کہ یہ دونوں شخصیتیں الگ الگ ہیں، دونوں ایک نہیں ہیں جیسا کہ ابوالحسن محمد بن الحسین آبری نے مناقب الشافعی میں اور دیگر حضرات نے اس کی صراحت فرمائی ہے۔ (۴)

اور سنن ابن ماجہ کی جو روایت نقل کی گئی ہے وہ حد درجہ کی ضعیف ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا:

اور اگر یہ حدیث صحیح مان لی جائے جیسا کہ حافظ ابن کثیرؒ کی رائے ہے (۵) تو چوں کہ اس کا شکیل بن حنیف کا بیان کردہ مفہوم احادیث صحیحہ متواترہ اور صحابہ کرام وتابعین

---

(۱) **الخليفة المهدی فی الاحاديث الصحيحة**

(۲) **لوامع الأنوار البهية:** ۲/۷۰، عقائد الاسلام: ۱/۶۳

(۳) **لوامع الأنوار البهيه:** ۲/۸۴، **البحور الزاخرة فی علوم الآخرة:** ۱/۴۰۷، **الاحتجاج بالأثر علی من أنكر المهدی المنتظر:** ۲۷۶-۲۸۲، **التعليق الصبيح:** ۶/۱۹۸، عقائد الاسلام: ۶۴، ۱۰۱، **ترجمان السنة:** ۴/۳۵۰، آپ کے مسائل اور ان کا حل جدید تخریج شدہ: ۲/۲۱۵ بحوالہ **ازالة الخفاء:** ۱/۶۔

(۴) دیکھئے: **الاحتجاج بالأثر علی من أنكر المهدی المنتظر:** ۲۷، **فتح الباری: كتاب الانبياء: باب نزول عيسى عليه السلام:** ۶/۶۰۳، عقائد الاسلام: ۱/۶۸۔

(۵) **البداية والنهاية، الفتن والملاحم:** ۱۹/۶۶، ۶۷

عظام وغیرہ کے سمجھے ہوئے اجماعی معنیٰ ومطلب کے خلاف ہے، اس لئے محمد شکیل بن حنیف کا گھڑا ہوا مفہوم ہرگز درست نہیں ہوسکتا؛ بلکہ اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اس وقت کامل درجہ کے ہدایت یافتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے، کیوں کہ وہ نبی ورسول بھی ہیں جب کہ حضرت مہدی علیہ السلام نبی یا رسول نہ ہوں گے، اور نبی کی ذات ہدایت، عصمت اور دیگر متعدد خصوصیات پر مشتمل ہوتی ہے۔(۱) پس نفس ظہور بھی امر متواتر ہے اور حضرت مہدی (منتظر) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا الگ الگ شخصیت ہونا بھی امر متواتر ہے۔

اب تمہیدی امور کے بعد ان کی روشنی میں سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں:

(۱-۳) شکیل بن حنیف کے متعلق سوال اور متعلقہ کاغذات میں جو تفصیلات ذکر کی گئیں، نیز ذاتی طور پر مجھے جو معلومات وتحقیقات حاصل ہوئیں، ان کی روشنی میں یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ شکیل بن حنیف اپنے متعلق امام مہدی اور مسیح موعود عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویدار ہے اور اس کے متبعین وپیروکار اس کے اس دعوی کو تسلیم کرتے ہوئے اسے امام مہدی اور عیسیٰ بن مریم مانتے ہیں اور جب قرآن وحدیث کی روشنی میں ان لوگوں پر اعتراضات کئے جاتے ہیں تو یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول وغیرہ کے متعلق جو نصوص قطعیہ ہیں، ان کی ایسی من گھڑت تشریح کرتے ہیں جن سے ان نصوص کا اجماعی، قطعی ویقینی مفہوم مکمل طور پر بدل جاتا ہے اور ایک دوسرے معنیٰ پیدا ہوجاتے ہیں، جو تمام علمائے اسلام کے نزدیک بلاشبہ ان نصوص قطعیہ کا انکار وکفر ہے، اور یہ ایسا ہی ہے جیسے

---

(۱) **تهذيب الكمال، ترجمه محمد بن خالد جندى صنعانى: ۲۵،۱۴۹، البحور الزاخرة فى علوم الآخرة: ۱/۴۶۹، ۴۷۰، لوامع الأنوار البهيه: ۲/۸۴، التذكرة للقرطبى: ۱۲۰۵-۱۲۰۶، الاحتجاج بالأثر على من أنكر المهدى المنتظر: ۲۹۷،** امداد الفتاوی: ۶/ ۲۵۲، ۶/ ۲۵۲، اسلام میں امام مہدی کا تصور: ۲۳۸، ۲۳۹ وغیرہ۔

کوئی شخص یہ کہے کہ میں قرآن کریم کو تو مانتا ہوں؛ لیکن اس سے مراد وہ قرآن نہیں ہے جو مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے؛ بلکہ اس سے مراد کچھ اور ہے جو عام لوگ نہیں سمجھتے تو یہ شخص باوجودے کہ قرآن کریم کو ماننے کا دعوی کرتا ہے؛ لیکن ہر شخص سمجھتا ہے کہ یہ قرآن کریم کا منکر ہے، یا کوئی شخص یہ کہے کہ ''میں محمد رسول اللہ ﷺ کو مانتا ہوں مگر محمد رسول اللہ سے مراد وہ شخصیت نہیں جو مسلمان سمجھتے ہیں؛ بلکہ محمد رسول اللہ سے مراد فلاں شخص ہے جو فلاں بستی میں پیدا ہوا'' تو وہ شخص اگر چہ لفظی طور پر ''محمد رسول اللہ'' کو ماننے کا دعویدار ہے؛ مگر ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ قرآن کریم جس شخصیت کو محمد رسول اللہ ﷺ کی حیثیت سے پیش کرتا ہے اور تمام مسلمان جس محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں یہ اس کا منکر ہے۔(۱)

نیز اس کے دعوی میں حضرت عیسی علیہ السلام کے بحالت حیات آسمان پر اٹھائے جانے، اس وقت سے لے کر اب تک؛ بلکہ نزول تک آسمان پر موجود ہونے اور قرب قیامت میں ان کے آسمان سے نزول فرمانے ان تینوں کا انکار اور حضرت عیسی علیہ السلام کی حضرت مریم کے علاوہ کسی اور ماں کے پیٹ سے اسی دنیا میں دوبارہ پیدائش اور کسی باپ کی طرف نسبت اور مستقل نسب وخاندان وغیرہ کا نظریہ بھی پایا جاتا ہے جو قرآن وحدیث کی روشنی میں بلا شبہ غلط در غلط اور باطل وبے بنیاد اور کفر زندقہ ہے۔(۲)

نیز جب اس نے خود کو مسیح موعود عیسی بن مریم کہا تو اس نے نبوت کا دعوی کیا؛ کیوں کہ حضرت عیسی علیہ السلام جب آسمان سے دنیا میں تشریف لائیں گے تو صفت نبوت کے ساتھ ہی تشریف لائیں گے؛ کیوں کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی نبوت سے کبھی معزول نہیں ہوتے، البتہ نزول کے بعد انجیل اور اپنی شریعت پر عامل نہ ہوں گے؛

(۱) دیکھئے: تمہید: ۲/ ۹

(۲) دیکھئے: تمہید: ۱، ۲، ۶، ۸، ۹، ۱۰

بلکہ شریعت محمدیہ کے تابع ہوں گے اور اسی کے موافق لوگوں کی رہنمائی اور ان کے درمیان فیصلے فرمائیں گے۔(۱)

الحاصل شکیل بن حنیف جو اپنے کو امام مہدی اور مسیح موعود عیسی علیہ السلام کہتا ہے، وہ حضرت عیسی علی نبینا علیہ السلام کے آسمان سے نزول وغیرہ کا انکار کرنے اور خود کو مسیح موعود قرار دینے کی وجہ سے بلا شبہ کافر ومرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور جو لوگ اس کذاب ومفتری کو سچا مان کر اسے امام مہدی اور مسیح موعود عیسی علیہ السلام مانتے ہیں، یا مزید اس عقیدہ پر اس کے ہاتھ پر بیعت ہوتے ہیں، وہ بھی بلا شبہ کافر ومرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، کیوں کہ انہوں نے اس کذاب ومفتری کو امام مہدی اور مسیح موعود عیسی علیہ السلام مان کر حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان سے نزول وغیرہ کا انکار کرکے کفر وارتداد اختیار کیا۔

اور ایسے لوگوں کو ہرگز مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، اور عام مسلمانوں پر اپنے دین وایمان کی حفاظت کے لئے ان سے معاملات اور معاشرت وغیرہ ہر چیز میں دوری وکنارہ کشی واجب وضروری ہے؛ البتہ ماہر قرآن وحدیث وباصلاحیت علماء کرام کے لئے شکیلیوں کو کفر وارتداد سے نکالنے اور ان کی اصلاح کے لئے ان سے گفت وشنید اور بحث ومباحثہ وغیرہ کرنے میں کچھ حرج نہیں؛ بلکہ ہر ممکن طریقہ سے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے بھرپور جدوجہد اور کوشش کرنی چاہئے۔

دستخط حضرات مفتیانِ کرام

محمد نعمان سیتاپوری: ۲۱ ربیع الاول، ۱۴۳۷، مطابق: ۲ جنوری، ۲۰۱۶، شنبہ

أجاد من أجاب، حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ، مفتی دارالعلوم دیوبند

باسمہ سبحانہ تعالی، الجواب حق والحق أحق أن یتبع حررہ العبد

محمود حسن غفر لہ بلندشہری (مفتی دارالعلوم دیوبند) ۲۲/۳/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح: فخر السلام (نائب مفتی دارالعلوم دیوبند)

(۱) عقائد اسلام: ۱/۶۸

الجواب صحیح: وقار علی غفرلہ (نائب مفتی دارالعلوم دیو بند)

دستخط حضرات اساتذہ کرام

الجواب صحیح: ابوالقاسم نعمانی غفرلہ (مہتمم دارالعلوم دیو بند): ۲۳/۳/۱۴۳۷ھ۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب، اللھم جنبنا الفتن ماظھر و مابطن۔

سعید احمد عفا اللہ پالن پوری، خادم تدریس دار العلوم، دیوبند، ۲۱/ربیع الاول، ۱۴۳۷ھ

ریاست علی غفرلہ، خادم تدریس دارالعلوم دیو بند، ۲۳/۳/۱۴۳۴ھ۔

جواب درست ہے: حبیب الرحمن، خادم التدریس دار العلوم دیو بند ۲۳/۳/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح: محمد عثمان منصور پوری (استاذ حدیث دارالعلوم دیو بند)

تائیدی دستخط

محمد شکیل بن حنیف کا فتنہ ایک ارتدادی فتنہ ہے، اس سلسلے میں دارالافتاء دارالعلوم دیو بند کا یہ فتوی نہایت درست ہے۔

خالد سیف اللہ رحمانی (جنرل سیکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا)

۱۱/ربیع الثانی، ۱۴۳۷ھ (۱)

(۱) مدعی مہدویت و مسیحیت، شکیل بن حنیف اور اس کے متبعین کا شرعی حکم: ۲۷-۵۵، مرتب: مولانا شاہ عالم گورکھپوری، نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت، دارالعلوم دیو بند، مطبوعہ: کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم، دیو بند۔

مصادر و مراجع

عربی کتابیں

- ★ بخاری محمد بن اسماعیل البخاری: دار ابن کثیر بیروت
- ★ مسلم: لمسلم بن الحجاج القشیری: دار احیاء التراث العربی
- ★ ترمذی: محمد بن عیسی الترمذی: دار احیاء التراث العربی
- ★ ابو داؤد: لسلیمان بن اشعث: دار الفکر بیروت
- ★ نسائی: لاحمد بن شعیب: مکتبة المطبوعات الاسلامیة
- ★ ابن ماجة: احمد بن یزید القزوینی: دار الفکر بیروت
- ★ مؤطا مالک للامام مالک بن انس: مؤسسة زائد بن سلطان
- ★ مسند احمد للامام احمد بن حنبل: مؤسسة قرطبة القاهرة
- ★ مسند ابو یعلی: احمد بن علی: دار المأمون للتراث، دمشق
- ★ مصنف ابن أبی شیبه: ابو بکر ابن شیبة: دار الفکر بیروت
- ★ المعجم الکبیر: ابو القاسم سلیمان بن احمد: مکتبه العلوم و الحکم و الموصل
- ★ المعجم الاوسط: ابو القاسم سلیمان بن احمد: دار الحرمین القاهرة
- ★ السنن الکبری: احمد بن حسین البیهقی: دائرة المعارف حیدر آباد
- ★ شعب الایمان: احمد بن حسین البیهقی: دار الکتب العلمیة بیروت
- ★ المستدرک، ابو عبداللہ حاکم نیشافوری: دار الکتب العلمیة بیروت
- ★ الترغیب و الترهیب، عبد العظیم المنذری: دار الکتب العلمیة بیروت
- ★ کنز العمّال: علی بن حسام الدین المتقی: مؤسسة الرسالة بیروت
- ★ مسند الفردوس: ابو شجاع الدیلمی: دار الکتب العلمیة، بیرت
- ★ الطبقات الکبری: محمد بن سعد بن منیع: دار صلاء بیروت

★ مجمع الزوائدللهيثمى:دار الفكر بيروت
★ مصباح الزجاجة:شهاب الدين البوصيرى:دار الجنان بيروت
★ فيض القدير:عبدالرؤف المناوى:المكتبة التجارية،مصر
★ اتحاف المهرة الخيرة:احمدبن أبى بكر اسماعيل البوصيرى:دار الوطن للنشر الرياض
★ الموسوعة فى أحاديث المهدى الصحيحة: الدكتور عبد العليم عبد العظيم البستوى:المكتبة المكية،دار ابن حزم،بيروت۔
★ الموسوعة فى أحاديث المهدى الضعيفة والموضوعة: الدكتور عبد العليم عبدالعظيم البستوى:المكتبة المكية،دار ابن حزم،بيروت۔

اردو کتابیں:

☆ آثار قیامت اور فتنہ دجال کی حقیقت، قرآن وحدیث کی روشنی میں، حضرت مولانا شاہ رفیع الدین الدہلوی، عمر پبلی کیشنز، لاہور۔
☆ الخلیفۃ المہدی فی الأحادیث الصحیحۃ، شیخ الاسلام حسین احمد مدنی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، لاہور۔
☆ معارف الحدیث، مولانا محمد منظور صاحب نعمانی، دارالاشاعت، کراچی پاکستان
☆ الامام المہدی، حضرت مولانا بدر عالم، سید احمد شہید اکیڈمی، لاہور۔
☆ علاماتِ قیامت اور عقیدۂ ظہور مہدی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں، مولانا سہیل باوا، ختم نبوت اکیڈمی، لندن۔
☆ عقیدۂ ظہور مہدی، احادیث کی روشنی میں، مفتی نظام الدین شامزی، ادارہ دعوت اسلام، کراچی۔
☆ اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور، مولانا محمد ظفر اقبال، بیت العلوم، لاہور۔
☆ امام مہدی کے دوست ودشمن، محمد عاصم عمر، الحجرۃ پبلیکیشن، کراچی
☆ امام مہدی شخصیت وحقیقت، مولانا مفتی اسعد قاسم سنبھلی، کتب خانہ نعیمیۃ دیوبند